

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حسب فائش برود و مكرم جناح حاجي محمد عبد القيدوم صاحب تاجر كتب كلتة ويلي اسكندر

القول الجميل

西

شفاء العليل

یا ہمام کترین محمد قمر الدین ابن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب عیاضی عم المصطفیٰ علیہ السلام

مطبع محمدی و صاحب نیو مطبعہ

عاجز کا رخا فایسے ہر قسم کی کتابیں بنیخ تاجر انہ جلد و کفایت یونی ایل ولتہ بنو بنی المشتہ حاجی محمد عبد القیوم تاجر کتب  
کلکتہ ویلیسی ہا سکو آئے نمبر ۱۶

# فہرست فوائد اصول اشغال احلیل ترجمہ قول مجاہد کے مشتمل پرانہ فصل است

صفحہ	فوائد فصل	صفحہ	فوائد فصل	صفحہ	فوائد فصل
۷	فصل پہلی	۳۸	طریق سمیت	۵۰	اشغال نقش بندہ
۱۱	استدلال سمیت	۳۹	مراقبہ قرآنیہ	۵۲	شغل نفی داشتات
۱۲	فوائد فصل دوسری کے	۴۰	مراقبہ فنا	۵۳	طریقہ اثبات مجرود
۱۳	سینت سمیت	۴۱	برائے کشف وقائع آیندہ	۵۴	حقیقت مراقبہ بہرہ سمول
۱۴	حکمت سمیت	۴۲	طریقہ کشف ارواح	۵۵	طریقہ مراقبہ بسببہ
۱۵	شرائط مرشد	۴۳	برائے حصول امور مشککہ	۵۶	کلمات نقش بندہ
۱۶	شرائط مرید	۴۴	برائے اشراح خاطر و دفع بلا یا	۵۷	بیان ہوش و حروم
۱۷	اقسام سمیت صوفیہ	۴۵	برائے شفا مریض و غیرہ	۵۸	بیان نظم و رقص
۱۸	حکم تکرار سمیت	۴۶	فوائد فصل	۵۹	بیان سفر و وطن
۱۹	فوائد فصل تیسری کے	۴۷	پانچویں کے	۶۰	بیان خلوت و راجح
۲۰	طریقہ تریسمیت و تعلیم مرید	۴۸	اشغال حشیتہ	۶۱	بیان یاد کرد
۲۱	تفصیل گناہ کبیر	۴۹	ذکر جلی و نفی	۶۲	بیان یاد گشت
۲۲	تفصیل شب ایمانیہ	۵۰	طریقہ پاس الفاس	۶۳	بیان نگاہ ہشت
۲۳	فوائد فصل چوتھی کے	۵۱	طریقہ رباط طلبیہ	۶۴	بیان یاد و ہشت
۲۴	اشغال قادریہ	۵۲	طریقہ مراقبہ حشیتہ	۶۵	بیان وقوف زمانی
۲۵	طریقہ ذکر نفی داشتات	۵۳	شرائط چلہ نشینی	۶۶	بیان وقوف عری
۲۶	دورہ قادریہ	۵۴	کشف قبور و ہتھافضہ بدلت	۶۷	بیان وقوف قلبی
۲۷	طریقہ پاس الفاس	۵۵	صلوۃ الملوک	۶۸	تصرفات نقش بندہ
۲۸	طریقہ مراقبہ	۵۶	صلوۃ کن نیکون	۶۹	طریقہ تاخیر طالب
۲۹	مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ	۵۷	فوائد فصل چھٹی کے	۷۰	بیان حقیقت ہمت

صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول
۶۶	بیان سلب مرض	۸۴	عمل حفظ اطفال	۹۶	برائے دفع تقریب
۶۷	طریقہ توبہ نجشی	۸۵	برائے امان از ہر آفت	۹۷	برائے مسحور و مریض یا یوں علاج
۶۸	طریقہ تصرف قلوب	۸۶	برائے خوف حاکم	۹۸	برائے گم شدہ
۶۹	طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ	۸۷	آیات شفا برائے مریض	۹۹	برائے شناختن درو
۷۰	طریقہ اثرات خواطر	۸۸	سی و سیات برائے دفع کھرو	۱۰۰	برائے بردہ گر بخیتہ
۷۱	طریقہ کشف وقایع آئندہ	۸۹	مخاطبات از مومن و دروگان	۱۰۱	برائے حاجت روائی
۷۲	طریقہ دفع بلا	۹۰	برائے حفظ حیویک	۱۰۲	طریقہ آبخارہ
۷۳	اشغال طریقہ مجیدہ	۹۱	نامہاے مہجاب کف برائے	۱۰۳	افسردہ ہائے پت
۷۴	فوائد فصل ساتویں کے	۹۲	امان از غرق و حرق و غارتگری درو	۱۰۴	برائے دفع خازر ہندی کھوٹا
۷۵	بیان حقیقت نسبت	۹۳	برائے حاجت روائی	۱۰۵	برائے دفع سرخ بادہ
۷۶	بیان توارث نسبت از	۹۴	نماز برائے قصائے حاجات	۱۰۶	برائے دفع ضعف بصر
۷۷	زمان رسالت تا این	۹۵	اعمال برائے آسیب زدہ	۱۰۷	برائے دفع صرع
۷۸	سمت	۹۶	الضیال آسیب بر دفع حریق خانہ	۱۰۸	فوائد فصل نویں کے
۷۹	فوائد فصل آٹھویں کے	۹۷	برائے عقیمہ	۱۰۹	در آداب عالم حقانی کو در علم
۸۰	اعمال مجربہ خاندانی حضرت مصنف	۹۸	برائے استقا طہنین	۱۱۰	ظاہری و باطنی کامل باشد
۸۱	برائے کشائش ظاہری و باطنی	۹۹	برائے درونہ	۱۱۱	فوائد فصل دسویں کے
۸۲	برائے درد دندان و سردیای	۱۰۰	برائے زنجبیر و زردنہ نرینہ	۱۱۲	در آداب تزکیہ و عطا کوئی
۸۳	برائے فوج حاجت و دروغاے شفا بعض	۱۰۱	برائے دمنیک و زردنہ نرینہ	۱۱۳	فوائد فصل گیارہویں کے
۸۴	برائے گزیدن سگ و دیوانہ	۱۰۲	و برائے زردنہ نرینہ	۱۱۴	در ذکر سلاطین طریقہ مصنف
۸۵	برائے دفع فاقہ	۱۰۳	چشم زخم و آسن نشان سیاہی	۱۱۵	سند سلسلہ قادریہ
۸۶	بیدار شدن از شب	۱۰۴	برزخ و اطفال	۱۱۶	سند سلسلہ چشتیہ





انکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہو کہ انہیں تو فلاں بندہ گنہگار بھی ہو چکا ہے راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو وہ ان بٹھ گیا تو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ ہنسے اُسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہیں جنکے پاس کا بیٹھا جانو الاشقی یعنی بے نصیب نہیں رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ ہو کہ مَرَجَ أَحَبَّ قَوْمًا مِنْهُمْ تَاوِی ہر انشا رفاہی نظم

یہ امید رکھتا ہوں لطفِ دل سے	سید دل تبرہ کا رنگین ہوں لیکن	فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا
		کہ اس دل میں ہر توڑ پڑے صدا توں کا

اور کیا عجب ہو رحمت بے علت سب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا ہل دل اس ترجمہ کو دیکھا خوش ہو جاوے اور ترجمہ کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فراوے یا بعد موت مترجم کے دعا حضرت کرے سع و بلاد مہمنی میں کا پس اَلْکُوْرُ نَصِیْبٌ بہ باجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہو فصل پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اسکے احکام اور شرائط میں فصل تیسری سالکین کی تربیت میں فصل چوتھی مشائخ قادریہ کے شغال میں فصل پانچویں مشائخ حقیقہ کے شغال میں فصل چھٹی مشائخ نقشبندیہ کے شغال میں فصل ساتویں مال کار شغال یعنی تحصیل نسبت میں فصل آٹھویں عزائم اور اعمال میں فصل نو میں عالم ربانی کی شرائط اور چند نصاب میں فصل دسویں وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ میں فصل گیارہویں سلاسل طریقت کے اسناد میں اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ کہنیسہ ہولت فہم مقصود ہو کہ ترجمہ تحت اللفظ میں حاصل نہیں اور جو خوشی مصنف قدس سرہ اور انکے خلف الرشید علامہ عصر سندھ مولانا شاہ عبدالعزیز کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تفسیر فوائد کبھی اسطے اٹکا ترجمہ بھی ذیل فوائد میں مذکور ہوا جہاں ہمیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالعزیز فرماوے گئے اور یہاں شفا راجیل ترجمہ قول الجمل تام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمہ کو اپنے مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمائش اور مصحح اور سائر اہل دین کو اس کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے آمین

یعنی زمین کے لیے بزرگوں کے بیائے سے حصہ ہو کہ شریعت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پائے میں سے زمین پر ڈال دیتے ہیں نماز کے دفع کیلئے یکسب عت کے کہا ہے حال یہ ہو کہ کیا عجب ہو محمد کو بھی امن کے برکات میں سے فائدہ ہوا







مقصود میں مقصود ہو اور یہ اصل غرض کو مضمنین قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الدِّينَ يَبِاُءُ الْعَوْمَاكَ اِنَّمَا  
يَبِاُءُ الْوَنَ اللہ طیب اللہ فوق ابیدہم من نکت فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى الْفَسَادِ وَمَنْ اَوْ فِی  
بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللہ فَبِاُءُتْ اَجْرًا عَظِيمًا حق تعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ  
سے اور محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہو جو محمد کی کرتا ہو تو اپنی ذات کی مصرت  
پر عہد توڑتا ہو اور جس نے پورا کیا اسکو جب اللہ سے عہد کیا تھا تو عنقریب اسکو اجر عظیم عنایت کرے گا۔  
وَاَسْتَفَاحَ عَنْ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنَّ النَّاسَ کَانُوا یَبِاُءُ الْوَفْدَ قَاسِرًا  
عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَى اِقَامَةِ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَقَامَرَةً عَلَى الْبَنَاتِ وَالْقَرَارِ فِی  
مَعْرِکَةِ الْکُفَّارِ وَنَارَةً عَلَى التَّمَسَّكِ بِالْمَسْنَةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْمُبْعَةِ وَالْحَرِصِ عَلَى الطَّاعَاتِ  
کَمَا مَحَ اَنَّ هُوَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَاوِجِ نِسْوَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى اَنْ لَا یُخْجَنَ  
اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے  
آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان الاسلام یعنی صوم - صلوة - حج - زکوۃ پر اور  
گاہے ثبات اور قرار پر مگر کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان اور بھی سنت بنوی کے شک پر اور عیت  
سے بچنے پر اور عبادات کے حرص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول  
کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بیعت کی انصاریوں کی عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر وکسوی ابن ماحجۃ  
اَنَّهُ یَاوِجِ نِسْوَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى اَنْ لَا یُخْجَنَ النَّاسُ شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُهُمْ یَسْقُطُ  
سَوَاطِیْہِ فِیْہِ فَمَا خَلَدَ وَلَا یُسْئَلُ اَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے  
چند خنجاں مہاجرین سے بیعت کی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں سو انہیں سے کسی شخص کا یہ  
حال تھا کہ اسکا کوڑا اگر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتار کر اسکو اٹھالیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا بھی  
سہ اگر تال کیے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلئے اجالا ہوتی ہوا اسلئے کہ پیر کے آگے توبہ گناہوں سے کرتا ہو اور اقرار کرتا ہو کہ حکام شرع  
شریف کے بلا لوں کا پس بیعتی مثل ہوتی کتنے امور پر بیان ہو جب یہ ہم کے بیعت کرے اور ارادہ اڑے رہنے کا گناہوں پر ہو  
تو وہ البتہ بقائد ہو کہ ایک امر کے لئے بھی نہ ہوئی پس حضرت مصنف رحلی دہی راوی کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ ق

سوال نہ کرنا تھا و مِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلٌ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْإِحْتِمَا مِشْأَنُهُ فَإِنَّهُ لَا يَزِلُّ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّينِ اور حسین کچھ شک اور شبہ نہیں وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ ہو سبیل عادت تو وہ عمل سنت دینی سے کمتر تو نہیں ہے اور چونکہ بیت لینا اور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال باہتمام تھا تو میت کے مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں بقی اِنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيفَةً لِلَّهِ فِي اَرْضِهِمْ وَعَالَمًا بِمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحِكْمَةِ مَعْلَمًا الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمَزَكِيًا لِلْاُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى هَذِهِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْاَنْفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى رَحْمَةٍ كَوْنِهِمْ مَعَكُمْ لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمَزَكِيًا لِلْاُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ بَاقِي رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی زمین میں اور عالم تھے اُس کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن اور حکمت کو اتارا اور معلوم تھے قرآن اور حدیث کے اور نبوت کی پاک کر سوائے تھے سب جو عمل کہ حضرت نے بنا پر خلافت کے کیا وہ خلفا کیو اسے سنت ہو گیا اور جو عمل کہ بحجت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ میں کے کیا وہ علمائے سنی کے اسے سنت ہوا ہے علماء نے زمین سے وہ مراد میں جو علم ظاہر اور باطن کے جات میں تھیں بقی عَنِ النَّبِيِّ مَنِ اتَى تَسْمِيَهُمْ فَتَقَرَّرَ قَوْمًا أَتَاهَا مَقْصُودُهُ عَلَى قَبُولِ الْخِلَافَةِ وَأَنَّ الَّذِينَ تَعَادَاهُ الْقَصُوفِيَّةُ مِنْ مَبَايِعَةِ الْمُتَصَوِّفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَا أَظْهَرُ فَا مِمَّنْ لَمَّا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى أَهْلِكَ بِالسُّنَّةِ هَذَا صِيغَةُ التَّجَارِي شَاهِدًا عَلَى أَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى جَبْرِ عِنْدَ مَبَايِعَتِهِ فَقَالَ وَالنَّهْجُ كُلُّ مُسْلِمٍ وَإِنَّهُ بَايَعَ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاشِعِينَ أَنَّ لَا يُجَاوِزُوا فِي اللَّهِ كَوْمَةً لَا تَكْفِي وَيَقُولُوا يَا نَحْيَ حَيْثُ كَانُوا فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَجَاهِدُ الْكُفْرَ وَالْمُلُوكَ لَا يَرْتَدُّ إِلَّا الْكُفْرَ وَإِنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطَ لَا جُنَابَ عَنِ التَّوَحُّدِ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ كُلِّ ذَلِكَ مِنْ كَلَامِ الْأَثَرِيَّةِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ تو ہم کو پہلے یہ کہ بیت کی گشتاؤ کریں کہ وہ کون قوم سے ہے ہر سو بعض لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ میت نہ تھے

قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت ہو یا ہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ تمام کچھ نہیں  
 اور یہ گمان فاسد ہے دلیل اسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت  
 ارکان اسلام پر اور گاہے تک باسنت پر اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گو ایسی ہے ہی ہر اسپر کہ رسول  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی انکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے  
 ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت نے بیعت کی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈرین امرا میں کسی ملامت گر  
 کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں رہیں سوائیں سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف رو  
 اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوہ کرتے  
 سے پرہیز کریں انکے سواے بہت امور میں بیعت ثابت ہو اور وہ سب امور از قلم ترک کیا اور امر بالمعروف  
 اور نہی عن المنکر کے ہیں تو صفات ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر مخصوص نہیں فاقعاً ان  
 البیعة علی اقسام منها بیعة الخلفاء ومنها بیعة الاسلام ومنها بیعة التمسک بحبل  
 التقویٰ ومنها بیعة الهجرة واجهاد ومنها بیعة التوفی فی الجهاد وحق یہ ہے کہ بیعت  
 چند قسم پر ہو یعنی بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقویٰ کی پس کچھ  
 کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی کانت بیعة الاسلام  
 میروکہ فی زمن الخلفاء کما فی زمن الراشدين ومنه فولات دخلی الناس فی الاسلام  
 فی ايامهم کان قالک بالقیمة الشیخ کا بالکالیف واجها را لبرهان کلا کوعا و رعبة واما فی  
 غیرہم فکر انہم کما فی الاکثر ظلمة فسقة لا یفتنون باقامة السنن اور سلطان ہونکی بیعت  
 خلفاء کے زمانے میں متروک تھی خلفاء راشدین کے وقت میں بیعت اسلام تو واسطے ترک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا

۱۰ بعضی یہ شہد پیش کرتے ہیں کہ اگر کچھ طرح کی بیعتیں حضرت ثابت ہوئیں مگر صحابہ کرام کی وقت میں سواے بیعت اجماع اور  
 اغرا کے اجرا نہ ہو تو معلوم ہوا کہ بیعت توبہ کی کچھ اصل تھی اور ان خلفاء کے زمانہ میں بھی جاری رہتی یہی ہے فاسد پہلے کہ حضرت سے ایک فضل  
 ثابت ہوا کہ فضل کی کیا حاجت رہی حضرت تھے ہیں اور صحابہ تابع علی کی اسکا اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر سے صوفیہ کے سلال میں بیعت بھی ثابت  
 ہو رہا کہ یہ بیعت تھے میں اس نسبت کرتے ہیں اور ایک جو بیعت تھی یہ کہ جو حضرت علی کی بیعت تھی اور یہ کہ جو حضرت ابوبکر کی بیعت تھی اور یہ کہ جو حضرت

## فصل دوسری

اس فصل میں سنتِ نبوت اور اس کی غایت اور منفعت اور اس کی شرائط وغیرہ کا بیان ہے وَلَعَلَّكُمْ تَقُولُوا أَخْبِرْنِي مِنَ الْبَيِّنَاتِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ أَسْأَلُكُمْ عَنْهَا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ فِي مَشْرُوعِهَا ثُمَّ مَا شَرُطُ





اور مخفی ہو تو اقرار ایمان کا بجائے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جب کہ ضمانتی یا بالغ اور شری کی قیمت اور بیعت کے دینے میں اور مخفی پوشیدہ ہو تو ایجاب اور قبول کے قائم مقام غنائے مخفی کے کر دیا کہ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ وَالْعَزِيمَةُ عَلَى نَفْسِي وَالْعَاثِي وَالنَّاسِي مَجْلَى الْقَوَى خَفِ مَصْرُوفًا قِيَمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا سَوَاسِي طَرَحُ تَوْبَةٍ اور عزم کرنا ترک معافی کا اور تقویٰ کی رسی کو مضبوط پکڑنا اور مخفی اور پوشیدہ ہو تو بیعت کو اسکے قائم مقام کر دیا وَامَّا الْمَسْئَلَةُ الْمَالِيَةُ فَخَرَطُ مَنْ يَأْخُذُ بِالْبَيْعَةِ أَمْوَالًا أَحَدَهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالنِّسَّةُ وَلَا أَرِيدُ الْمَرْتَبَةَ الْقَصْوَى بَلْ يَكْفِي مَنْ عِلْمُ الْكِتَابِ أَنْ يَكُونَ قَدْ صَبَّطَ تَفْسِيرَ الْمَدَارِكِ أَوِ الْجَدَلَيْنِ أَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهُ عَلَى عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيرَ الْغَرِيبِ وَاسْتَبَابَ الْفُرُوقَ وَلَا أَعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذَلِكَ اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہے کہ بیعت لینے والے میں یعنی پیر اور مرشد میں چند امور شرط ہیں بشرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد وہ نہیں کہ پہلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہو بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوال کے مانند تفسیر وسط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اسکو تحقیق کر لیا ہو اور اسکے معانی اور ترجمہ لغات مشککہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جواسے قریب ہو اسکو جان چکا ہو **ف** یعنی دو مختلف چیزیں نہیں تطبیق دینا اور معرفت نامح اور مسوخ اور صرف احکام مستنبطہ قرآنی کی وَ مِنْ اِنَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ صَبَّطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرَحَ غَرِيبَهُ وَاعْرَابَ مُشْكِلِهِ وَتَاوِيلَ مُعْضِلِهِ عَلَى اَرَايِ الْعُقَمَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ مستنبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا شارح کے اور اس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اس کی شرح غریب یعنی لغات مشککہ کا ترجمہ اعراب و اعراب و اعراب و اعراب کی بنا برائے فقہائے دین کے معلوم کر چکا ہو **ف** مشکل اور متصل میں فرق یہ ہے کہ مشکل اس دشوار لفظ کو کہتے ہیں

بشرط اول  
بشرط اول

۱۴۔ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائرہ ہونے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصرت مومن ۱۲

۱۵۔ اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیعت کے دائرہ ہونے یعنی قیمت بیعت میں نصرت کرنا اور برابر و ہمت وغیرہ مالک ۱۱

۱۶۔ اور اسی پر احکام دائرہ ہونے اپنے وجوب ایفاء عدا اور رحمت عہد شکنی و ضروری ۱۲۔

جو باعتبار لفظ اور ترکیب بخوبی کے صعب ہو اور مفصل وہ ہر جگہ کے معنی مشتبه ہوں اور ایک معنی کی قصین ہوں کے  
 یاد دہری حدیث اسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کہ اسی  
 طرح میں مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہو مصنف نے بلفظ محفل المعنی اور حاویش متناہضین متابع  
 مذاہب فقہا کی اس واسطے تصریح کی کہ چاروں اماموں کی مخالفت میں ضلالت صریح ہو گئی کہ اسے  
 ترک جلع کیا ولا یبکف بحفظ القرآن ولا الفحص عن حال الکاسامید الا کما یبے  
 ان اتبعین واتباعہم صحا نوایا خذون بالمقطوع والمرسل انما المقصود  
 حصول الفطن بلوغ الخیر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیعت لینے والا مکلف نہیں  
 علم قرآن میں اختلافات قرار کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید کے شخص کا کیا تو نہیں جانتا کہ  
 تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطعہ اور مرسل کو لیتے تھے مقصود حصول ظن ہو ساتھ پہنچ جانے حدیث کے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سوتی بات تو کتب معتمدہ حدیث میں نقص رواۃ پر منحصر اگرچہ تحقیق فی حدیث  
 میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں **ف** منقطع وہ حدیث ہو جسکا راوی سند کے بیچ میں سے کیا یا زیادہ ایک  
 سے رہا ہو اور مرسل وہ ہو جو آخر میں راوی مذکور نہ ہو یا نہ پانچ تابعی حدیث کو بدون ذکر جمالی کے مذکور کرے  
 جو نہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور یا نہ پانچ تھا اور سلسلہ سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال  
 بھی حاصل ہونا ظن ہو پانچ خبر کا تصور تھا اختلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ انکو یہ دولت قرینہ داد  
 کہاں حاصل خلاصہ یہ ہو کہ پیری مریدی کی واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہو لیکن عمل بالحدیث  
 اور استنباط احکام کی واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہو ولا یعلم الا ضلہ والکلام وجزمیات الفقہ  
 والفتاویٰ۔ اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اصل حدیث اور خبریات فقہ اور فتاویٰ کے یاد رکھنے کا  
 مکلف نہیں **ف** مولانا عبدالعزیز قدس سرہ نے حاشیہ میں فرمایا کہ خبریات فقہ سے مقابل کلیات مراد  
 نہیں بلکہ صورت و وضع مراد ہیں جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہو مترجم کہتا ہو تو اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ  
 خبریات فقہ برکثیر الوجود اور کثیر الحاحات ہیں اکحفظ مشرط ہو واما مشرطنا الی علم لان القرآن  
 من البیعة امرہ بالمعروف ونہیہ عن المنکر وارشادہ الی تحصیل السکینۃ بالمباہتہ

وَالرَّحَائِلُ وَالنَّسَابُ الْحَاكِدُ ثُمَّ رَامَتْ نَالِ الْمُسْتَرْشِدِ فِي كُلِّ ذَلِكَ  
فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يَتَصَوَّرُ مَنَّهُ هَذَا أَوْ عَالِمٌ بِوَنَامُشِ كَأَوْهَمَ لَمْ يَفْقَهُ لَمْ يَفْقَهُ لَمْ يَفْقَهُ  
كَمُغْضِ سَمِيتِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ  
تَسْلِيمِ بَاطِنِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ  
جَمِيعِ أُمُورِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ  
فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يَتَصَوَّرُ مَنَّهُ هَذَا أَوْ عَالِمٌ بِوَنَامُشِ كَأَوْهَمَ لَمْ يَفْقَهُ  
كَمُغْضِ سَمِيتِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ كَمُغْضِ سَمِيتِ  
ہو کہ پیری مری می میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضرب اس واسطے کہ شریعت کچھ اور  
ہو اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات میں خل توت القلوب اور عوارف  
اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر  
جیلانی میں صاف مصرح ہو کہ علم شریعت شرط ہو طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہات کی نسبت ہو  
کہ جن مرشدوں کا نام صبح وشام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں ان کے کلام سے بھی غافل  
ہیں کہ وہ کیا فرماتے ہیں وَقَدْ اتَّفَقَ كُلُّهُ الْمُشَافِقُ عَلَى أَنَّ لَا يَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَقِيقَةَ  
وَقَرَأَ الْقُرْآنَ وَرَفَقَ بِمُشَافِقٍ كَقَوْلِ اسْبِرْكَ وَعِظَانِ كَرَسِيٍّ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ  
کی ہوئے روایت کی ہوا استاد سے اور جسے قرآن کو پڑھا ہو اللہمَّ اَلَا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلًا عَلِيًّا  
اَلَا يُقِيَا ذَهْرًا طَوِيلًا وَتَادِبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُفَصِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَافًا  
عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَعِنْدَ أَنْ تَكْلِفِيهِ ذَلِكَ وَأَنَّهُ أَعْلَمُ بِكَمْنِ نَبِيِّ بَارِضِيَا لَمْ يَكُنْ  
ایسا مرد ہو جسے تنقی علی کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اسے اب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا تفصیل ہو

۱۵ کتاب طریق محمدی میں لکھا ہو کہ مزار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت کے حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں جسے  
زیاد کیا ہو قرآن اور لکھی حدیث دیر ہی کیجاوے اسکی اس تصوف میں ایسے کہ علم ہمارے اور یکب ہمارا مفید ہوا ساتھ کتاب و  
سنت کے اور بھی ان ہی کا قول ہو کل طریقت روتہ المشرفۃ نحو ذنبتہ یعنی جس طریقت کو رو کرے شریعت میں وہ بڑا کفر اور  
فرمایا سری قلعی رحمتہ اللہ علیہ نے تصوف ہم پر تین چیزوں کا ایک توبہ کہ نہ بھادے نہ معرفت رکھا نہ دوع اسکے کو اور دوسرے یہ کہ نہ بھادے  
کے ساتھ علم باطن کے سطح کا کہ نقص کرے اسکو ظاہر کتاب اللہ اور تیسرے یہ کہ نہ باعث ہو کو کرامت اور نہ کہ حدیث حرام اللہ  
تعالیٰ کے نبی اور نبوت سے اقوال بزرگان دین مثل امیر علی کے منقول میں چنانچہ جاسع انتہا کی حد تک تفصیل لکھ کر میں چاہا ہے یہ دیکھ ۱۲

اور کثیر الوقت ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سکر ڈر جاتا ہو اور اور  
 اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کر لیتا ہو تو امید ہے کہ اس قدر  
 سہولیات بھی اسکو کفایت کرے در صورت عدم علم واللہ اعلم والشرط الثانی العداۃ اللہ فانفق  
 فَبِجَبَّ أَنْ يَكُونَ مَجْتَنِبًا عَنْ الْكِبَائِرِ غَيْرِ مَحْذُورٍ عَلَى الصَّغَائِرِ اور بیت لینے والی کی دوسری شرط  
 عدالت اور تقویٰ ہو تو واجب ہو کہ کیونکہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور جو چیز گناہوں پر پڑا ہو نہ جاتا ہو  
**ف** مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس واسطے مشروط ہوا کہ بیت  
 شروع ہوئی ہو واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبور ہر اپنی بنی نوع کے اقدار کے افعال  
 پر اور صفائے باطن میں فقط قول بد بدن عمل کے کفایت نہیں کرتا سوجو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف  
 ہو فقط زیانی تقریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیت کا برہمن ہے والشرط الثالث  
 أَنْ يَكُونَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا وَرَاضِيًا فِي الْآخِرَةِ مُوَاطِّئًا عَلَى أَطْعَامَاتِ الْوَلَدَةِ وَلَا ذُكَا لَهَا تَوَسُّو  
 الْمَذْكُورِ فِي مَحَاجِرِ الْأَحَادِيثِ مُوَاطِّئًا عَلَى تَلَقُّبِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ سُبْحَانَهُ وَكَانَ يَادِرْشَتْ لَهُ  
 مَلَكَ دَاسِخَةً تَسِيرِي شَرْطِ بَعِثَ لِيْنِ دَالِے كِي يَهْرُكُ دُنْيَا كَا تَارِكُ يُوَادُّ زَهْرَتِ كَا رَاغِبُ يُوَاطِّفُ  
 يُوَاطِّعَاتِ مَوَكَّرَهُ اُوَادُّو كَا رَسَقُونَهُ كَا جَمِيعُ حَدِيثُونِ مِيْنِ مَذْكُورِ مِيْنِ دَامُ تَعْلُقُ دِلْ كَا اَسَدَاكِ سِے  
 رَكْهَتَا يُوَادُّو رِيَا دِ دَرَشَتْ كِي مَشَقِّ كَامِلِ اِسْكُو حَاصِلُ يُوَ مَتَرَجِمُ كِتَابُ يُوَادُّ دَرَشَتْ كِي حَقِيقَتِ اَكْگے مَذْكُورِ  
 يُوَگِي وَاشْتَرَطَا الرَّابِعُ اَنْ يَكُونَ اَمِيْرًا اَبَالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا اِبْرَائِيْدَ كَامِعَةً  
 لَيْسَ لَهُ رَأْيٌ وَلَا اَمْرٌ وَلَا مَرْوَةٌ وَعَقْلٌ نَاقِدٌ لِيَعْمَدَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يَأْمُرُ بِهِ وَيَنْهَى عَنْهُ قَالَ  
 اِنَّهُ تَعَالَى مِيْنِ تَرَضُّوْنَ مِّنَ الشُّهَدَاءِ فَمَا طُنْتُكَ لِصَاحِبِ الْكَمِيْعَةِ اور چوتھی شرط  
 یہ ہر کہ بیت لینے والا امر کرتا ہو شرع کا اور ظن شرع سے روکتا ہو عقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ  
 مرد ہر جاتی ہر دم غیالی جس کو نہ رائے ہونہ امر روت والا اور صاحب عقل کامل کا ہوتا کہ اس پر غلبہ نہ  
 کیا جاوے اس کے بتائے اور روکے ہو عقل پر حقائق نے فرمایا کہ گواہی انکی مقبول ہر جن  
 گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیر گمان ہر صاحب بیت کیا تھو یعنی جب شاہدین عدالت شرط ہوئی تو بیت

لینے والے مرشد میں بطریق اولیٰ عدالت اور تقویٰ شرط ہوگا **ف** مولانا نے فرمایا کہ میرا نہیں کہ  
 امر بالمعروف اور استقلالِ الرأی وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہو تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت  
 میں شرط نہیں تو چاہیے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہ ہو بلکہ حامل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہو کہ  
 حقیقتاً نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر موقوف کیا اور چونکہ رضا مرعفی ہو لہذا  
 اسکی تیسین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل  
 اسلام کی رضا پر ہو کہ تیسین اسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد میں  
 بطریق اولیٰ ہوگا وَالشُّرُطُ الْحَاضِرَةُ أَنْ يَكُونَ مُحِبَّ النَّاسِ وَيُحِبُّ دَهْرًا طَوِيلًا وَآخِذًا مِّنْهُمْ  
 النُّوَدَ الْبَاطِنَةَ وَالسَّكِينَةَ وَهَذَا لَا يَنْسَبُ إِلَى اللَّهِ جَوْرًا بَانَ الرَّجُلُ لَا يَفْقَهُ إِلَّا إِذَا رَأَى الْمُفْلِحِينَ  
 كَمَا أَنَّ الدَّجَلَ لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصَحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذَلِكَ مِنْ  
 الْقَصَائِدِ اور پانچویں شرط یہ ہو کہ بیعت لینے والا مرشد و ن کامل کی صحبت میں رہا ہو  
 اور ان سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز تک اور اسنے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یعنی  
 صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الی یوں جاری ہوئی ہو کہ مراد میں ملتی جب تک  
 مراد پانے والو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہونا مگر علم کی صحبت سے اور اسی قیاس پر  
 اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا بخاری بدون صحبت بخار کے نہیں آتی **ف** مولانا  
 نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید ہو کہ انسان اس پنج پر مخلوق ہوا ہو کہ یہ اپنے کمالات کو  
 حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنے اپنے جس کی شاکرت اور معاونت کے کمالات اور حیوانات کے کہ  
 انکے کمالات پیدا نشی ہیں اور کسی نہایت کتر میں چنانچہ کثیر حیوانات میں پیدا نشی کمال ہو کر  
 انسان کو بدون سیکھے نہیں آتا وَلَا يَشْتَرُطُ فِي ذَلِكَ ظُهُورُ الْكِرَامَاتِ وَالْحَوَارِيقِ وَلَا تَزُكُّ  
 إِلَّا كِتَابًا لِأَنَّ الْأَوَّلَ تَمَرَّةُ الْمَجَاهِدَاتِ لَا شَرَطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِي مَخْلَافُ  
 لِتَشْرِيعٍ وَلَا تَعْدَرُ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوبُونَ فِي الْحَوَالِمِ الْمَانُورِ الْقَاعَةِ بِالْهَيْلِ  
 وَالْكَوْنِ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت لینے میں ظہور کمالات اور

خوارق عادات کی اور ترک پیشہ وری کی اس واسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات مرقہ ہو مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع ہے اور دھوکا نہ کھائیو اس سے جو درپیش منسوب الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب کمال بسبب غلبے اپنے حال کے کب حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے انکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شہوات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکر اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے **ف** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط شاد نہیں کہ کمال ترہب اختیار کرے یعنی عبادت شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم و ہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نہ کرنا اور طعام لذت نہ کھانا اور مشکل یا پہاڑ و پیر نہ سنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امر تشدد فی الدین اور تشدد علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانوں کو تو اللہ نگو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں جائز نہیں **وَأَمَّا السُّؤَالُ الْأَوَّلُ فَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَيٌّ أَنْ تَكُونَ الْمُبَالِغُ بِالْإِعْزَازِ دَاعِيًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّكَ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِي لِيُكَلِّمَهُ فَمَسَّمَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَخَعَّالَهُ بِالْبُرْكَاتِ وَلَمْ يُبَالِغْ** اور سوال چوتھے کا جواب یوں جان کہ صاحب ہر جہ سے بیت کرنے والا جوان ہو یا مرغبت والا ہو اور مقرر حدیث میں آیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہے کہ بالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقویٰ اور جہاد فی الطاعات کا اسکے حق میں کیا نہ ہو **وَمِنْ الشَّائِعِ مَنْ يُجَوِّزُ بَعْضَ الصَّغَارِ تَلَبُّسًا وَتَقْوَلًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ** اور بعضے شائع لڑکوں کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں بنا پر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہو کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کیواسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سورسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر اُن سے بیعت لی **وَأَمَّا السُّؤَالُ الْخَامِسُ فَأَعْلَمُ أَنَّ السُّؤَالَ الْمَوَارِدَةَ بَيْنَ الصُّبْحَةِ عَلَى وَجْهِ**

خواب سوال چہارم

شر الطواف

أَحَدُهَا بَيْعَةُ النَّبِيِّ مِنَ الْعَامِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ النَّبِيِّ فِي سِلْسَلَةِ الصَّالِحِينَ فَهَذِهِ سِلْسَلَةُ  
 أَسَادِ الْحَدِيثِ فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَأَكُّدِ الْغَرَمَةِ عَلَى الْجَمْعِ وَلَا مِيرَاثَ  
 وَتَرَكِ مَا كُنِيَ عَنْهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَاعْلَيْهِ الْقَلْبُ بِاللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْأَكْمَلُ أَوْ سَالِ الْيَحْيَى  
 كَأَجَابِ يُونِ جَانِ كَمَا جُمِعَتْ كَمَا صُوفِيُونَ مِنْ مَنَوَارِ هِيَ وَهِيَ طَرِيقُ بَرِّ هِيَ بِطَرِيقَةِ بَيْعَتِ تَوْسِعِ بَرِّ هِيَ  
 سَے اورد و سطر لقیہ بعت تبرک ہر معنی بقصد برکت صالحین کے سلسلے میں داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ  
 ایضاً حدیث ہو کہ اس میں البتہ برکت ہو اور تیسرے طریقہ بعت تاکد غرمت ہر معنی عزم مصمم کرنا واسطے  
 خلوص امر الہی اور ترک منہاجی کے ظاہر اور باطن سے اور تیسرے دل کی اسلحہ شانے سے اور تیسرے  
 طریقہ اصل ہر دَا مَا لَا وَلَا لَیْنَ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ فِيهَا تَرَكُ الْكِبَارِ وَعَدَ مَوْلَا صَوَارِعَ  
 الصَّخَائِرِ وَالتَّسْلُكُ بِالْأَطَاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ مِنَ الْعَوَاجِبِ دَلِيلُ الْوَدَاعِ  
 وَالتَّكَلُّفُ بِالْإِحْلَالِ فِي مَا ذَكَرْنَا أَوْ سَلِّ وَنُونِ قِسْمِ طَرِيقُونَ مِینِ بَعِیْتِ کَا پُور اکرنا عبارت  
 ہر ترک کبار سے اور نہ ارجانہ صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چکل مارنا از قسم عوایب اور مکروہ مستون  
 کے اور عمدہ شکنی عبارت ہر خلل ڈالنے سے اس میں جکوبہ مذکور کیا یعنی از کتاب کبار اور صغائر علی الصغائر  
 اور طاعات پر مستند ہونا بعت شکنی ہر دَا مَا لَا وَلَا لَیْنَ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ عَلَى هَذِهِ الْفَهْمَةِ وَالْحَاجَةُ  
 حَقٌّ يَكُونُ مَتَنُورًا بِنُورِ السَّلَاسِلَةِ وَلَيُّمُ ذَلِكَ رَيْدُ نَالِهِ وَحُلْفَةُ وَجِلَّةٍ فَيُحْدِثُ ذَلِكَ قَدِيرُ غَمٍّ  
 فِيمَا أَنَا حَلُّ الشُّرَحِ مِنَ اللَّذَاتِ وَكَأَلَا شَيْغَالٍ يَنْجِي مَا يَخْتَارُ إِلَى طَوْلِ التَّعْهَدِ كَالْمَدِينِ  
 وَالْقَضَاءِ وَالتَّكَلُّفُ بِالْإِحْلَالِ فِي ذَلِكَ أَوْ تَمِيسَ طَرِيقِ مِینِ پُور اکرنا بعت کا عبارت ہر دام ثابت  
 رہنے سے اس بعت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اسکی  
 حادث اور خواہر چکی ہو جاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے ہو جاوے اجازت و مجاہداتی ہر اس میں جکوبہ شرح  
 نے مباح کیا ہر از قسم لذات کی اور مشغول ہونے کے بعض ان کاموں میں جن میں طول مدت کی طرف حاجت ہو جاتی  
 ہر جیسے درس کرنا علم دینی کا اور قضا اور بیت شکنی عبارت ہر اسکی عمل اندازی سے قبل از نورانیت  
 دل کے وَ أَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ تَكَرُّرَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ایمان بعت نبوتیہ

مکمل دوم

مکمل سوم

تو القضا و غیرہ

وَسَلَّمَ مَا ثَوَّرَ وَلَكَذَا عَنِ الصَّوْقِيَةِ أَمَامِنِ التَّخْصِيصِ فَإِنْ كَانَ يَطْمَهِوْرُ خَلْفَ فِيمَنْ بَالِيَةٍ فَلَا  
 بَأْسَ وَلَكَذَا لِكَأَمَقَةٍ أَوْ غِيَةِ الْمُقَطَّعَةِ وَأَمَّا بِلَا عَذْرٍ فَلَا تَشْبَهُ الْمَدَارِعَ يَذْهَبُ  
 بِالْبَرَكَةِ وَيُصَوِّرُ قُلُوبَ الشَّيْخِ عَنْ تَعَهُدٍ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ۖ اور چھے سوال کے جواب میں  
 معلوم کر کہ تکرار سبت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو اور سطح حضرات صوفیہ سے لیکن  
 دو پیرین سے سبت کرنا سوا اگر سبب ظہور عمل کے ہو اس پیر میں جس سے سبت کر چکا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں  
 اور اسی طرح اسکی موت کے بعد یا اسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اسکی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی  
 اور بلا عذر تو دوسری مرشد سے سبت کرنا مشابہ ہر کھیل کے اور ہر جگہ سبت کرنا برکت کو کھوتا ہے اور  
 مرشدوں کے دلوں کو اس کی تعلیم اور تہذیب سے بھرنا ہے اور اللہ علم نبی اسکو ہر جانی اور ہر دم خیالی  
 سمجھ کر اس پر التفات نہیں فرماتے ہیں ۖ وَأَمَّا السُّؤَالُ السَّابِقُ فَأَعْلَمُ أَنَّ لَلْفِظِ الْمَأْثُورِ عَنِ  
 السَّلَفِ عِنْدَ الْبَيْتِ أَنَّ يَخْلُبُ الشَّيْخُ الْخَطْبَةَ الْمَسْنُونَةَ ۖ اور ساتویں سوال کا جواب معلوم کر  
 کہ لفظ منقول سلف سے سبت کے وقت یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھے وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ ۖ وَفَسَّيْنَاهُ  
 وَتَسْتَقْفِرُ ۖ وَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا  
 مَقِيلَ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۖ وَتَشْهَدُ أَنَّ هُوَ إِلَهُ الْإِلَهِ ۖ وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۖ اور خطبہ  
 مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اسکا یہ ہے سب تعریف اللہ کو ہم اسکی حمد کرتے ہیں اور اس  
 سے عذر مانگتے ہیں اور مغفرت اس سے چاہتے ہیں اور بنیاد مانگتے ہیں اللہ کی اپنے نفسوں کی بدیوں  
 سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اسکا کوئی گمراہ کنیو الاہین اور جسکو اللہ نے ہدایت  
 اسکو کوئی راہ بنانید الاہین اور گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے  
 اور اسکی کہ محمد بندے ہیں اللہ کے اور اسکے رسول حجت بھیجے اللہ اپنے اور انکی آل پر اور انکے صحابہ پر  
 اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ بَلَّغْتَهُ الْإِيمَانَ الْإِلَهِيَّ فَيَقُولُ قُلْ أَمْسُتُ يَا اللَّهُ

۱۔ حصن حصین میں بیدار اللہ کے وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ بھی ہے ۱۵۵

جواب سوال سبت

جواب سوال سبت



وَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَلَى مَرَادٍ اللَّهِ وَأَمِنْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
 عَلَى مَرَادٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِيعِ الْأَذْيَانِ وَجَمِيعِ الْفِصْيَانِ  
 وَسَلَّمْتُ الْإِلَانَ وَأَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر  
 بعد خطبہ مذکور کے مشرک مرید کو ایمان اجالی تلقین کرے سو یوں کہے کہ کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ  
 کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا میں رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا  
 رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا یہو میں سب دینوں سے سوا ہے سلام کے اور میرا یہو سب  
 گناہوں سے اور میں اب سلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کتاہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق  
 نہیں سوا ہے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکا بندہ ہوا اور اسکا رسول ہے ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَسِيَّةِ خُلَفَائِهِ عَلَى أَحْسَنِ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ  
 مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ آتَى الزَّكَاةَ وَصَوَّغَ مَصْنُوعَاتِ حِجَابِ النَّبِيِّاتِ  
 اسْتَطَعْتُ إِلَيْهِ سَبِيلًا پھر مشرک کے مرید سے کہہ کہ میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے انکے خلفائے واسطے سے بائعِ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں  
 سوا ہے اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور ناز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور  
 رمضان کے صوم پر اور بیعت اللہ کے حج پر اگر مجھ کو استطاعت ہوگی اسکی راہ کی ف استطاعت سبیل  
 سے مراد زاد اور حلقہ ہے ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَسِيَّةِ خُلَفَائِهِ  
 عَلَى أَنْ لَا أُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا أُسْرِقُ وَلَا أَزْنِي وَلَا أَقْتُلُ وَلَا أَتِي بَعْثَاتِ أَهْلِ بَيْتِهِ يَدِي حَتَّى  
 وَرَحْمَتِي وَلَا أَعْصِيهِ فِي مَعْصِيَةٍ يَحْذَرُ پھر مشرک مرید سے کہے کہ کہ بیعت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا  
 خلفائے حضرت کے سپر کہ شریک نہ کروں گا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور جو میری نہ کروں گا اور زمانہ نہ کروں گا  
 اور قتل نہ کروں گا اور بہتان نہ کروں گا لاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اسکو فترا  
 کر کے اور نام نہ مانی رسول کریم کی نہ کروں گا اور مشروع میں ف اس مضمون کی بیعت قرآن  
 لہ یہ کتاب ہے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤں گا ۱۲۔

محمّد بن منہجس بر تہ تہیلوا الشیخ ہائیک الاکثین یا ایہا الذین امنوا تقوا اللہ و اتبعوا ما لیکم  
 اوسیکہ و جاہدوا فی سبیلہم لعلکم تفلحون ۵ اِنَّ الذِّیْنَ یَبَاغُونَ عَلَیْہِ الْاَیْمَانُ  
 اللہ بِنَا اللہ فَوْنَ اَیْدِیْہِمْ نَحْنُ نَکْتُ مَا لَمَّا نَکْتُ عَلَیْ نَفْسِہِ طَوْعًا اَوْ قَرْہًا  
 عَاہِدَ عَلَیْہِ اللہ فِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۶ پھر مردان دو آیتوں کو پڑھے یا ایہا الذین  
 سے آخر تک یعنی ایمان والو وروا اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ  
 میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے ایسی ہی وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے اسد جانہ کا  
 دست قدرت اور رحمت ان کے ہاتھوں پر ہر سو جہن بیعت کو توڑا یہی بات ہو کہ اسنے اپنی ذات  
 کی معرفت کیسے بیعت کو توڑا اور جسے پورا کیا اسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب ہو جو عظیم غنائ  
 کر گیا پہلی آیت میں و تہیلوا سے مراد بیعت مرشد ہو مولانا نے حاشیہ میں فرمایا کہ ہمنے اپنے جد  
 امجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ انکے ہمعصر ایک عالم نے اسے بیعت  
 کے سنت یا بدعت ہونے میں گفتگو کی جدا مجد نے واسطے شریعت بیعت کے اس آیت سے استدلال  
 کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ ویسے سے ایمان مراد لیجے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہو چنانچہ  
 یا ایہا الذین امنوا اسپر دلالت کرتا ہو اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل  
 ہو اسواسطے کہ تقویٰ عبارت ہو انتقال ادا مراد اجتناب نواہی سے اس واسطے کہ قاعدہ  
 عطف کا مناسبت میں المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہو اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہیں  
 ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقویٰ میں داخل ہو پس متعین ہو گیا کہ ویسے سے مراد ارادت اور بیعت  
 مرشد کی ہے پھر اسکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہو ذکر اور فکر میں تاخلاق حاصل ہو کہ عبارت ہو  
 وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثم یدعو انفسہ والتلمیذ والحاضری فیقول یا ربک  
 اللہ لنا و لکم و نفعنا و ایاکم ۷ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے

۵۔ قولہ وسیلہ۔ ایسوسلون۔ الی ثوابہ والذی منہ من فعل الطاعات وترك المعاصی من کل کی کذا ذلتقرب الیہ فی کذا

الوسیلہ منزلة فی النجۃ ۱۲ بیضاوی ابوسلیم البقریم الیمن طاعۃ ۱۲ جلابین ۱۲

اور حاضرین کے واسطے سو یون کہے کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور تمہیں پہنچا دے  
 ہکمو اور تلوک و کاباسی اَنْ یْلَقِنَهُ فَمَقُولٌ قَلِ اُخْذْتُ اَطْرِیْقَةَ الْمُقَشِّبِیَّةِ اَوْ اَطَارِیْقَةَ  
 اَوْ اُجْشِیَّةِ الْمَسْجُوبَةِ اِلَى الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْحَمِ حَتَّى اُجِدَ نَقْشَہٗ دَا شَیْخِ  
 عُمِّ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجَلِیْلِ اَنْی اَوْ الشَّیْخِ مُعَلِّیْنِ الدِّیْنِ السَّجَّوْدِیِّ اَللّٰهُمَّ  
 اَرْزُقْنَا مَوَاحِقَہَا وَاحْشُرْنَا فِی زَمْرَتِہَا وَلِیَاہَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ  
 اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ مرید کو یوں تلقین کرے سو کہ کہ تو کہہ کہ میں نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو  
 منسوب ہر طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہر شیخ عُمّ الدین  
 عبدالقادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہر شیخ معین الدین بخاری یعنی سستانی  
 کی طرف خدا وند ازہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کر اور ہر کو اس طریقے کے دوستوں کے گردہ میں محسوس  
 کر اپنی رحمت سے یا رحم الرحیم سَمِعْتُ سَیِّدِی الْکَوَالِدِ یَقُولُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّم فِی مُبَشِّرَتِہٖ فَبَاکِیَّتْہٖ فَاَخَذَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃَ وَالسَّلَامَ یَدِیْہِ بَیْنَ یَدَیْہِہٖ فَاَنَا اَصَابُ فِیْہِ  
 عِنْدَ الْمُبَیْعَةِ عَلَیْہِ اَلْحَقُّ الصُّوْرُ سَنَامِیْنَ نَیْ اِنِّیْ وَالِدُ بَرْگُوْر سے فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو میں نے آپے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 میری دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا سو میں تو اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا  
 مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت **و** مولانا نے فرمایا کہ بعض اکابر بزرگوار سے فرماتے ہیں کہ  
 کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اس پر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہر اسی طرح  
 عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَمَّا مَبِیْعَةُ النِّسَاءِ فَبَاکِیَّتْہٖ یَاخُذُ  
 الشَّیْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَّالَّتِیْ مُبَاکِیَّتْہٖ طَرَفُہٗ الْاٰخَرُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور عورتوں کی بیعت  
 کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرے کنارہ ہکا  
 پکڑے واللہ اعلم **و** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی غور تو نہ جائز ہے دیون کپڑے کے پکڑے  
 کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ۔

## فصل تیسری

اس فصل میں مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لکھنویہ السالکین درجات مائتہ قائل  
 ما یجب ان یتغیر فیہ العقیدۃ فاذا غلب امرؤ فی سلوک طریقت اللہ فرجہ اولاً  
 بتصحیح العقائد علی موافقۃ السلف الصالحین اثبات واجب واحد لا الہ الا هو  
 متصف بحجۃ صفات الکمالات من الخیرۃ والعلم والقدرۃ والارادۃ وغیرہا ما وصف اللہ  
 بہ نفسہ وثبت بہ النقل عن الخیر الصادق علیہ الصلوۃ والسلام والصحابۃ والتابعین  
 سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہیں علی الترتیب سوا اول جب ستوارا واجب ہے وہ عقیدہ ہے  
 توحید کوئی شخص راہ خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کرا سکوا عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد ملت  
 صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہو کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُسکے بوصف ہے  
 وہ جمیع صفات کمال سے جمات میں اور علم اور قدرت اور ارادے میں اور سوائے انکے اور صفات میں  
 کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے ساتھ انکے اور نقل اسکی ثابت ہوئی خبر صادق علیہ  
 الصلوۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مندرجہ میں جمیع سمات النقص والذوال من  
 الجسمیۃ والتخیر والعرضیۃ والجمہۃ والاکوان والاشکال ایسا واحد ہے جو پاک ہے  
 نقصان اور زوال کی سب نشانیوں سے محرم ہونے سے اور محتاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت میں  
 ہونے اور الوان اور اشکال سے معنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے وامامانہ ذکر من لا یسلو علی  
 العرش والیقوت اثبات الیقوت قومین یہ علی الجملۃ تم نکل تفصیلہ الی اللہ تعالیٰ  
 وانکم اللبۃ اللبۃ لیس لیس انصافنا بالتخیر وغیرہ بل لیس کتبہ شئی وہو السمع  
 البصیرہ ولعلہ انہ شئی ثابت للہ تعالیٰ لکما اثبت فی حکیم کتابہ اور وہ جو وارد ہوا  
 ہے ستوار علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سوا سیر ہم ایمان رکھتے ہیں بل تفصیل پھر

پھر اسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہو استواء علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ اسکی استواء وغیرہ میں ہمارا انصاف بالتیور وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہو اور جانتے ہیں کہ ہندو اور علی العرش ایک چیز ثابت ہو اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اسنے اپنی کتاب محکم میں اسکو ثابت کیا ہے **و** مترجم کتنا ہو صفات شاہدین میں یعنی استواء وغیرہ میں قدمائے سلف سے یہی منقول ہے کہ انہیں محل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الہی پر سپرد کیجیے امام مالک نے فرمایا کہ ہندو علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اسکی مجہول ہے اور ہمیں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مباد تاویل میں غیر حق کو حق قرار دینا بڑے **ثَمَّ ثَبَاتٌ يُنَبِّئُ الْإِسْلَامَ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ عُمُومًا وَنُبُوَّةَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خُصُوصًا وَوُجُوبِ اتِّبَاعِهِ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ وَنَهَى وَتَصَدِيقِهِ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْحَبْمَانِي وَالْحَبَّةِ وَالنَّارِ وَالْخَشَرِ وَالْحِسَابِ وَالْمَرْوَةِ وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَخَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ الثَّقَلَيْنِ وَصَحَّتْ بِهِ الْبَيِّنَاتُ** پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیاء علیہم السلام کی علی العموم ونبوت سیدنا مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا حسین کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوا سے ان کے اور امور میں چنانچہ حوص کوثر اور صراط اور میزان جس کی نقل حضرت سے ثابت ہو اور روایت اسکی صحیح ہے **ثُمَّ نَسَلُوا النَّظَرَ فِي ابْتِنَابِ الْكِبَائِرِ وَالسَّدَمِ مِنَ الصَّدَاكِ بَعْدَ تَصْحِيحِ عَقَائِدِ كَيْفَ نَظَرُ لِحَقِّ هُوَ كِبَائِرُ كَيْفَ ابْتِنَابِ اَوْ صَدَاكَةِ شَرْعِيَّةٍ هُوَ** میں داخل ہے **أَنَّ الْكِبِيرَةَ كُلَّ ذَنْبٍ أَوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ أَوِ الْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْآنِ أَوْ سُنَّةِ** **لہ** یعنی مثلاً ہم ایک سخت یا کوٹھے پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے ویسا اسکے ہندو میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے اق۔

الصَّحِيحَةُ الْمَعْرُوفَةُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَوْ سَمِيَ مَوْلَاكَ كَأَنَّا كَقَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ  
مَتَعِدًا فَقَدْ كَفَرَ فَرَفُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُتْرَلِينَ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ أَوْ تَرَعَا عَلَى  
مَوْلَاكَ حَتَّى كَانَتْ لَنَا وَالسَّرَقَةُ وَطَعُ الطَّرِيقِ وَشَرَبَ الْخَمْرِ أَوْ كَانَ مُسَاوِيًا  
أَوْ الْكُتْرَ شَرَّاهُمْ مِنْ هَذِهِ الْمَذْكُورَاتِ فِي حُلُمِهِ بَدَآهَةِ الْعَقْلِ أَوْ حَقَّ بِهِ كَيْدٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ عِيْدٌ  
دَوْرٌ خَلَّى يَأْذَابُ شَدِيدٍ كِي قُرْآنٍ يَأْذَابُ صَحْحٍ مِيْنَ جَاهِلٍ حَدِيثٍ كِي زَوْدِيْكَ مَعْرُوفٍ هُوَ يَأْذَابُ اس كِي تَرْكُ  
كُو كَا فَرَسَا هُوَ حِيَا كِي حَدِيثٍ مِيْنَ فَرَمَا يَهُوَ كِي جَسِيْ نَمَاز كُو عَمْدًا تَرَكَ كِيَا وَه كَا فَرَسُوْ اُور دُوسَرِيْ حَدِيثِ  
مِيْنَ يَهُوَ كِي فَرَقٍ مَابِيْنَ سَلِيْمِيْنَ اُور مَابِيْنَ شَرِيْكَيْنَ كِي نَمَاز يَهُوَ سُوْ جَسِيْ اس كُو جُوْ طَرَا وَه كَا فَرَسُوْ يَأْذَابُ  
وَه يَهُوَ كِي جَسِيْ كِي مَرْكَبٍ بِرِشْرَعٍ مِيْنَ حَرَمٍ مَقْرَبٍ هُوَ جَانِبُ زِنَا اُور چُوْرِيْ اُور لَهْزَنِيْ اُور شَرَابٍ كَا  
بِنَا يَأْذَابُ وَه كِي بَرَابَرٍ يَأْذَابُ وَه يَهُوَ بَرَايِيْ مِيْنَ كِبَارِ مَذْكُورِهِ سِيْ مَرْكَبِ عَقْلِ كِي حَلْمٍ مِيْنَ فِتْنَتِهَا اَلْاَشْرَآكُ بِاللّٰهِ  
تَعَالٰى اَعْبَادَةً اَوْ اِسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالتَّشْفَاءِ وَغَيْرِهَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهَا اَلْاَسَارَةُ فِي تَوَكُّلِهِ  
تَعَالٰى اَيَّاكَ لَعْبَدًا وَاَيَّاكَ مُسْتَعِيْنًا سُوْجُوْدُ كِبَارِ كِبَارِ الْكِبَارِ اَشْرَآكُ بِاللّٰهِ يَعْنيْ خُدا كِيَا تَهْ سَاجِدًا  
لَكَ اَعْبَادَتٍ مِيْنَ اُور اِسْتِعَانَتٍ مِيْنَ لَيْعِيْ غَيْرِ خُدا سِيْ مَدَدًا لَكَ اَرْوَزِيْ اُور شَفَا وَغَيْرِهَا مِيْنَ اَوْغَرِيْ عِبَادَتِ  
اُور اِسْتِعَانَتِ كِي تَوْبَةٍ كِي طَرَفٍ اَشَارَةُ يَهُوَ حَقُّ تَعَالٰى كِي اِسْ قَوْلٍ مِيْنَ اَيَّاكَ لَعْبَدًا وَاَيَّاكَ مُسْتَعِيْنًا  
مَوْلَانِيْ حَاشِيَا سِ كِتَابِيْ مِيْنَ فَرَمَا يَهُوَ كِي مَدَدًا لَكَ اَرْوَزِيْ اُور شَفَا مِيْنَ هَمَارِيْ زَمَانَةِ مِيْنَ ثَلَاثِيْ يَهُوَ نِسْبَتِ قُبُوْرٍ اُور  
اَسْوَاتِ كِي مَرْجَمِ كِتَابِيْ يَهُوَ شَرِكُ فِي الْعِبَادَةِ يَهُوَ كِي جَوَانِمُورُ كِي لَجُوْرٍ عِبَادَتِ كِي خُدا كِي وَاسْطِيْ يَأْذَابُ خُدا كِي  
وَاسْطِيْ مَحْضُوْصٍ مِيْنَ اَن كُو غَيْرِ خُدا كِي وَاسْطِيْ كِي نَاصِيَا كِي عَلِيْ مَقْضِيْ كَارِ وَزَهْ رُكْنِيَا كِي سُوْجُوْدُ كِي نَاصِيَا كِي غَيْرِ خُدا كِي نَامِ  
لَجُوْرٍ اَسْمِ اَتِيْ كِي ذِكْرُ كِي نَا يَهُوَ قُبُوْرُ كِي كُو طَوَافُ كِي نَا لَجُوْرٍ طَوَافُ سِيْتِ اَمْرُ كِي اُور يَهُوَ جَوَانِمُورُ اَيَّاكَ لَعْبَدًا  
اَيَّاكَ مُسْتَعِيْنًا مِيْنَ اَشْرَآكُ فِي الْعِبَادَةِ اُور اَشْرَآكُ فِي الْاِسْتِعَانَةِ كِي تَوْبَةٍ كَا اَشَارَةُ يَهُوَ كِي وَجِيْهِيْ يَهُوَ كِي تَقْدِيْمِ  
مَنْفَعُوْلِ كِي فَعْلِيْ بِرِشْفِيْدِيْ يَهُوَ تَقْضِيْصِ اَوْ حَصْرِ كُو لَيْعِيْ اَخَاصِرُ تِيْرِيْ يَهُوَ عِبَادَتِ كِي تَقْدِيْمِ مِيْنَ اَوْغَرِ اَخَاصِرُ كِي سِيْمِ مَدَدًا يَهُوَ  
مِيْنَ يَحْرِبِ عِبَادَتِ اُور اِسْتِعَانَتِ حَقُّ تَعَالٰى كُو خَاصِ يَهُوَ تُوْ سَوَ اِيْ خُدا كِي اُور كُو عِبَادَتِ كِي نَا يَهُوَ كِي سِيْمِ مَدَدِ  
مَآلِكِيْ رُوْزِيْ اُور شَفَا وَغَيْرِهِ مِيْنَ هَرِ گَزِ جَائِزِ نَبِيْنِ وَجِيْهِيْ اَخْطَاصِ عِبَادَتِ كِي تُوْطَا هَرِيْ اُور وَجِيْ اَخْطَاصِ

فصل نہا کیہو شرک با خدا



وَعُقُوبَى الْوَالِدَيْنِ وَفُطْعَ الرَّحْمِ وَنُطْفِئَتْ الْكُلْبُ وَالْوَرَنُ وَالْيَرْبَا وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْمَتِ  
وَالْكَذِبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ  
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسَّعْيُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِقَبْلِ أَوْ يَجِبُ دَوْرُكَ الْحَرْبِ مِنْ  
كَارِ الْكُفْرِ وَمُؤَاكَلَةُ الْكُفَّارِ وَالْفِسَارُ وَالسَّجْدُ كُلُّ ذَلِكَ مِنَ الْكِبَايَرِ أَوْ سَجْلِهِ  
کبار کرنا ہو اور غلام اور نشہ والی چیز کا پینا اور جوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت  
کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا  
اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی ان کی خدمت نہ کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا  
اور ناب اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جو با دین کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا بندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح  
کرنا اور مرد و عورتوں کے درمیان میں کٹنا پن کرنا اور حاکم سے چغلیجوری کرنا تاکہ قتل کرے یا  
لوٹے اور دار الحوب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے دوستی کرنا ان کے غیر خواہ ہونا اور جو کھیلنا  
اور جادو کرنا سوسپ کبار میں داخل ہونا **ف** سولانہ فرمایا کہ ابن عباس نے کہا کہ کبار تر کے قریب  
ہیں اور سعید بن جبیر نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور نسب یہ کہ کبار کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے  
سفیدہ منصوبہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو سفیدہ ہو اور میں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام غزالی بن  
سلام ہو اور شیخ ابوطالب ملی نے فرمایا کہ میں نے کبار کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبار تصریح  
پائے چار گناہ دل میں شرک اور گناہ برجم جانے کی نیت اور رحمت الہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا  
سے بخوف ہونا اور چار گناہ زبان میں جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامن کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم  
کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ میں شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرنگاہ  
میں زنا اور لوٹاٹ اور دو گناہ ہاتھ میں نافع قتل اور جوری اور ایک گناہ پاٹوں میں لیٹنے جہاد میں

نفل تیری

حق و تفصیل کبار

۱۰ اور ایسے ہی نیک دہرے لوہنت زنا وغیرہ کی لگائی کہانی کتب المتفقہ ۱۲ ق

۱۱ جب تک کہ کافروں کو گئے ہوں اور جب دو گنوں سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے کہانی الکتب الدینیہ ۱۲ ق



صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام دین سے یعنی والدین کی نافرمانی حقتعالیٰ اپنے کرم سے ہم کو ان گناہوں سے بچا دے آمین **وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّيْخُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ رَفَعَ طَرِيقَةً مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ** اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبار نہ کو رہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو وین کے طریقہ یا مورہ کا تم بعد ذلک النظر فی اَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالتَّحْقِيقِ عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْأَدَابِ وَالْحَيْكَلِ وَالْأَدْعَاءِ كَارِحٍ اجتناب کبار اور مذمت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت البعاض اور آداب اور ہدایات اور اذکار سے **فَ** مولانا نے فرمایا کہ البعاض سے مراد یہاں وہ امر ہیں جو ارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور تاکہ سوئین سے بعض فقہاء کے نزدیک بعض امور واجب ہوں اور دوسرے فقہاء کے نزدیک سنت مؤکدہ **فَتَمَرَعْنَا ذَلِكَ النَّظَرَ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَعْلَى وَالشَّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلامِ وَالصَّحْبَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْأَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهَبَةِ وَالْإِبْرَةِ فِيصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مَكْرَاهَةٍ وَلَا إِعْجَاجٍ** پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ملک کے اور نظر کرنا چاہیے امور حاجی میں منجملہ حقوق کمال اور حقوق مالک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے تو انکو صحیح اور ٹھیک کرنے وجہ سنت بدوکتی اور یہ مجہدی کے **فَتَمَرَعْنَا ذَلِكَ النَّظَرَ فِي الْأَدْعَاءِ وَالْمَوْدُودَةِ فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّيَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتُ الصَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَحْتَاطِبِ الْأَخْلَاقِ فِي الدِّيَارِ وَالْعَجَبِ الْحَسَنِ وَالْحَسَنَةِ**

سے ترک صلوٰۃ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا یا جو فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور علم خلاف شرع دینا اور غیبت کرنی کا فزون سے وغیرہ ملک مرتب قرآن و حدیث میں و عید و غیر مذکور ترین پس یہ تقسیم عمل سے دانستہ کہ عظمیٰ **فَ** مولانا نے فرمایا ہے کہ یہ ہیں فلاحت حسن الملک ہے جب کہ وہ اپنے کو بڑی غلامی سے حسن سلوک کرتا ہو حدیث میں وارد ہے **لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سِوَى الْمَلِكَةِ** یعنی جو مالک سے بدسلوکی کرے جنت میں نہ داخل ہو گا ۱۲۸۰

عَلَى التَّوَلَّى وَذِكْرُ الْآخِرَةِ وَالْمَوَاطِنَةِ عَلَى مَجَالِسِ التَّلَامُذِ وَالْمَسَاجِدِ وَأَذَانُ تَأْدِيبِ هَيْئَةِ الْقُلُوبِ  
 كَانَ أَنْ تَشْتَغَلَ بِالْأَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَتَجْتَهِدَ فِي مَقْلَقِ الْقَلْبِ بِأَسْوَءِ عَزْوَجَلٍ وَأَعْمَادٍ تُنْظَرُ إِلَيْهِ بِبَصَرِ  
 الْقَلْبِ وَتَرَكْنَا بَيَانَ هَذَا كَأَمْرِ الْمُقْلَمَةِ اسْتَلْنَا رَأْيَهَا وَرَأْيُهَا دَاغٌ عَلَى نَعْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ  
 الْمُتَّبِعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفَقْهِ وَالْكِتَابِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ عَمِلَ رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصِرُ  
 فِي الْفَقْدَانِ كَالْفَقْدَانِ الْعَصْدِيَّةِ وَمَنْ كَلَّمَ نَفْسَهُ فَلَا تَبْغَهَا فَلَا تَخْذُهَا مِنْ عَالِمِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَجْلِبِ  
 ضروریات معاش و غیرہ کے نظر کرنا چاہیے ان اذکار میں جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب  
 وغیرہ میں مامورین پھر نظر کرنا چاہیے اگر سبکی اطلاق میں از قسم ریا اور بندہ اور حسد اور کینہ وغیرہ کے  
 اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقوں  
 پر اور سادہ پر پھر حکم سالک ان آداب مذکورہ کیساتھ متادب ہو گیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے  
 اشغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کیساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرے گا اور اُسکیوتائے رہنے کا کوئی مٹائی  
 سے اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل انکو بہت جانکر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسہ  
 کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ  
 عقائد اربعہ عقیدہ عضدیکہ کا واقف اور محسوس ہو اور جسکو تتبع اور علم ان کتابوں کا میر ہنودہ کسی عالم  
 سے دریافت کرے وَاللّٰهُ اعْلَمُ **ف** مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے لکھ جانکر ترک کیا  
 انکو ہم مجمل بیان کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایران کی ستر اور چہشت شہین میں اور  
 مرد و بیان ایسا ہے درج اور تقویٰ کا مراد ہو تو سالک کو مراعات ان شعبہ ایمانیہ کی ضرورت چاہیے  
 انکا بیان یہ ہے کہ خدا پر ایمان لانا اور اس کے صفات پر اور اس کے غیر کو حادث جاننا اور اس کے ملائکہ پر  
 اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور کچھلے دین ایمان لانا اور حقیقتی سے محبت رکھتی  
 اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے محبت رکھنی اور انکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم ہی میں داخل ہوا اور  
 یہ حضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کی واسطے کرنا اور ترک ریا و لاف و خفاں

ہی میں داخل ہو اور خدا سے خوف رکھنا اور اسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضاے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگی کی اور تحرم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع میں داخل ہو اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر ربیہ تلاوت کا دس آیتیں ہین اور بتوسط ربیہ سو آیتیں ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہو اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور دعا کر رہنا اور استغفار رکھ کر ہی میں داخل ہو اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور لکھی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے تطہیر ہی میں داخل ہو اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لوٹڑی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی میں داخل ہو اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور عتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالمدین یعنی ایسے ملک اور صحت کو چھوڑنا جان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہو اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور ان باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لوٹڑی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنی اور مالکوں کو لوٹڑی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان مالکوں کی اطاعت کرنی اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہو اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اطاعت میں داخل ہو اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد

۱۵ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو کَمَا جَاءُوا فِي الْحَدِيثِ لَا طَاعَةَ لِمَنْ جَاءُوا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ الْخَافِي ۱۲

۱۶ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی حفاظت کرنا جہاں ہی میں داخل ہو اور امانت کا ادا کرنا اور  
خمس کا دنیا وادے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان  
کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں  
داخل ہو مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر و اسراف یعنی  
خلافت شرع یہود و مال کو برباد نہ کرنا انفاق المال فی حقہ میں داخل ہو اور سلام کا جواب دینا  
اور چھینکے والے کو دعاے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگوں کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو لعب سے  
پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کتابہ شیخ جلال الدین نے اسی طرح شبہ ایمانیہ  
کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہو واللہ اعلم۔

## فصل چوتھی

فِي اشغال المشايخ الجيالاتية وهم اصحاب امام الطريفة شيخ ابي محمد محي الدين عبد القادر  
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وبعثہم اجمعین فیصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال میں ہو قادریہ لام طریقت  
شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے مرید ہیں خدا راضی رہے اسے اور ان کے سب تابعین سے **ف**  
مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور قروح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہو اور  
جلاس تین دیکھا مفوظ ہو اور اصل طریقہ قادریہ اس میں مفصل موجود ہو قائل ما یلقونہ اہل الجہنم یدعونہ

یعنی چھینکے والا اگر مدد کے تو یہ کہے کہ جو میں یہ حال شدہ یہ جانے یا دجیل علی الکفایہ ہو اگر فصل میں سے کوئی بھی جواب دے گا تو سب گناہوں کے اور یہی  
حکم پر سلام کے جواب کا ۱۲ ذکر جنہیں جنتی میں بدعت ہو کر کجکار ہیں ذکر جہاں پہل ذوق و فہم کے ہیں بدعت نہیں کر اور اسلئے بدعت  
ہو جائیج شیخ الفکرین ہو وکلاہیل کی لاد کا دار الاخطار واکھو وکھو اندیغہ انتہی یعنی اصل افکار میں جیکے ذکر کیا ہو اور بیکار کرنا افکار کا بدعت ہو  
جہاں کہیں بدعت کو مقلد چھوڑے ہیں بدعت سیر مادہ جوتی ہو خاکیہ یہ بات بھی فقہ کی کتابوں کی عبارتوں سے مسلم ہوتی ہو اور غایت اللسان  
تشیخ بابین بولان الجھرا لتبلیغ بدعتہ لقلہ تم اوغرا ویکہ نصرعاً وحقیقہ انتہی یعنی کار وادے ہو کر اور بدعت شہادت حق اور  
کما کفایہ شرع ہا میں ان الجھرا لتبلیغ بدعتہ فی کل وقت الا فی المواضع المستثناة یعنی غیر ساتھ کجکار بدعت ہو بدعت میں گمراہی ہو  
جیدہ میں اور نصرت کی ہو قاضیان نے اپنے قادیان ساتھ راہت ذکر جہر کے اور اتباع کیا اسکا یہ صاحب صفی نے اور قادیانی علامہ میں ہو وشیع  
الصوفیۃ من رافع الصوت والصفتی یعنی منع کیا کہ تہن صوفیہ نہ کرنے آواز سے اور زانی بجانے سے اور یہاں شیخ موصی الرحمن میں ہو  
ان رافع الصوت بالذکر ملاعۃ یعنی بلاشبہ نہ کرنا آواز کا ساتھ ذکر کے بدعت ہو واسطے مخالفت قول ماسدیم کے واذکور سبک فی نفسک  
نصرعاً وحقیقہ دون الجھن القول یعنی اور یا کرانے رب کو اپنے جہنم کو گناہ کر اور اس راہ خود کے اس سے اور کہ جہر کے قول سے اور جھو  
کہ بعض احادیث میں ذکر خیر ثابت ہو اور یہ موضع مقررہ ہے یہاں تالیف ہو جائیج ملا علی قاری کی یہ شریکہ میں ملاحظہ ہو ایمانیہ اشغال کا ذکر

لَعَالَى وَالْمُرَادُ بِهَذَا الْحَجَرُ هُوَ عَلَى الْمُفَرَّقِ فَلَا مَنَافَاةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَالَ أَرَبَعًا عَلَى الْفَسْكَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ إِلَيْكُمْ وَلَا غَلَامًا الْحَدِيثُ

سو پہلا شغل جس کو شایخ قادر یلقین کرتے ہیں ذکر الشہر ہے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے  
یہ ہے کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہ رہی اسکے جواز میں اور کمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ عندالقیار کرد اور نرمی کرو اپنی جان پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے  
ہو الے آخر الحدیث **ف** پوری حدیث یوں ہو بروایت ابو موسیٰ شہری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے

ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہو اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہو اونٹ کی گردن سے اتنی نیل  
ہو شدت قرب سے والا حق تعالیٰ جل الودید سے بھی قریب تر ہو شعر تصالی بے کیف بقیاس +  
ہست رب الناس را با جان ناس کہ ذاتی الحاشیۃ الغزیریۃ فَمِنْهُ اسْمُ الدَّائِمَةِ الصَّوْبِ كَلَامُ

وَاحِدَةٍ وَصِفَتُهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْحَجَرُ يَقْوَةُ الْقَلْبِ وَالْحَقُّ جَمِيعًا  
ثُمَّ يَكْتُبُ حَتَّى يَعُوذَ إِلَهُ نَفْسُهُ ثُمَّ يَفْعَلُ هَكَذَا هَكَذَا سُبْحَانَ ذِكْرِهِ  
کے اسم ذات ہے خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی

اور بلندی سے دل اور حلق و دونوں کی قوت کیساتھ کہے پھر پھر جاوے یہاں تک کہ فکر کی سانس اپنے  
گھٹکانے پر آ جاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَأَمَّا الصَّوْبُ فَمِنْهُ أَنْ يَجْلِسَ خُبْسَةَ الصَّلَاةِ وَيَقْرَأَ  
الْجَلَالَهَ مَرَّةً فِي الرَّكْعَةِ الْاِثْنَيْنِ وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَيَكْرِرُ ذَلِكَ بِإِصْبَعٍ وَيَتَّبِعِي أَنْ يَكُونَ

الصَّوْبُ لَا سِيَّاهُ الْقَلْبُ يَقْوَةُ وَشِدَّةُ لَيْتَا تَرَى الْقَلْبَ وَيَجْمَعُ الْخَاطِرُ خَوَافَ ذِكْرِهِ وَضَرْبِ ہر سکا طریقہ ہے کہ  
نماز کی نشست پر بیٹھے اور اہم ذات کو یکبار دہانے زانو میں اور دوسری بار زمین ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا  
فصل کرے اور مناسب ہے کہ ضرب مخصوص قلبی قوت اور غنی کیساتھ ہوتا دلیر اثر ہو اور خاطر کیسویں ہو جاوے یہ طریقہ

خاطری اور دوسو اس مندرفع ہو وَأَمَّا ثَلَاثُ ضَرْبَاتٍ وَصِفَتُهُ أَنْ يَجْلِسَ مُتَرَجِّعًا فَيَضْرِبُ مَرَّةً فِي الرَّكْعَةِ  
ل - قولہ اربعوں ای اعتدلو ایقال دبر القامة اذا كان مقتد لها ای ارفعها بجا بلا اجتناب

عن الحجر المفرط ۱۲ من مولانا عبد الغفری قدس سرہ -

اَلَيْسَ وَامْرَأَةً فِي الرُّكْبَةِ اَلْيَسْرَى وَمَوْتٌ فِي الْقَلْبِ وَلَكِنَّ التَّالِثَ اَشَدُّ وَاجْهَرُ  
 غواہ ذکر سحر بی ہوا اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار دہائے زانو میں اور دوسری  
 بار بائیں زانو میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو  
 وَاَعْلَا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصَفَتْهُ اَنْ يُّجْلِسَ مَلَرًا وَتَضْرِبَ امْرَأَةً فِي الرُّكْبَةِ اَلَيْسَ وَامْرَأَةً فِي  
 الرُّكْبَةِ اَلْيَسْرَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهُ وَلَكِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاجْهَرُ غواہ ذکر چہار  
 ضربی ہوا اسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار دہائے زانو میں اور دوسری بائیں زانو میں اور  
 تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو  
 وَمِنْهُ اَلْنَفْيُ وَالْاٰثِمَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَصَفَتْهُ اَنْ يُّجْلِسَ جَلَسَةَ الْمَسْلُوكَةِ  
 مُسْتَقْبِلَ اَيْمَانِهِ وَيَقُولُ لَا كَاَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ مَّرْتَبَتِهَا مَدَّ يَدَيْهِ سَلَعَ اِلَى الْقَلْبِ  
 الْاَيْمَنِ يَقُولُ اِلَهَ كَاَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ اَمَةِ الدِّمَاغِ ثُمَّ تَضْرِبُ اِلَا اللهُ بِاَلْسِنَةٍ وَاَقْوَى  
 وَيُلَاحِظُ نَفْسَ الْحَيَوَانِيَّةِ اَوْ الْمُفَضُّوْدِيَّةِ اَوْ اَلْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اِلَّا اللهُ تَعَالَى وَاشْبَاهُهَا تَبَارَكَ  
 وَتَعَالَى اور بچلہ ذکر چہری کے نفی اور اثبات ہو اور وہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ کا کلمہ ہو اور طریقہ اسکا یہ ہے  
 کہ بطور نماز و استقبال بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرے اور کہے کہ گویا اپنی نان سے اسکو نکالتا ہوں پھر اس کو  
 کھینچے یا تھک کر وہ اپنے منہ میں تھک پہنچے پھر اللہ کے گویا اسکو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہوں پھر لَا اِلَهَ  
 کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کے نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات  
 اسکا ذکر مقدس میں وصیان کرے **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور یا اعتبار مراتب و اکرین  
 کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منشی نفی موجود کی و  
 لَعَلَّكَ تَقُولُ مَا اَحْكَمُهُ فِي اسْتِطْرَاطِ الصَّرِيَّاتِ وَالْقَسْدِيَّاتِ وَمُرَاعَاةِ اَمَّاكِرِهَا فَاَقُولُ حَبِيبُ  
 الْاِيْمَانِ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْحَبَابِ وَالْاَصْغَاءِ اِلَى اِيْقَاعِ التَّغَابِ وَاَنْ تَدُرْفِي نَفْسِي  
 الْاَحَادِيثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوا هَذَا الْوَضْعَ سَدَّ الدَّوْجِ اِلَى غَيْرِ هَيْهَتْهُ وَلَكِنْ عَنْ خُطُورِ  
 الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلَى قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللهِ تَعَالَى اور شاید کہ تو کہے سالک کی حکمت ہو

طریقہ ذکر نفی و اثبات

ضرر بات اور تشدد عبادت کے شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہو انکے مکانات کی مراعات میں تو میں جواب  
میں کہتا ہوں کہ انسان مخلوق ہو جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آواز دہنی طرف کان لگانے  
پر اور اس پر مجبور ہو کہ اسکے دل میں باتیں اور خطرات گھوما کرین تو علمائے طریقت نے یہ طریقہ نکالا  
اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات سے روک کے آنے سے باز رکھنے کا آہستہ آہستہ  
اپنی ذات سے تعلق توڑ کر اسکا دھیان فقط اللہ پاک سے لگھا رہے مولانا حاشیہ میں فرماتے  
ہیں اور اسطرح پیشوایان طریقت نے جلالت اور ہیبت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کی ہیں مناسبات  
مخفیہ کے سبب سے بنکومر و صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہو بعضی صورت میں کسر  
نفس ہو اور بعضی علم میں خشوع اور خضوع ہو اور بعضی میں جمعیت خاطر اور دفع دوسروں ہو اور  
بعضی میں نشاط ہو اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کڑے کڑے پر ماتھہ کھڑکھڑے  
ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہو اس واسطے کہ ایسے ہیبت میں اکثر کاہلی اور قوت نشاط ہو تا ہو  
اور وہ منافی ہو سرگرمی عبادات کا تو اسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات  
سیئہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں **وَيُثَبِّتُ أَنْ يَجْمَعَ أَهْلُ السُّلُوكِ حَلَقَةً بَعْدَ  
التَّغْيِيرِ وَالْمُكْرِمَاتِ كَرَمُونَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى وَجْهِ الْجَمْعَةِ فَتَعْلَمُ ذَلِكَ قَوْلُهُ لَا تُوَحِّدُنِي أَوْ حَلَقَةً**  
اور لائق ہو کہ اہل سلوک جمع ہوں حلقہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الہی کرنے کی واسطے بطریق جمعیت  
کے کہ اس اجتماع میں قوامہ میں جو تہائی میں حاصل نہیں ہوتے **فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ أَنَّ هَذَا  
الَّذِي كَرِهَ الْجَمْعَ وَشَوَّهَهُ فِيهِ قَوْلُهُ أَمْرًا لِدِكْرٍ الْحَقِّ وَالْمُؤَامَلَةِ مِنْ هَذَا الْأَنْبَاءِ مَعَاثُ  
الْشُّوقِ وَالْطَّلِبَاتِ أَنْ تَلْبَسَ بِاسْمِهِ وَتَتَقَاءَ أَحَادِيثَ النَّفْسِ وَتُتَارَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى كُلِّ  
كَامِنَةٍ بِحَرِّ قَلْبٍ بِرَأْسِ ذِكْرِ حَلِي كَأَثَرِ ظَاهِرٍ وَرَأْسِ لُورِ اسْمِ دُكْحَانِي دَسْ تَوَكُّدِ حُرْفِي كَالْحَكْمِ كَمَا  
جَاوَسَ أَوْ ذِكْرِ حَلِي كَسْ أَثَرِ سَبْعِ انْبِعَاطِ شَوْقٍ مَرَادٍ بِعَيْنِي شَوْقٍ كَالْبَهْرِ نَارٍ وَرَأْسِ لُورِ اسْمِ دُكْحَانِي  
نَفْسٍ بِعَيْنِي دَسْ أَوْ سَاوَسَ كَمَا وَرَدَ بُونَا وَرَحْمَتِي كُوَاكِبِي مَسَاوِي مُقَدِّمِ رُكْحَانِي وَرَأْسِ لُورِ اسْمِ دُكْحَانِي**  
لہ کیونکہ یہ ہمارا نام ہے حضرت رحمت اللہ کے حامل کرنا چاہیے علم و فن و نفاذ آداب میں جو ہفتہ ہفتہ بقون کلام اسرار و حروف غریبہ کتب میں کیا

فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْفَ أَنْجَحَ الْأَوَّلَ مَعَهُ فَقَدْ فِيمَا لَمْ يَطْلُبْ أَسْلَفَهَا وَتَمَّ عَلَى ذَلِكَ  
 سَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثِينَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يَشَاهِدُ فِيهِ كَأَنَّهُ فُجَّاهُ سَوَاعٍ كَانَ غَلِيًّا أَوْ زَكِيًّا أَوْ جَو  
 شخص مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن میں چار ہزار بار ساتھ تقدیم ان شرطوں کے جبکہ ہم اول  
 مذکور کر چکے ہیں اور دو مہینے یا ماہ اندر اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اس میں یہ اثر اللہ شہادہ کر گیا خواہ  
 ذکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم وَاَلَّذِي كَفَى فِئْتَهُ اسْمُ الذَّاتِ مَعَ أَعْمَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهُ أَنْ  
 يَغْفِرَ عَيْنَهُ وَيُصَمِّ شَفِيقَهُ وَيَقُولَ لِسَانِ الْقَلْبِ اللَّهُ سَمِعَ اللَّهُ بِصِيرٍ اللَّهُ عَلِيمٌ كَأَنَّهُ  
 يَخُجَّجُ مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى صَدْرِهِ وَمِنْ صَدْرِهِ إِلَى دِمَاعِهِ وَبَيْنَ دِمَاعِهِ إِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَلِيمٌ  
 اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ سَمِعَ اللَّهُ بِصِيرٍ اللَّهُ عَلِيمٌ كَأَنَّهُ يَخُجَّجُ مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى صَدْرِهِ وَمِنْ صَدْرِهِ إِلَى دِمَاعِهِ وَبَيْنَ دِمَاعِهِ إِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَلِيمٌ  
 فَهَكَذَا وَهَكَذَا وَمِنْ أَهْلِ هَذَا الشَّانِ مَنْ يَرِيدُ اللَّهُ قَدِيرٌ أَوْ مُجَلِّدٌ وَخَفِيٌّ تَوَسُّعُ ذَاتِ هُوَ  
 اور ان صفات کیساتھ جو حصول میں اور طریقہ اسکا یہ ہو کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں لبوں کو  
 بند کرے اور وکی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا آنکھ اپنی ناف سے نکالتا ہو اپنے سینے تک  
 اور اپنے سینے سے نکالتا ہو اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہو عرش تک پھر یوں کہے اللہ علیم اللہ  
 بصیر اللہ سمیع اترتا ہو ان ہی منزلوں پر جیسا کہ انہی چڑھا تھا اور جب بدرجہ توبہ ایک دورہ ہوا پھر کی طرح  
 بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعض لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں **ف** توضیح الکی یوں ہو کہ  
 اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینہ تک چڑھے اپنے تصور میں پھر اللہ بصیر مگر سینے سے دماغ تک پہنچے  
 پھر دل سے اللہ علیم مگر عرش تک پہنچے پھر ہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم  
 کشا ہوا عرش سے دماغ پر پھر سے اور اللہ بصیر مگر دماغ سے سینہ تک پھر اللہ سمیع کہتے ہیں  
 نان تک پھر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار زبان تک  
 پہنچے اور جوہی بار عرش تک وَفِيهِ النُّقْطَةُ الْكَلِمَاتُ وَصِفَتُهُ أَمَّا الَّذِي كَرَّمَانِي الْجَهْرُ وَمَا  
 بِأَنْ يَكُونَ مُتَبَيِّنًا مَطْلَعًا عَلَى الْفَاسِقَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْفَسَقُ بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ  
 وَإِلَّا حَتَّى قَالَ مَعَ خُورِجِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ كَأَنَّهُ

بیان خارجی الہی الخلد و در قادریہ



وَهَذَا يَأْكُلُ الْفَاسَ وَلَهُ أَثَرٌ عَظِيمٌ فِي نَفْسِ الْخَوَاطِرِ وَذَوَالِ حَيْثِ النَّفْسِ أَوْ يَنْجِلُ ذِكْرُ خَفِيِّ نَفْسِ  
 اَوْدَانِ ثَبَاتِ هُوَ اَوْ طَرِيقِ اسکا یا اسطرح ہر جو ذکر حلی میں مذکور ہو چکا یا اسطرح ہر جو کہ ذکر بیدار اور ہوشیار  
 ہو جاوے اپنے و موثر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اس کے  
 باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان سے کہے لا الہ پھر جب سانس اندر کیو جاوے خود بخود تو اندر جانے  
 کے ساتھ ہی اَللّٰہ کے طریق کے بزرگوں نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس الفاس ہے اور اس کا بڑا  
 اثر ہے نفی خطرات اور وسوس کے دور ہو جانے میں چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے شعر اگر تو پاس واری  
 پاس الفاس ہے بسلطانی رساندت ازین پاس شعر تا بجاروب لا تروبی راہ نہی و مقام الاسر  
 رباعی در ذات مقدس کسی براہ نیست در عین جلال معکس اگر نیست یہ سرمایہ رہروان کہ پیش  
 طلبندہ جز گفتن لا الہ الا اللہ نیست فَاِذَا ظَهَرَ أَثَرُ ذِكْرِكَ خَفِيَ وَشُجُوهُدِ فِي الطَّالِبِ لَوْ كَا  
 اَمِكْرًا لِمُرَاقَبَةٍ وَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا اَلَا تَرَى اَشْتَوْقُ وَغَلْبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عَيْنَانِ  
 عَزَمَتِي إِلَى الْفِكْرِ وَانْثَارُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهَمَّةِ عَلَى طَلِبِهِ وَوَجْدَانُ الْحَلَاوَةِ  
 فِي السُّكُوتِ وَانْفِرَاجُ عَيْنِ الْكَلَامِ وَلَا شُغْلًا بِأَمْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر  
 ہو اور طالب میں اس کا نور معلوم ہو تو اس کو مراقبہ کرے کہ امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہو اور  
 غالب ہو نامحبت الہی کا اور غریت کی باگ کا پھر ناظر کی جانب اور تھرم شدہ عجز کی اور جت کا جم جابجا  
 کی طلب پر اور حلاوت پانچ رہنے میں اور گفتگو اور شغال مردیادی سے نصرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ  
 فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلَى الْوَجْهِ كَثِيرَةٌ يَجْمَعُهَا امْرُؤٌ وَهُوَ يَتَلَفَّظُ بِأَمْرٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَحَلَّى فِي  
 الْجَنَانِ وَيَقِفُهُمْ مَعْنَاهَا فَمِمَّا خَبِرَ اَلَمْ يَتَوَصَّرْ كَيْفَ هَذَا الْخَلْعُ اَوْ مَصُورَةٌ مُحَقَّقَةٌ ثُمَّ  
 يَجْعَلُ الْخَاطِرَ عَلَى تِلْكَ الصُّورَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطَرٌ سِوَاهَا حَتَّى يَحْقُقَ الْاِسْتِغْرَاقُ  
 فِيهَا وَتَوَعُّدُ دُھولِ عَنَّا سِوَاهَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہوا اور  
 جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اس کا  
 دل میں خیال کرے اور اس کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ دعا کیونکر ہو اور کسی تحقیق

اور ثبوت کی کیا صورت ہو پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح ہر کہ سوائے اس کے کوئی  
 خطرہ نہ آوے بیان تک کہ اس میں استغراق تحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا  
 سے حاصل ہو مترجم کتباہ خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے اسکے  
 کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اس کو مراقبہ کہتے ہیں وَالْأَصْلُ فِيهَا قَوْلُهُ أَصْلُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِحْسَانُ  
 أَنْ تُكَلِّمَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَلِكْ تَرَاهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَرَاكَ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث  
 ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اسکو دیکھ  
 رہا ہو سوا اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہو فَبِنَظَرِ السَّالِكِ اللَّهُ حَاضِرِي  
 اللَّهُ نَاطِرِي اللَّهُ مَعِيَ أَوْ يَخْتَلِي فِي الْإِحْسَانِ ثُمَّ تَصَوِّرُ مَحْضُورَكَ تَعَالَى وَالنَّظَرَ وَالْمَحِيطَةَ تَصَوِّرُ  
 أَحَدًا مُسْتَقِيمًا مَعَ تَنْزِيهِهِ عَنِ الْجَهَةِ وَالْمَكَانِ حَتَّى لَا تَسْتَعْرِفَ فِي هَذَا النَّصْرِ تَوَابِي زَبَانٍ سے  
 کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظر ہی اللہ معی یا اسکو دین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری  
 اور نظر اور اسکی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اس ذات نقہر کے  
 جہت اور مکان سے یہاں تک کہ تصور کو جاوے کہ اس میں دو بجاوے اَوْ تَصَوِّرْ كَمَا وَهُوَ مَعْلَمٌ أَيْمَا كُنْتُمْ  
 تَصَوِّرُوهُ مَعِيته قَائِمًا وَقَاعِدًا وَمُضْطَجِعًا فِي الْحُلُوةِ وَالْجَلُوةِ وَشَاغِلًا وَاللَّذِيهِ يَأْسُ آيَتِ كَا  
 تصور کرے وَهُوَ مَعْلَمٌ أَيْمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اسکے ساتھ ہونے  
 کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور نہنائی اور لوگوں کی ملاقات میں اور تنہائی اور بیکاری میں  
 اَوْ تَلْقَظْ أَيْمَا تَوَافَلَكُمْ وَجْهَ اللَّهِ أَوِ الْوَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرِي أَوْ تَحْمِلْ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ أَوْ  
 وَاللَّهُ يَنْشِئُ مَحِيطًا أَوْ أَنْ مَعِيَ رَبِّي سَيِّدِي أَوْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهَذِهِ مَرَاتِبُ  
 مُصَيَّدَةُ لِقَائِ الْوَلَدِ بِاللَّهِ غُزُوحًا يَأْتِ آيَتِ پڑھے کہ اَيْمَا تَوَلَّوْهُ فَلَمْ تَصِفْهُ اللَّهُ لَيْمِي جِدْهُ تَوَجُّهٌ بَرُّ تَوَدُّهُ  
 اللہ کی ذات سے یہ آیت پڑھے اَلَمْ نَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرِي یعنی انسان نہیں جانتا کہ اللہ اسکو دیکھتا ہو یا اس  
 آیت کو مراقبہ کرے مَحْضُورًا قَرِيبًا إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم قریب ترین انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت  
 کا تصور کرے وَاللَّهُ يَنْشِئُ مَحِيطًا یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہو یا اس آیت کا دھیان کرے

مراتب تصورات مبارک و عظیم

طریق ہمیت

اقسام مراقبہ و تہجد

اِنَّ مَعِيَ رَحْمَةً سَيِّدَايَ عِنِّي الْمُبْتَغِي رَبِّ مِيرَ اب مِيرَ سَاثَ بِرُودَ اب مَجْزُ كُودَا بِت كَرِگَا بِس آیت کا مراقبہ  
 کرے ہو الاول والاخر والظاهر والباطن یعنی حق تعالیٰ اول ہر اس سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہر جو  
 بعد فنا سے عالم باقی رہے گا ظاہر ہر باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہر باعتبار اپنی ذات کے کہ اسکی  
 حقیقت کوئی نہیں سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں وَمَا  
 الْمُقِدُّ يُقَطِّعُ الْعَلَاقَ وَالْجَزُّ النَّامُ وَالْمُخَوِّفُ كُلُّ مَنْ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَيُفِي وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ  
 وَالْإِكْرَامِ وَصِفَتُهُ أَنْ تَتَوَرَّقَ نَفْسُهُ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذَرُّهُ الرِّيحُ وَالسَّمَاءُ قَدْ شَقَّتْ  
 وَكُلُّ شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيْبُهُ وَهَيْئَتُهُ وَتَتَوَرَّقُ اللَّهُ بِأَقْيَامٍ مَوْجُودٍ أَصِفَةُ عَلَى هَذَا التَّصَوُّرِ  
 مَلِيًّا فَإِنَّهُ لَيَمِيدُ الْمُخَوِّكَ أَوْ رُوهُ مَرَاقِبَهُ جَوْطِ عِلَاقٍ أَوْ بِرُودِ مَجْزُ وَهُوَ جَانِ أَوْ بِرُودِ مَشُوشِ أَوْ رُفَا  
 کے یہ مفید ہر وہ مراقبہ اس آیت کا ہر کُلُّ مَنْ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَيُفِي وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ  
 وَالْإِكْرَامِ یعنی جو زمین پر ہر وہ نیت دنا بود ہونے والا ہو اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑی  
 اور بزرگی والا ہو اور اسکے مراقبہ کا طریقہ یہ ہر کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا اور پری راگھ ہو گیا جس کو  
 ہوا میں اڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل منگنی اور لٹہر کو باقی  
 اور موجود و دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نستی اور نابودی کو مفید ہوگا **ف**  
 ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المؤمنین علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ  
 مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِىْ سَبِيْلِكَ ذَا كَرِّ يَ اِهْدِنِيْ  
 هَذَا بَيْنَاكَ الطَّرِيْقَ فَاِنَّ سَبِيْلَكَ اِذَا سَلَّمْتُمْ عِنِّيْ اَوْ عَلٰى كَافِرٍ وَنَدَا بِكَ بِرَأْسِ رَأْسٍ رَاسًا  
 اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت نے امیر المؤمنین سیار علیا کو  
 وہ طریقہ سکھایا جس سے تدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان ہوتا جاوے تو اس کو  
 یاد رکھنا چاہیے کہ اِنِّىْ اَكَاشِيَةُ الْعَزِيْزَةِ وَكَذٰلِكَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ هُوَ مَوْتٌ مِنْهُ فَاَتَ هَذَا  
 مَلَايِكَتُكُمْ اَيُّهَا لَكُمْ اَيُّدِرْ كُمْ الْمَوْتُ وَكُلُّكُمْ فِىْ بَرْدٍ مُّشِيدٍ اور اسی طریقہ مذکور سے  
 اس آیت کا مراقبہ نستی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ اَخْرَاجُ تِلْكَ عِنِّيْ مَقْرَبُ مَوْتٍ سے کہ تو جانتے

راہِ شفاء

ہو وہ تم کو ملنے والی ہر جان کہیں کہ تم ہو گے موت تم کو بالیگی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون  
میں ہو قیاد اظہر لا اثر الموت اہلک فی الطالب و شوحہد نورہ اھو یا توحید الا خفا کی پھر جب  
اثر مراقبہ کا طالب حق میں ظاہر ہو اور اسکا نور مشاہدہ ہو تو اسکو توحید واقعی کا امر کیا جاد سے  
ف توحید واقعی یہ ہے کہ ہر فعلی کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زیادہ و غم سے تاکہ غیر حق سے  
ذخوف باقی رہے نہ توقع سعادت سے فرمایا شعر درین نوع از شرک پوشیدہ است نہ کہ زیدیم یا شیخ  
و عمرو محبت و اعلم ان الشایع علیہ الصلوٰۃ والسلام رکب و حشد علی امینین علی  
الذکر و الموادمینہ ما تہظیہ و علی الفکر و الموادمینہ المراقبہ اور جان رکھ اور  
مخاطب کہ شایع علیہ الصلوٰۃ و السلام نے دو چیز پر ترغیب اور آمادگی و لائی ایک ذکر پر اور  
مراد ذکر سے وہ ہر جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے فکر پر اور اس سے مراقبہ پر قال بعض  
المشاہد مہاجر بنا لیسف الوقایع الایۃ علی ما ہی علیہ ان یعتکف الطالب فی  
خلوۃ و یغسل و یلبس احسن لباسہ و یطیب و یجلس علی السجۃ دلا و یضع  
مصحفا مفتوحا علی یمینہ و مصحفا مفتوحا علی شیارہ و مصحفا کذاک بالین یدئیہ و مصحفا  
کذاک خلقہ ثم یدعی عواذ اللہ ان یالسف علیہ الوقایع الفلانیۃ بحمدہم ثم یشروع فی اسمہ الذات  
میں علی بعض العین فیصرف مرقۃ فی المصحف الایمن و مرقۃ فی الایسر و مرقۃ خلف مرقۃ بین یدئیہ  
تحت یحدی نفس الشہو لھا و نور او یواطی علی ذلک مبعۃ ایاہ و نحو کھا مع الخلوۃ فانہ یلکشف  
علیہ الکتبۃ قلت ہذا ما قبل و فی قلبہ منہ شئی لما فیہ من اسأۃ الا حب بالمصحف بعض  
شاہ نے کہا جسکا ہنر تجربہ کیا ہو و قال آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہر کطالب خلوت میں  
اعتکاف کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور صلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے  
دائیں رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائیں رکھے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے  
پچھے رکھے پھر حق تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلا نے واقعے کو اپنا نظر پر کر دے پھر اسم فات کے ذکر  
میں شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایک بار وہ اپنے مصحف پر ضرب لگاوے اور کیا یا میں پر

اثر مراقبہ کشف وقایع آئندہ

اور ایک بار پیچھے اور ایک بار آگے ضرب لگا دے یہاں تک کہ اپنے دلمین کشائش اور نور کو پاوے اور سات  
 دن مانند اس کے سپرد اومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف حال ہوگا مین کنتہون کہ ایسا  
 کچھ کہا ہو کہنے والوں نے اور میرے دلمین اس سے کچھ تر و درو ہو واسطے کہ مین بے ادبی ہو مصحف  
 مجید کے ساتھ وَالَّذِي اخْتَارَ سَيِّدِي الْوَالِدِي هَذَا الْكَبَابِ اَنْ يَذْكُرَ اللهُ تَعَالَى بِهَذَا  
 الْاَسْمَاءِ يَا عَلِيْمُ يَا مَبِيْنُ يَا خَبِيْرُ مَعَ مَرَاتِ الشُّرُوطِ الْمَذْكُوْرَةِ اَمَّا كَمَا وَفَّقْنَا  
 فِي الذِّكْرِ لِقَوْلِهِ قَا حَايَةً اَوْ بَشَلَتْ مَهْرِيَا ت وَاللهُ اعْلَمُ اَوْ قَدْ رَيْنَدِيْن جَوَاقِفِ  
 ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہو وہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان ہمارے شلے سے علیم مین  
 یا خیر شرط و مذکور کی مرعات کے ساتھ یا شرط جیسا ہننے ذکر کی ضربی مین بیان کیا ہو یا شرط  
 جیسا ذکر سے ضربی مین واللہ علم **ف** مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلوت اور لباس غسل  
 اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدوں مصاحف کے رکھنے کے مراد ہو و قَا لُوا اِمَّا حَيَاتُ الْكُشْفِ  
 الْاَرْوَاحِ بِهَذِهِ الشُّرُوطِ الْمَذْكُوْرَةِ اَنْ يَضْرِبَ فِي الْحَاثِبِ الْاَمِيْنِ سُبُوْحُوْهٖ فِي  
 الْاَمِيْنِ قَدْ وُضِعَ فِي السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَفِي الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اَوْ شَلْخِ قَادِرِيْنے کہا ہو کہ  
 جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا محبوب ہو شرط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہو کہ داہنے طرف سُبُوْحُ  
 کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان مین رب الملائکۃ کی ضرب لگا دے اور  
 دل مین والروح کی وَلِتُخَصِّلَ الْاُمُوْرَ الْمُعْمَلَةَ الصَّحِيْحَةَ بِهَذِهِ الشُّرُوطِ اَنْ يَصِلَ فِي اللَّيْلِ  
 مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ فِي الْاَمِيْنِ يَاحْتِیْ وَفِي الْاَمِيْنِ يَا وَهَّابُ لِيَعْمَلَ ذَالِكَ الْاَفْ مَرَّةً  
 اور امور ہر مشککہ کے حاصل کرنے کے واسطے ان ہی شرط مذکورہ کیساتھ یہ طریقہ ہو کہ تہجد کی نماز پڑھے  
 جب قدر اسکے واسطے مقدور ہو پھر وہی طرف یا حی کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف یا وہاب کی  
 طرح نہزار بار کرے وَلَا تَشْرَاحِ الْحَاظِرُ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ يَضْرِبَ اللهُ فِي الْقَلْبِ وَلَا إِلَهَ

۴۱

برائے شلخ خاطر و دفع بلا و شفاء



حُبِّ اللہ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مر گیا و قالوا اجاباً علیٰ الی التبی من اللہ علیہ وسلم  
 فقال یا رسول اللہ ولنی علیٰ اشرب الطرق الی اللہ و افضلها عند اللہ و اسهلها  
 لیطارد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلو  
 فقال علی کرم اللہ تعالیٰ و جہہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم غفص عینیک و اسمع منی ثلث مراتب فالتفتی صلی اللہ علیہ  
 وسلم قال لا اله الا الله ثلاث مراتب ثم قال علی کرم اللہ و جہہ لا اله الا  
 الله ثلاث مراتب و التفتی صلی اللہ علیہ وسلم سمع ثم لقن علی کرم اللہ و جہہ الحسن  
 البصری و هكذا حتی وصل الینا و هذا الحدیث ائمتنا و حدنا عندہ و لا یستأج و  
 علی قوانین اہل الحدیث فیہ بحث طویل اور مشائخ حشیشیہ نے فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھ کو راہ بتائیے جو بہ راہوں  
 سے زیادہ تر قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اس کے بندوں پر  
 آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت  
 میں سو علی کرم اللہ و جہہ نے کہا کیونکہ ذکر کروں یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر اور  
 مجھے سن میں بارہ سو آنحضرت نے میں بار فرمایا لا اله الا الله اور علی مرتضیٰ سنتے تھے  
 پھر علی مرتضیٰ نے میں بار لا اله الا الله کہا اور آنحضرت اسکو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے  
 یہ طریقہ حسن البصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد برشدیم تک پہنچا مصنف نے فرمایا  
 کہ اس حدیث کو تو ہم نے فقط ان مشائخ حشیشیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قونین برہمین  
 طویل بحث ہو مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہو کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہو  
 اور بہ شدت منقطع ہو اس واسطے کہ ملاقات حسن البصری کی علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت  
 نہیں اور رکاکت الفاظ اسیر علاوہ مترجم کہتا ہوں فی الواقع کتب ہما و الرجال سے اقبال اس  
 روایت کا شکل ہو لیکن اولیائے حشیش رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو تقضی ہو لہٰذا اس حدیث کو

پایہ اعتبار سے بشبہ انقطاع ساقط نہ کیے اس واسطے کہ امام عظیم البخینہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بشرط عدالت روات حدیث مرسل بھی حجت ہو واللہ اعلم فاذا اراد ان یلقن تلبیہ اموہ ان یصومہ یوما فان کان یوما نحس فہو اول ثمر یا مریہ یا لا یستغفر عشر مائدات والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تلے ایقول فی محکم کتابہ فاذا کرم اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبکم و ما جہد ان لا یاتی علیک زمان الا و انت ذاکر و اعلم ان قلبک موضع تحت نذیک الا یتربا بصعبین علی صورتہ نہو اللہ تعالیٰ فی باب نوقانی جو باب محتانی پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنے کا تو اس کو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر بخشنہ کے دن ہو تو بہتر ہے پھر اس شخص سے امر کرے اس باب استغفار کرنے کو اور اس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی مضبوط کتاب میں فاذا کرم اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبکم یعنی اللہ کو یاد کرو طرے اور بیٹھے اور لیٹے سوتا ہر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدوں ذکر کے تجھ کو نہ گزرے اور معلوم کر اسے طالب کتیرا دل رکھا ہے تیری بائیں چھاتی کے نیچے دو انگلی پر بصورت شکوہ چلوڑہ کے اور اس کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا **ف** مصنف نے حاشیہ میں فرمایا کہ باب نوقانی سے وہ مراد ہے جو جس سے ملا ہے اور باب محتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے اما الباب النوقانی فقہہ بالذکر الجلی فاما المحتانی فقہہ بذکر الخفیہ دل کے اوپر کے دروازے کی کشائش تو ذکر جلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازے کی کشائی ذکر خفی سے ہوتی ہے فاذا اردت الذکر الخفی فاجلس متربعاً و خذ العرق الذی یمشی کیا اس باب بھام قدیم الیومی و الی یکنما و سمعت سیدی الوالد قدیس سرہ ایقول ہر عرت فی بطن الرکبہ مضبوط من جانب الفخذ و اخذہ بحدۃ الکیفۃ فید فی الحواط و جمیع اللغۃ و یسجن القلب سجنیاً عجیباً پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو پیٹھا کر کر اس رگ کو جو کیا کلاس نام ہے اپنے

۱۲۔ کتبِ اُفت سے معلوم ہوا کہ جلیغوزہ چیر کے درخت کو کہتے ہیں اسی درخت صنوبر ہم نام لکھنؤ نے صنوبر درخت سرو نام کو بھی کہا ہے ۱۲۔



و اہنے پانوں کے انگوٹھے اور پیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے  
سنا کہتے تھے کہ گنیاس وہ رگ جو زانو کے تلے ران کی جانب سے اترتی ہو اور اس کا اس طرح  
سنے پکڑنا نفی و ساوس اور جمعیت بہت کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہو عجیب گرمی کے ساتھ  
وَأَخْلِسَ جَلْسَةً الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيمَةِ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِأَشَدِّ  
وَأَمْدٍ وَإِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَأَخْرَجَ لَفْظَةً لَا مِينَ السَّيِّئَةِ وَأَمْدُ دَهَا  
إِلَى الْمُنْكَبِ لَا مِينَ وَلَفْظَةً إِلَهٍ مِنْ أَمِّ الدَّيْمَانِ تَسْتَبْرِئُ بِذَلِكَ أَنْفَكَ أَخْرَجَتْ حُبَّ مَنْ  
سَيُومِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ بَاطِنِكَ وَالْقَيْدَ خَلَقَكَ فَتَلَفَّسَ نَفْسًا أَخْرَجَ صَرْبَ إِلَّا  
اللَّهُ فِي الْقَلْبِ بِالشَّدَةِ وَالْقُوَّةِ اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے رو قبلہ حضور دل سے  
بہت کو جمع کر کے پھر کہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے  
نکال کر اور لفظ لا کاف سے نکال اور اس کو بھیج دہنے مونڈھے تک اور لفظ إِلَه کا دماغ کی چھلی  
سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اس کو اپنی  
بیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو دل میں سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر  
يَكْرِضُ الْمُنْتَبِي نَفْيَ الْمَعْبُودِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْمُتَوَسِّطِ نَفْيَ الْقَصُودِيَّةِ  
وَالْمُنْتَبِي نَفْيَ الْوُجُودِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے  
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ لَا عَظَمَ فِي هَذَا الَّذِي جَمَعَ الْحَقِيقَةَ  
وَفَهْمَ الْمَعْنَى وَيَنْبَغِي لِصَاحِبِ الدِّينِ أَنْ لَا يَقْلِلَ الطَّعَامُ جِدًّا أَبْلَ يَكْفِيهِ أَنْ تَخْلَى  
رُجْعَ الْمُعْدَةِ وَيَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا مِنَ الدَّهْنِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ اور شرط اعظم  
اس ذکر میں بہت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہو اور ذکر چلی کرنے والے کو لائن یہ ہو کہ کھانے کو نہایت  
کم نہ کرے بلکہ اس کو کافی ہو کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہو کہ کچھ چکنا چکی کھایا کرے تاکہ  
اس کا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَإِذَا ارْتَدَّتْ يَأْسُ أَنْفَاسُ تَكُنْ مُسْتَبْقِيَةً  
سے ظاہر لا بتلا سے عبارت عربی پر ہرگز ہرگز معنی اور اس سوتر دیکھئے وَا نَقَطَ لَفْظَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ لَفْظَ تَبَرُّكِ لَكَا كَفَا  
کرتا تھا اس مطلب کے لیے کہ جو ترجمہ نے بیان فرمایا کہ وَا نَقَطَ لَفْظَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ لَفْظَ تَبَرُّكِ لَكَا كَفَا

وَاتَّقَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفْسُ فَقُلْتُ مَعَ حُرُوجِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَخَرْتُ بِمُحَبَّةِ  
 كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللَّهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ النَّفْسُ قُلْتُ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللَّهُ كَأَنَّكَ  
 تَدْخُلُ وَتَبَيَّنَتْ مُحَبَّةُ اللَّهِ فِي قَلْبِهِ أَوْ رَجِبَ أَنْ تَوَاسَلَ بِاسْمِ نَفَاسِ الْإِرَادَةِ كَرِهَ تَوَسُّلاً أَوْ  
 ابْنِ دُمُورٍ وَاقِفٌ يُوَجِّهُ بِحَرَبِ دَمٍ بَاهِرٍ كَوْنَهُ زَوْجُكَ تَكُنْ كَيْسَ تَهْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ كَوْنُ بَاهِرٍ حِينَ كَرِهَتْ تَوَسُّلاً  
 خَدَاكَ ابْنِ بَاطِنٍ سَمِعَ كَلَامَهُ أَوْ رَجِبَ دَمٍ أَمْرٍ كِي طَرَفَ آتَى تَوَاسَلَ دُخُلَ هُوْنِ كَيْ سَاحَرُ الْإِسْلَامِ  
 اللَّهُ كَرِهَ كَوْنُ تَوَاسَلَ أَوْ رَجِبَ أَلَمِي كَوْنُ بَاهِرٍ ابْنِ دَمٍ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا لَأَعْظَمَ رُبُّهُ  
 الْقَلْبُ بِالشَّيْءِ عَظِيمٍ وَصَفِ الْحُجَّةِ وَالْعَظِيمِ وَمَلَكُوتِهِ صَوْرَتُهُ قُلْتُ إِنَّ اللَّهَ لَعَالَمٌ  
 مَطَاهِرٌ كَثِيرَةٌ فَمَا مِنْ عَالِمٍ غَيْرِكَ أَوْ كَلِمَةٍ إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحَدِّهِ مِمَّا هُوَ مَعْبُودٌ إِلَهُ  
 فِي صُورَتِهِ وَلِهَذَا أُنْزِلَ الشَّعْرُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَلَا اسْتَوَاءٍ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ فَلَا تَبْصُرْ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ  
 قِبْلَتِهِ وَسَأَلَ جَابِرِيَّةً سَوَاءً فَقَالَ آمَنَ اللَّهُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَسَأَلَهَا مَنْ إِيَّاهَا سَأَلَ بِأَعْيُنِهَا  
 نَعْنِي اللَّهُ أَمْرُكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَيْلَتَكَ أَنْ لَا تَتَوَحَّجَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ وَلَا تَرْجِعْ قِبْلَتَكَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ  
 وَكُونُوا تَوَحَّجُوا إِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرُ التَّوْحِيدِ وَصْنُهُ عَلَيْهِ وَهُوَ أَهْلُ الْوَيْلِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ الْفَرَأَفُ  
 بِالتَّوْحِيدِ إِلَى الْفَصْلَةِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ كَالْمُرَاقَبَةِ بِهَذَا الْحَدِيثِ

شاخِ حشیشہ نے فرمایا ہر کہ رکنِ عظیمِ دل کا لگانا اور کانٹھنا ہر مضر کیساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر  
 اور اسکی صورت کا ملاحظہ کرنا میں کہتا ہوں حقیقتی کے مظاہر کثیر ہیں جن میں کوئی غائبہ غیبی ہو  
 یا ذکی مگر کہ اس کے مقابل ظاہر ہو کر اس کا معبود ہو گیا ہو بحسب مرتبہ جس کے کہ اور اسی ہمد کے  
 سبب سے رو بقبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرع میں نازل ہو ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے زیتھو کے اوسط کے استواء علی العرش  
 اس کے درمیان اور اس کے قبلہ کے درمیان میں اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا  
 کہ اللہ کمان ہو لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں

تو اس نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اسکی یہ کہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہوں پس فرمایا آپ نے کہ یہ ایماندار ہو  
تو آخری سال تک تجھ پر کچھ مضائقہ نہیں ہمیں کہ تو متوجہ نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل لگا دے مگر  
اسی سے اگرچہ ہر عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اس نور کا تصور کر کے جسکو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہو  
اور وہ نہایت روشن رنگ ہو جائے کے رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہو کر یا پچھنی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انکی طرف اشارہ کیا ہو تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **فصل** صنف  
نے حاشیہ میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہو تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب  
اسکو ادراک کرتا ہو مترجم کتابہ تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتاب صوفیہ میں فصل مذکور ہر سال  
مختصر لائق اسکی تفصیل کے نہیں فَاذْ اَنْتُمْ اَطْلَابُ يَوْمِ الدِّارِ كُنَّا مَرَّةً بِالْمُرَاقِبَةِ وَهِيَ  
مَشَقَّةٌ مِنَ الْقَرِيبِ سُمِّيَتْ بِهَذَا الْاِسْمِ لِانِ الطَّالِبِ يُرَاقِبُ قَلْبَهُ اَوْ يَرَاقِبُ اللهَ لَمَّا  
اَنَّ اللهَ يَرَاقِبُهُ فَيَقُولُ بِلِسَانِهِ اَوْ يَحْتَمِلُ قَلْبُهُ اللهَ حَاضِرِي اللهَ نَاطِرِي اللهَ شَاهِدِي  
اللهَ مَعِي اَوَّلًا اِنَّهُ يَكُنْ شَيْءٌ مُحِطًا وَكَانَتْ حَاضِرِيَّتِكَ دَبْنِ الْقِبْلَةِ شَاهِدًا بِحَرَبِ طَاب  
زنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اسکو مراقبہ کرنا امر کرے اور مراقبہ قریب یعنی محافظہ اور  
نگہبان سے مشتق ہو اسکا نام مراقبہ ہوا اسے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات میں اپنے دل  
کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہو یا بعضے مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقبہ ہوتا ہو جیسا اللہ تعالیٰ کی  
حفاظت کرتا ہو تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے  
اللہ شاہد ہے اللہ معی یا ہکا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهُ يَكُنْ شَيْءٌ مُحِطًا لِنِعَةِ اَكَاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہو یا  
اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہو تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تو اسکو شاہد  
کرتا ہو قَالَ الْمَشَاقِقُ مَنْ ارَادَ الدُّخُولَ فِي الْاَلْبَيْتِ يَلْزَمُهُ مَرَاغَاتُ اُمُورٍ دَوَامُ اَلْقِيَامِ وَ  
دَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيلُ الْكَلَامِ وَالتَّعَامُّوُ الْمَنَاجِدِ وَالتَّحِيَّةُ مَعَ الْاَنَامِ وَالتَّوَلُّدُ عَلَى الْوُضُوْءِ فِي  
حَالَاتِ الْيَقَظَةِ وَعَيْنُ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ اَشْيَاءِ عَالَمِ الدَّوَامِ وَتَرْكُ الْعَقْلَةِ رَامَا حَتَّى تَكُونَ  
۱۷ مراد حدیث سے یہی حدیث ہو جا بھی اور گزری اِذَا صَلَّيْتَ اَحْلَا كُمُ فَلَا يَكُفُّنَ قَبْلَ وَجْهِهِ الْحَدِيثُ بَارِق

عَبْدُكَ هِيَ امْرَأَةٌ اَدْخَلَ فِي الْحَجَرِ تَوْبَةً رَحِمَهُ الْيَسْبُ تَعُوذُ سَمِي وَهِيَ سَمُوْرَةُ النَّاسِ ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرَّجُلُ الْيَسْبُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيٌّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنْ لِيْ كَمَا كُنْتَ  
 لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْزُقْنِيْ فَحْبَتَكَ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَشِفَاؤِيْ بِحَبْلِكَ وَاجْعَلْنِيْ  
 مِنَ الْخَالِصِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْ نَفْسِيْ مِنْ زَلَالٍ يَا اَمِيْنُ مَنْ كَلَامُنِيْ لَكَ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ  
 فَرَحًا قَاَنْتَ حَكِيْمًا اَوْ دَانِيًّا مَشَايِخِ حَبِيْتِيْ نِيْ فرمایا جو چلے میں داخل ہو نیکارا وہ کرے ہر کو چہ  
 امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور پونے اور کھانے اور سونے  
 اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور پیشہ با وضو رہنا جانے اور سوئیے حالات میں اور رشد کیساتھ ہمیشہ دل کو  
 لگانے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اُسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے پھر  
 جب حجرے میں دہنا پائون داخل کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ  
 الرَّحِيْمِ کے اور قُلْ اَعُوْذُ بِكَ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایان پائون داخل کرے تو اَللّٰهُمَّ  
 سے آخر تک دعا کرے تویی خداوند التو میرا کار ساز ہو دنیا اور آخرت میں میرا درگاہ ہو جیسا تو محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کار ساز تھا اور محکوم بنی محبت دے الہی مخلوق اپنی حُب نصیب کر اور اپنے جمال کے  
 ساتھ مشغول کرنے اور محکوم عبا و مخلصین میں کر ڈال الہی میرے نفس کو سا ڈال اپنی ذات کی کو کششون  
 سے اور نہیں سکے جس کا کوئی نہیں نہیں اور رب محکوم نہ چھوڑ دیتا اور تو بہتر و ارشیں سے ہر صفو ہر  
 عَلَی الصَّلٰةِ وَلِیَقُوْلَ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ  
 اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ مَرَّةً ثُمَّ یُكْعُ مَرْكَعَتَیْنِ فِی الْاَوَّلٰی اٰیَةُ الْکُرْسِیْ وَفِی الثَّانیَةِ اَمِّنَ الرَّسُوْلُ  
 ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَةً طَوِيْلَةً وَیَجْهَدُ فِی الدُّعَا ثُمَّ یَقُوْلُ یَا مَتَّاحُ خَمْسَ مِائَةِ  
 مَرَّةً ثُمَّ یَسْتَغْلِیْ بِالْاَذْكَارِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا هَا بَیْهَر مَصْلٰے پر کھڑا ہوا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِیْ  
 فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کو اکیس بار پڑھے یعنی میں نے  
 اپنا منہ متوجہ کیا کیسہ ہو کر اسکی طرف جسے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں شرک میں داخل  
 نہیں ہوں پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیہ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں اَمِّنَ الرَّسُوْلُ

بھرنے لیا سجدہ کرے اور دعا میں خوب کوشش کرے پھر یا سوبار یا قلیح کے پھر ان اذکار میں شفا ہو  
 جنکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر حلی اور یاس نفاس اور راقبات وقالوا اذا دعوا الى للقبول فقرأ  
 سورة انا فتحنا في ولعننا ثم تجلس مستقبلاً الى الميت مستنداً بالكتفة ثم تقرأ سورة  
 الملك ويكبر ويكمل ويقرأ سورة الفاتحة احدى عشر مرة ثم تقوم وتصل الى  
 مقول يارب يارب احدى وعشرين مرة ثم تقول يا روح ليضربه في السماء ويروح  
 الروح ليضربه في القلب حتى يجد الشرحاً ولو انما ينظر لما يقين من صاحب القبر  
 على قلبه اور شفا حقیقتہ نے فرمایا کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دو رکعت  
 میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے  
 اور اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ کے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاؤ  
 پھر کے یارب یارب کہیں بار پھر کے یا روح اور اسکو آسمان میں ضرب کرے اور یا روح الروح کی  
 دل میں ضرب کرے یہاں تک کہ کشتاش اور نور پاوے پھر منظر رہے اسکا جبکہ فیضان صاحب  
 قبر سے ہو سکے دل پر والجسیتی صلوۃ سنی صلوۃ العاویۃ بعد من السنۃ والا قول  
 الفقہاء ما نشدناہ فیذا لک حذفاھا واعلم عند اللہ او ضعیفوں کے بیان ایک نماز  
 حکم صلوۃ العاویۃ کتنے میں ہے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہاء سے اسی اصل کی زمین  
 پائی جس سے ہم اسکی تقویت کریں اسی واسطے ہم نے سکون ذکر کیا اور علم سکے جواز اور عدم جواز کا  
 خدا کے نزدیک ہو ولھم صلوۃ تھی صلوۃ کن فیکون اور حقیقتہ کے بیان ایک نماز جو جس کو  
 صلوۃ کن فیکون کہتے ہیں **ف** صلوۃ کن فیکون اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب برائی میں اسکی  
 تاثیر نہایت جلد اور قوی ہو قالوا امن اعترضت لہ حاجۃ صغیرۃ فلیع کل لیلۃ من  
 لیلای الا رباعی والنویس والجمعة ولعن فی الاذکار الفاتحہ مرة والا خلاص  
 مائة مرة وفي الثانیۃ الفاتحہ مائة مرة والا خلاص مرة وتقول مائة مرة ای  
 اسان کنندہ دشوار ایسا کہ روشنی کنندہ تارکیلیا مائة مرة وکیستغفر اللہ مائة مرة

شفا حقیقتہ کے شفا میں

صلوۃ العاویۃ

صلوۃ کن فیکون



اور وہی منقول ہے مستقرین نقشبندیہ سے و عفتہ ان یکتھم فوصہ من التثویثات العارحیۃ  
 کلا سماع الی احادیث الناس والداخلیۃ والجموع المفرط والغضب والا کوہ والشلج  
 المفرط لم یذکر الموت ویخو لا یبین یدیه ویستغفر اللہ تعالیٰ عما صدر منه من الماصی  
 ثم قضیہ شفیعہ وفتیض عینیہ وحبس نفسہ فی بطنہ ویقول بالقلب لا یخرج من سرہ  
 الی الامین ویمد حاجتہ یصل الی مشکبہ ثم یخرج من مشکبہ الی راسہ فیقول اللہ ثم یضرب فی قلبہ  
 بالشق الا اللہ اور طریقہ نقلی واثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو ضمت جانے تشویثات بیرونی سے چنانچہ  
 لوگوں کی گفتگو سنا اور تشویثات اندرونی سے چنانچہ گڑگی، زاندا اور غضب اور درد اور سیری بہت  
 پھر موت کو یاد کرے اور تصویر میں اٹکوا اپنے سامنے کر لے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے ان گناہوں  
 کی جو اس سے صاف ہوئے پھر دونوں لبوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیچھے  
 میں جس کرے اور دل سے کہے لا اس کو اپنی نمان سے دہری طرف نکالے اور پیچھے یہاں تک کہ  
 اپنے مونڈھے تک پہنچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکا دے اور پاؤں اور گے اللہ پھر ضرب  
 لگا دے اپنے دلین سختی سے لا اللہ کی و مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ  
 نے چار باب میں فرمایا کہ سبادی سلوک میں اسم ذات ہو ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اودا ثبات  
 سہرا یک ایکزار اکیبار موافقت کرنا اثار غیب اور غریب کا شہر ہو تا کو الحبس انقصی خاصیتہ  
 عجلیۃ فی شحین الباطن وجمیعہ العزیمۃ وھیمات العشق وقطع احادیث النفس ویتداہج  
 فی الحبس لئلا تثقل علیہ والیہ اذ الحبس غیر المفرط قلبیہ ولبین ملکاً مکرہ انجلیۃ یوں  
 کا اثر نقشبندیہ نے فرمایا کہ جس نفس یعنی دم روکنے کی غیبی خاصیت ہو باطن کے گرم کر دینے اور حمت  
 عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور تدریج اندک اندک حبس دم  
 کی مشق کرے تا اس پر گران نہ ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور جس دم سے جس غیر  
 سفر طر اور جس کی ذہبت حشر نفس تک نہ پہنچے تو نقشبندیہ کے حبس دم میں اور جو کجی تلمیہ میں  
 فرق بعید ہے و مصنف قدس سرہ نے فرمایا رباعی حاشا کہ اکابرہ جو گیدہ وندہ اثبات





اُسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اُنکے کسی قریب العصر نے نکالا ہو و اللہ اعلم **و** مولانا نے فرمایا کہ  
اثبات مجرب و شریعت میں کہیں ثابت نہیں اس واسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ  
شرع میں اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادویہ کے ساتھ وارد ہوا  
ہو اور سمعیت سیدی اوالد یقول النبی و الاثبات اُمید لیسئلک فلا اثبات مجرب  
اُمید الجذب میں نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات کے سلوک کے واسطے  
مفید تر ہو اور اثبات مجرب اور جذب اور کش کے واسطے زیادہ تر مفید ہو و صفیہ ان مخرج لفظہ  
اللہ من سرّہ بالشدّ التّاء و یکنّی ہا حتی یصل الی امر جماعہ مع الحبس و التّدریج  
فی الزیادۃ حتی انّ منہم و من یقول لہا فی نفس واحد الف مرّۃ و قد رایت امرأۃ  
من مخلصات سیدی اوالد تقولہا الف مرّۃ فی نفس واحد و الذّکر من خالک الصّفا  
اور طریقہ اثبات مجرب کا یہ ہو کہ اللہ کی لفظ کو اپنی ناف سے پشت تمام کھالے اور اُس کو کھینچے  
سیا تک کہ اُس کے دماغ کی چھلی تک پہنچے جس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کر جاوے  
سیا تک کہ بعض نقشبندی ایک دم میں اسکو ہزار بار کہتے ہیں اور القبتین نے ایک عورت کو جو مرشد  
کے مریدین سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی و سمعیت  
سیدی اوالد قدّس سرّہ یحیی عن نفسه انک کان فی البدایہ یقول النبی  
و الاثبات فی نفس واحد ما مئّی مرّۃ و اللہ اعلم اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا  
اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداء سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے و اللہ  
اعلم و ثانیاً المواقبہ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہر **و** مصنف قدس سرّہ نے  
حاشیہ کنہیہ میں فرمایا کہ حقیقت مراقبہ جو یکہ شامل جمیع لواذکران باشد آنکے کہ توجہ قوت و اذکار  
تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت انفکاک بوج از جسد یا خل آن تا آنکہ عقل  
و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و اپنے محسوسات و غیر محسوسات نصیب لہین گردد

وَصِفَتْهَا أَنَّ الْخَيْرَ الْمَقْصُودَ فِي شَيْءٍ لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ الْخَيْرِ إِلَى الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ  
الَّذِي يَصِيرُ كُلُّ أَحَدٍ عَمَلًا لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ هَذَا الطَّالِبُ  
أَنْ يَحْصِلَ الْخَيْرُ مِنَ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ إِلَى الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ وَالْخَيْرُ الْمَقْصُودُ  
الْمَقْصُودُ مِنَ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ  
لَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ يَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ مَعْرِضِي قَدْ بَلَغْتَ إِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَقْصُودٍ  
مِنْ مَنَاجَاتٍ وَمُنَاجَاتٍ يَا مَوْجِدَ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ هَذَا  
الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ  
مَدْرَكٌ سَمْعِيٌّ بِمَعْنَى مَجْرُوبٍ بِسَبَبِ كُلِّ طَرَفٍ جَبَلُ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ  
كَمَثَرٍ مِنْ جَبَلٍ بِسَبَبِ كُلِّ طَرَفٍ جَبَلُ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ  
أَوْ مَسْكِي طَرَفٍ مَتَّحٍ بِطَرَفٍ حَضَرَاتٍ أَوْ لَفَافَاتٍ مَسْجُودٍ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ  
بَيْنَ هُوَ سَكَنٌ بِسَبَبِ مَشَاخِخٍ تَوَاصُلُ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ الْمَقْصُودِ  
دَلَّ عَلَى كَيْفِ الْيُونِ كَيْفِ الْيُونِ كَيْفِ الْيُونِ كَيْفِ الْيُونِ كَيْفِ الْيُونِ  
مَانَدٌ سَكَنٌ كَوْنِيٍّ أَوْ مَنَاجَاتٍ كَرَمٍ أَوْ لَفَافَاتٍ مَشَاخِخٍ مَشَاخِخٍ مَشَاخِخٍ  
فَرَاغٌ مِنْ طَوَالِبِ اسْتِحْلَالٍ سَمْعِيٍّ مَذْكُورٍ طَرَفٍ تَبَدُّلٍ بِمَعْنَى عَابِتٍ مَشَاخِخٍ  
يَمْرُودٌ كَرَمٍ سَمْعِيٍّ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ  
بِرُؤُوسَاتِهِمَا الرِّبَاطُ بِشَيْخِهِ أَوْ تَبَدُّلٍ طَرَفٍ مَصُولٍ إِلَى الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ  
مُرْشِدٌ كَيْفِ سَكَنٍ مَوْلَانَا كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ  
نَسِينٌ هَوْنِيٍّ كَرَمٍ مَزِيدٌ حَسْبٍ سَمْعِيٍّ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ  
رَكُوعٌ سَمْعِيٍّ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ  
بِأَمْرِ شَيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَدَسَ سَمْعِيٍّ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ  
كَامِلٌ بَسِيرٌ أَوْ بَسِيرٌ سَمْعِيٍّ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ

بِسَبَبِ الْخَيْرِ الْمَقْصُودِ

ہو جاوے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان لوگوں سے تعلق بہم پہنچانا چاہیے جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علاقوں ماسوائے نجات پاگئے ہیں اور اس آیت قرآنی میں کو تو ا مع الصادقین یعنی سچوں کے ساتھ رہو ایک طرح کا آئینہ اشارہ ہو رہا ہے مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا حاصل ہو تو اسکی توجہ سے ان کے زمانہ میں وہ حاصل ہو تا ہی جو سالہا سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا خوب کہا ہے شعر آنکہ بہ ہر نیر یافت یک نظر از شمس دین : طبعہ زرب و بد خورہ کند بر چہلہ :  
وَشَرِّ لِّمَا اَنْ يَكُونَ اَشِيْقَ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ حَاكِمَ الْاِيَادِ اَسْتَفَادَا صَحْبًا  
خَلَّ نَفْسُهُ عَنِ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا عِبَادَةَ وَيَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيضُ مِنْهُ وَيَعْمَقُ عَيْنُهُ اَوْ  
يَفْجَهُمَا وَيَنْتَظِرُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اَشْيَاءَ اَفَاضَتْ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ بِمَا مَعَ قَلْبِهِ وَلْيَحَافِظْ  
عَلَيْهِ وَ اِذَا غَابَ الشَّيْءُ عَنْهُ فَحَيْثُ مَوْرَدُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْصِفُ الْمَجْتَبَةَ وَالْمَقْطَبَ  
فَيَقْبِضُ صَوْرَتَهُ مَا يَفِيضُ مِنْ حَبَّتِهِ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یا دور  
کی مشق دہی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور  
خیال سے خالی کر ڈالے سو اسکی محبت کے اور اسکا منظر رہے جسکا اسکی طرف سے فیض آوے  
اور دونوں آنکھیں بند کرے یا انکو کھول دے اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں تکی لگا دے  
پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اسکے پیچھے چڑھاوے اپنے دل کی جمیعت سے اور جانتا ہے کہ اس فیض کی  
معاظت کرے اور جب مرشد اسکے پاس نہ ہو تو اسکی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان  
خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اسکی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اسکی صحبت فائدہ  
دیتی تھی **ف** سولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ وہ اصل مقام شاہدہ ہوا ضروری بتجلیات  
ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو یہ وجہ اس حدیث صحیح کے **هُمُ الَّذِينَ اِذَا رَوَوْا ذَكَرُوا**  
**اللّٰهَ** یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جنکی صحبت فواید صحبت کی مفید ہو  
اس حدیث کے **هُمُ جُلَسَاءُ اللّٰهِ** کہ اولیاء اللہ ہیں جن کا خدا کے اور عبققتاً اس حدیث صحیح کے  
**هُمُ قَوْمٌ لَا يَسْتَفِئُونَ اَحْلِيَهُمْ** یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہیں جنکا جلسہ اور صحبت بربخت نہیں ہوتا

مترجم کتبا ہو خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی  
 اس قول میں رباعی باہر کشتی و نشد جمع دلت بہ وز تو زمیں صحبت اس و گشت بہ زمانہ زرش  
 گریزان میباش بہ ورنہ نہ گذر و روح عزیزان بکلیت بہ خلاصہ یہ کہ جس کی صحبت سے دنیا و دہر ہو  
 اور بہ طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اسکی صحبت اور محبت کسیر عظم ہو  
 اور حبیب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تصنیع اوقات ہو اسکی صحبت سے تنہائی بہتر ہو پس اب ہو  
 کہ خلوص و عوام پر دھوکا نہ کھائے ہر شیخ سے بیت نہ کرے بلکہ طریقت کی بیت اس مرشد کامل کامل  
 سے کرے جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہوں مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر  
 ای بسا الیس آدم ردے بہت پس ہر دہی نشاید درست بہ اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہو  
 لیکن افراط اور تقریط ہر امر میں معیوب ہو اسی افراط بھی بہترین جہن صورت پرستی کی نوبت پہونچے  
 اور نہ رعیت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں مراط مستقیم پر قائم رکھے ہیں سمعت  
 سیدی الاولیاء یقول یجب علی السائل ان اذا کان علی ہنیئۃ و حطی لہ شئ من ہذا  
 المعنی ان لا یغیر تلک الہنیئۃ فان کان قائماً لہ یبعد وان کان قاعداً لہ یقیم اور  
 والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہو کہ جب کسی شکل اور سیات پر ہوا اور مسکو  
 اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھا اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا  
 نہ ہو جاوے و من الشایخ من ینام و یجیل القلب مکتوباً علیہ اسم اللہ بالذہب  
 اور بعضی وہ شایخ ہیں جو سالک کو تہاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا  
 سمعت سیدی الاولیاء یقول امرنی خواجہ ہاشم البخاری بکتابت اسم اللہ بالذات  
 وانا ابن عسکر سین فلکثرت منها و اخذت بجامع قلبی حتی ایتی کنت مسعولاً بکتابہ  
 کتاب کلنت اسم اللہ علی فحوم من اربعۃ اوراق و کثرت اور والد مرشد سے میں نے  
 سنا فرماتے تھے مجھکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس کا تھا میں نے اس کے لکھنے  
 کی کثرت کی اور اسکی تحریر میں نے اپنے دل میں جالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو

میں بقدر چار ورتوں کے لکھا گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی **ف** مولانا نے فرمایا کہ میں نے نصف قسیرہ  
 سے سنا کہ کتاب مذکورہ کا حکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرع عقائد کے حاشیہ خیالی پر و سمجھتے بقول  
 رایت خواجه خرد و یکتب یا بھامہ علی اصابعہ الا نسیانی فی مجلسہ و کلامہ و شانہ  
 کلامہ مسالکہ فقال کتب اسماء ذات فی بدایہ امری فصارت دینی ناکا استطیع ان اطلع  
 عنہ و الله اعلمہ اور والدہ شہد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ میں نے خواجہ خرد و یکتی خواجہ محمد باقی کو  
 دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور ب  
 کا سون میں تو میں نے اسے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ہم ذات ابتداء سے سلوک میں لکھا تھا اور  
 اب مجھ کو ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں واللہ علم دلہ نقشبندیہ  
 کلمات علیہا بیا علیہ نقیبہم بعضہا اشارۃ الی ہذہ الا شغال و بعضہا علی شروط  
 تاثیرہا قند کرکھا اور شرح نقشبندیہ کے چند اصطلاحات میں خبر ان کے طریقے کی بنا بعضی اصطلاحات  
 میں تو ان ہی شفا میں مذکور کی طرف اشارہ ہوا اور بعضی انکی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو نکاد کر کرنا  
 چاہیے ہوش دردم نظر بر قدم مسافر در وطن خلوت در انجمن یا ذکر و بازگشت  
 نگہداشت یا دوست فہذہ ہی الما توریۃ عن خواجہ عبدالحق العجد وانی و بعدھا ثلثۃ  
 ما توریۃ عن الخواجه نقشبند و قوت زمانی و قوت قلبی و قوت عددی (۱)  
 ہوش دردم (۲) نظر بر قدم (۳) مسافر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) بازگشت  
 (۷) نگہداشت (۸) یادداشت - توبہ آٹھ کلمات خواجہ عبدالحق عجد وانی سے منقول ہیں  
 اور ان کے بعد تین اصطلاحات خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوت زمانی (۲)  
 وقوت قلبی (۳) وقوت عددی اما ہوش دردم معناه التیقظ فی کل نفسی فلا یزال  
 متیقظا منقضا عن نفسہ فی کل نفسی کل ہوا فاعل او ذلک لہذا اطرقت التذکرۃ لے  
 دقام الحضور و ہذا المبتدی فاذا توسط فی السلوک فلیکن متقہم عن نفسہ فی  
 کل ما یقۃ من الزمان مثل ان یتامل بعد کل ساعۃ هل دخلت علیہ یا غفلت او لا

فَإِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةً اسْتَغْفِرْ وَعَزَّ عَلَى تَرْكِهَا فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهَكَذَا احْتِ لَصَلِّ إِلَى الدَّائِمِ  
وَيُسَيِّئُ هَذَا الْأَخْيَرُ بَوَاقُوفٍ رَمَائِيٍّ دَا سَتَحْجَهْ خَوَاجَهْ نَقَشْبَنْدِ لِمَا دَامَى آت  
الْتَّوَجُّهَ إِلَى عِلْمِ الْعِلْمِ فِي كُلِّ نَفْسٍ تَشْوِشٍ مَحَالٍ الْمُتَوَسِّطِ فَإِنَّمَا اللَّائِقُ بِهِ  
أَلَا سَتَقَوِّاقُ فِي التَّوَجُّهِ إِلَى اللَّهِ بِحَيْثُ لَا يَزِيدُ حُجَّتَهُ عِلْمُهُ هَذَا التَّوَجُّهُ تَوْجُّهُ ش  
دردم کے منہ ہوشیاری اور بیداری ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متوجس رہے  
اپنی ذات سے ہر سانس میں کہ وہ غافل ہو یا ذا کر اور یہ طریقہ ہی بتدریج دوام حضور کے  
حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے  
اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا چھوڑی چھوڑی مدت  
میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا نہیں سو اگر غفلت  
آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام توجس کرتا  
رہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جائے اور یہ کچھلے طریق کی ہوشیاری سبکی بوقوف زمانی  
ہو اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ انھوں نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم  
یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے اس کے مناسب  
تو استغراق ہو توجہ لے اللہ میں اس طرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست میں مزاحم حال بنو  
ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش دردم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہے  
نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام بوقوف زمانی ہے لائق ہر شبہ متوسط ہو لانا  
نے فرمایا کہ بوقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہیں حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے  
اپنے نفس کو دایا اور مالعبیوت کے واسطے عمل کیا اور امیر المؤمنین عمر فاروق نے خطبے میں  
فرمایا کہ اپنی جانوں کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور انکو وزن کرو قبل اسکے

صلہ اصل سند محاسبے کی یہ آیت کریمہ ہے سورہ مشرک و لَنَسْفَعُ النَّفْسَ مَا تَدْرُكُ يَعْنِي أَوْ رِيحٌ شَرْفِيَّةٌ يَوْمَ الْقِيَامِ

مِنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ فَوَقَّعَ عَلَى اللَّهِ ۱۲

کہ وزن کیے جاوین اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا  
 اُس دن تم سامنے کیے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی اَمَّا نَظَرُ بَرِّ قَدَمٍ مَّعْنَاهُ اَنْ  
 اَسْأَلَكَ فَحَبِّبْ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهِ اَلَا اِنَّ قَدَمَيْهِ لَا يَفْنِي حَالِ قَعْدِهِ اَلَا  
 بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْمُحْبَبَةِ يُضِدُّ عَلَيْهِ حَالَهُ  
 وَمُتَعْنَهُ مِمَّا هُوَ بِسَبِيلِهِ وَفِي حُكْمِهِ اَلَا سَمِعْتَ اِلَى اَمْوَاجِ النَّاسِ وَاحِدٍ يَتَوَهَّمُ  
 سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ هَذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْدِي اَمَّا الْمُنْتَهَى فَيَحِبُّ عَلَيْهِ اَنْ  
 يَتَأَمَّلَ فِي حَالِهِ عَلَى قَدَرِ مَا يَتَنَبَّيْ هُوَ اَدَمِ الْاَوَّلِيَاءِ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَرِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَكَهْلِ الْجَامِعِيَةِ التَّامَّةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَرِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَهَلْ هَذَا الْقِيَاسُ فَاِذَا عَرَفْتَ مُتَبَوِّعَهُ فَلَتَكُنْ اَخُوْلَهُ وَوَقَاتِئَهُ مُنَاسِبَةً لِّوَقَاتِئِ مُتَبَوِّعِهِ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر وہ ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کی وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے  
 سوارے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اس واسطے کہ نقوس مختلفہ  
 کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اُس سے روکتا ہے جسکی  
 وہ طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے کہ لوگوں کی آوازوں اور کلمی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے  
 والد مرشد سے میں نے سفر فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہر امتیازی پر واجب  
 ہے کہ تامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اس واسطے کہ بعضے اولیاء رسید المرسلین محمد علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور انکو پوری جامعیت کمالات کی حامل ہوتی ہے اور بعض علی  
 موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس بھیجبت منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے  
 کہ اُسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں وَاِنَّهُ عِلْمٌ  
 اَمَّا سَفَرٌ رَوْطٌ مَّعْنَاهُ اَلَا يُنْقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الشَّرِيعَةِ الْخَبِيرَةِ اِلَى الصِّفَاتِ  
 الْمَلَكِيَةِ الْفَاعِلَةِ فَحَبِّبْ عَلَى اَسْأَلَكَ اَنْ يَفْقَهُ عَنْ نَفْسِهِ هَلْ فِيهِ بَقِيَّةٌ مِمَّا خَلَقَ  
 فَاِذَا عَرَفْتَ سَيِّئًا مِنْ ذَلِكَ اسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ ثُمَّ يَقُولُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ

لَعَنِي نَفَيْتُ عَنْ قَلْبِي الشَّيْءَ الْفَلَاكِ وَأَنْتِ حُبُّ اللَّهِ مَكَانَهُ وَذَلِكَ لِأَنَّهُ عُرِفَ  
 الْمَحَبَّةُ فِيهِ أَخْبَى الْقَلْبِ لِمَنْزِلَةِ خَفِيَّةٍ لَا يَكُونُ أَنْ تَسْتَجِبَ إِلَّا بِالْقَصْرِ الْمَالِغِ وَبِحَبِّ  
 عَلَيْهِ أَنْ يَقْصُرَ هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ لِحَدِّ أَحَدٍ أَوْ حَقْدٌ أَوْ عَنَّا هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ أَوْ حَقْدٌ أَوْ عَنَّا هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ أَوْ حَقْدٌ أَوْ عَنَّا  
 الکلمہ اور سفر و وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے صفات بشر خیر سے صفات ملکیت فاضلہ کی طرف  
 تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا تقصیر ہے کہ آیا زمین کچھ بظن باقی ہے پھر جب اس کو  
 جان جاوے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہے سو اسطے کہ جو تجھ کو خدا سے باز رکھے  
 وہ فی الواقع میرا بت ہے پھر کہے کہ لا الہ الا اللہ لا اللہ سے ارادہ کرے کہ میں نے غلامی حیر کی  
 محبت کو نفی کو دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت میں نے اس کے مقام پر ثابت کر دی اور  
 وجہ اس کی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی گین دیکھ اندر بہت چھپی ہوئی ہیں اچھا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تقصیر  
 اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اس کے دل میں کسی کا حسد یا کسی کا کینہ  
 یا عثر امن موجود ہے تو اسکو توڑنا کرے اس کلمے کی مداومت سے **ف** صدق اکبر رضی  
 اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اسے اسکو طلب دنیا سے باز رکھا  
 اور سب لوگوں سے اسکو وحشی کر دیا اَمَّا خِلْوَتٌ دُرٍّ فَافْرِقْ بَيْنَهُمَا اَنْ يَتَغَيَّرَ بَقْلُهُ بِأَحْتِ  
 فِي الْأَحْوَالِ كَمَا هِيَ الدَّرَجَاتُ وَالْمَلَامُ وَالْأَكْمَلُ وَالشُّرُوبُ وَالشَّيْءُ فَحَبِّبْ أَنْ يُقْصَلَ  
 الْمَسَالِكُ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ إِلَى الْحَقِّ وَفَقْتُ الْأَشْتَغَالِ بِهَذَا لَا لِشُغَالٍ قَالَ حَوَاجَةٌ  
 نَقَشَبْنَا وَإِلَيْهِ الْأَشَارَةُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ رِحَالٌ لَا تَلْبَسُهُمْ تَجَارَةٌ وَلَا يَتَّبِعُهُمْ  
 ذَكَرَ اللَّهُ بَلِّغُوا الْحَقَّ أَلَا تَتَوَسَّعُونَ فِي الْفَقْرَاءِ وَكَدَامِ التَّلَوُّ بِإِلَهِ يُكُونُ غَايًا مَطْلَقًا  
 لِلرِّيَاءِ فَاسْتَمْعُوا فَلَا قَوْلًا أَنْ تَكُونَ الرِّبَا فِي الْعِلْمِ وَاللَّيَالَةِ وَالْأَجْتِهَادِ فِي  
 الطَّاعَاتِ وَكَيُونُ الْقَلْبُ مَعَ الْحَقِّ كَمَا بَيَّنَّا قَالَ الْحَوَاجَةُ عَلَى الرَّامِثِيِّ بِإِلَهِ اسْتَيْتَ  
 شِعْرًا زِدْ دُونَ شَوْاشَاءَ دَاوِدَ وَبِزُونَ بِيكَانَهُ وَشِعْرًا مِنْ جَنِينَ زِيَادُشْ كَمْ مَلِيحًا  
 اندر جہان اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول ہے اپنے جمیع حالات

نفس و وطن

خلوت و در انجمن



میں پڑھنے میں اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے میں تو سالک کو واجب ہو کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوتِ راسخہ ہم پہنچا دے ان اشغالِ مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہو حق تعالیٰ کے قول میں کہ مرد وہ لوگ ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی مترجم کتاہر دل بیارو دوست بکارگو یا اسی آیت کا ترجمہ ہو بلکہ حق یہ ہو کہ بلباس فقر انسان مند ہونا اور ہمیشہ بذكر متعلق خدا رہنا اس طرح ہو کہ لوگوں پر مخفی نہ رہے اس میں اکثر دکھانے اور سنانے کا مظہر ہو تو بہتر یہ ہو کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتناب فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامینیؒ نے ہی مضمونِ فارسی کی بیت میں ادا کیا یعنی اندر سے آشکارہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال مگر یہ جان میں **ف** مترجم کتاہر مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں دفع ریاکاری کیواسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کرے اور با حق رہے اکثر عوام کو اس کے ساتھ عقیدت نہوگی ہی گمان کریں گے کہ یہ ملازمین کتاب کے کپڑے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقر کے یا مطلق ترک لباس کے **حکایت** ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں توجہ الے اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر متصور ہوا اور اس پر کیا دلیل ہو خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس بیت سے ہتلاں کیا کہ **وَجَالُوا لِيُحْيِيَهُمْ تَجَارَةً فَكَلَامُكَ عَنِ اللَّهِ وَامَّا يَذْكُرُ مَعَكُمْ ذِكْرُ اللَّهِ** **تَعَالَى اِمَّا بِاللَّيْلِ وَالْاَمَاتِ اَوْ بِالْاَمَاتِ اَوْ بِالْاَمَاتِ اَوْ بِالْاَمَاتِ** **الْجَزَاءُ كَلَامًا وَفَضِيلُهُ** اور یاد کرو سے مراد ذکر اللہ ہوا یہ نفی و اثبات یا اثبات مجرب و ناجح اس کی تفصیل مذکور ہو چکی **ف** یاد کرو سے مراد یہ ہو کہ ہمیشہ اس ذکر کو تکرار کرتا رہے جس کو مرشد سے سیکھا ہو یہاں تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جادے خواجہ نقشبندؒ قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہو کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور توفیق کے واسطے کہ ذکر یعنی یاد و دفع غفلت کا نام ہو کذا

فی الحاشیۃ الخریزنیہ واما بازگشت فرمنا کہ اَنْ یَرْجِعَ کُلُّ طَائِفَةٍ مِّنَ الذِّکْرِ لَکَ مَوَاتٍ  
 اَوْ خُسْرٍ مَوَاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فیدعو اللہ عزوجل جمیع ہمتیہ یارب اَنْتَ مَقْصُودِی  
 تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لَكَ اَتَمُّ عَلَى نِعْمَتِكَ وَاَزْوَاقِی وَمُسَوِّکَ اَتَمُّ سَعَتِی سَیِّدِی الْوَالِدِ  
 قُدَّسَ سِرِّہُ یَقُولُ هَذَا شَرْطُ عَظِیمٍ فِی الدِّیْنِ لَکَ فَلَی یَنْبَغِیْ اَنْ یَفْضَلَ السَّالِکُ عَنْہُ جَانًا لَمْ  
 یَجِدْ مَا وَجَدْنَا اَلَا بِرِکَةِ هَذَا اَوْ بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھر نا اُس سے عبارت ہو کہ قدرے  
 ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ عزوجل سے  
 بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا اور آخرت کو چھوڑا ترے ہی واسطے  
 اپنی نعمت کو مجھ پر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھ کو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے میں نے سنا  
 فرمانے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر میں لڑا لائق نہیں کہ سالک اس سے غافل ہو اس واسطے کہ جو بہت پایا  
 اسی کی برکت سے پایا **ی** مولانا نے فرمایا کہ ذکر جب کلمہ طیبہ کو دے کہے تو اُس کے بعد اُسی  
 طرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہے  
 اس واسطے کہ یکلمہ سرخا طریک اور بیگانہ فانی ہو تو دم بدم خواں تازہ کر کے ذکر خواص کرنا چاہیے  
 تا باطن ماسوا سے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذکر ایسا خواص نہ پاوے تو دعا سے مذکور  
 بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے جسکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جائیگا  
 اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اس واسطے ذکر میں شرط عظیم مظهر ذکر کے دل میں دوسو  
 آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مغرور ہو جاتا ہے اور اُسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اُس کے حق  
 میں یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہے واما نگاہداشت فقہ عبارت عن طَوْرِ الْخَطَرَاتِ وَاحَادِیثِ  
 النَّفْسِ فَبِیْنِیْ اَنْ یَّکُوْنَ السَّالِکُ مُنْقِطًا فَلَا یَدْعُ خُطْرَةً یَحْطُرُ مِنْیْ قَلْبِہُ قَالَ خَوَاجَہُ  
 نَقِشَبَنْدِ یَنْبَغِیْ اَنْ لِّیْمَدَّهَا السَّالِکُ فِیْ اَوَّلِ مَا یُظْہَرُ لَہَا اِذَا ظَہَرَتْ مَالَتْ اِلَیْہَا  
 النَّفْسُ وَانْزَلَتْہَا فِیْ صُورِ ذَا لَہَا فَبِیْنِیْ اَطْرَافِیْ تَحْصِیلِ مَلَکَہُ خُلُوعِ الدَّہْرِ عَنْ  
 خُطُورِ الْخَطَرَاتِ وَاحَادِیثِ النَّفْسِ اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث

نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہو کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہو کہ خطرے کو اس کے ابتداءے طور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اس کی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا بھروسہ کا دور کرنا مشکل ہو گا تو یہ یعنی نگاہ پرست طریقہ پر حاصل کرنے مگر غلو تھوڑے ذہن کا خطرات اور وسوسے کے خطور کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دہین رکھنا نہ چاہیے بزرگوں کے نزدیک یہ امر ہم ہر اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تازمان دراز حاصل رہتی ہو و اما یاد دہشت عبارت ہے **عَنِ التَّوَجُّهِ الصَّوْفِ الْجَمِّدِ عَنِ الْإِلْفَاظِ وَ التَّخِيلَاتِ إِلَى حَقِيقَةٍ وَاجِبِ الْوُجُودِ وَ لَمْ يَكُنْ أَنَّهُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بَعْدَ الْقَنَاءِ التَّامِّ عَمَّا لَبَقَعَ السَّالِغُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ** اور یاد دہشت تو عبارت ہے توجہ صرف سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہو کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہیں ہوتا مگر قنایے تام اور بقائے کامل کے بعد و اللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد دہشت ذات مقدس کے وہ بیان کا نام ہے جو بلا ذریعے الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتیان و لایت کو اللہ جل جلالہ حاصل ہوتی ہے جَعَلْنَا اللَّهُ مِنْهُمْ بَرَكَةً الْوَسِيلَةَ إِلَيْنِ وَأَمَّا وَقُوفٌ زَمَانِي فَقَدْ ذَكَرْنَا تَفْصِيلَهُ أَوْ رُتُوفٌ زَمَانِي کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش و زود کی تفسیر میں بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے نال کرنا کہ غفلت آئی یا نہیں و صورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اس کے ترک پر بہت باندھنا **وَأَمَّا وَقُوفٌ عَدَدِي فَهُوَ الْحَافِظَةُ عَلَى عَدَدِ لَوْ مَرَّ بِأَنَّهُ أَوْ رُتُوفٌ عَدَدِي** تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہے اور اس کا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت **وَأَمَّا وَقُوفٌ قَلْبِي فَهُوَ التَّوَجُّهُ إِلَى الْقَلْبِ الَّذِي هُوَ مَوْجِعُ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ وَ تَحْتَ الشَّيْبِ وَ الْحِكْمَةُ فِي هَذَا التَّوَجُّهِ كَالْحِكْمَةِ فِي مَرَاتِلِ الصَّرِيَّاتِ عِنْدَ الْجَبَلِ الرَّبِّيَّةِ** اور وقوف قلبی عبارت ہے اس قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے

یاد دہشت

ذوق قلبی

ذوق حسی

ذوق قلبی

اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہو جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہو مشائخ کا قادیہ کے نزدیک  
یعنی تاسپے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل میں دخل نہونا بتدریج خدا  
ہی میں توجہ منحصر ہو جاوے **ف** مولانا نے فرمایا توجہ دلی اس طرح ہو کہ اس پر واقف رہے  
اشناسے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرے اور شک کو ذکر اور اس کے مضموم سے بھلی اور بیکار  
نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے جس نفس اور رعایت عدو کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اوتوقوف  
قلبی نوران کے نزدیک اشناسے ذکر میں لازم ہو چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ  
مقصود ذکر سے دفع غفلت ہو اور یہ حال نہیں ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب  
کسی نے کہا **ہر شے علیٰ مینہ قلبک کن کائناتک طائرہ** **فمن ذلک الاخوان نیک قولہ**  
یعنی اپنے دل کے اندر سے پرندے کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے تجھ میں حالات عجیبہ  
پیدا ہونگے **وَاللَّفْشَبْدِيَّةُ تَصَوُّفَاتٌ عَجِيْبَةٌ مِنْ جَمِيعِ الْهَمَمَةِ عَلٰی مَرَادٍ سَيَكُوْنُ عَلٰی**  
**وَقِيْ الْيَمْرِ وَالْمَكْتَدِرِي الْطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْكَرْفِ وَافَاظَةِ الْتَوَكُّلِ عَلَی اللّٰهِ وَتَصَرُّفِ**  
**فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوْا اَوْ يُعْطَمُوْا اَوْ فِرَادِ كِهْمُ حَتَّى يَمُتُوْا وَاقْعَادَاتٌ عَظِيْمَةٌ**  
**وَالْاُطْلَاعُ عَلٰی نَبِيَّةِ اَهْلِ اللّٰهِ وَمِنْ اَكْحِيَارِ وَاهْلِي الْقُبُوْرِ وَاَكْشَرَاتٍ عَلٰی خَوَالِجِ**  
**النَّاسِ وَمَا يَجْتَلِيْ فِي الصُّدُوْرِ وَكُشْفِ الْوَقْدِ الْمُسْتَقْبَلَةِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ**  
**وَعِيْرِهَا وَهَوْنِ نَبِيَّتِكَ عَلٰی شَوْجٍ مِنْهَا** اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات میں بہت  
باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہو وہ مراد بہت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور تباری  
کو مرخص سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف  
کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جاوے یا ان کے خیالات میں تصرف کرنا تا ان میں وہ  
غیر متزل ہوں اور آگاہ ہو جا نا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے  
خطرات قلبی پر اور جوان کے سینوں میں خلجان کر رہا ہو اس پر مطلع ہونا اور وقائع  
آئندہ کا مکشوف ہونا اور بلا سے نازل کو دفع کر دینا اور سوائے ان کے اور بھی تصرفات ہیں

اور ہم تجھ کو اس کتاب کے دیکھنے والے انہیں سے بعض تصرفات پر گاہ کرتے ہیں بطریق  
 نمونے کے اَمَّا هَذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كِبَرِ اِيْهِمْ مَّا صَحَّابُ النَّفْسِ فِي اللهِ وَالْبَقَاءُ  
 بِهٖ فَلَهَا شَانٌ عَظِيْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَاوِيَرِهِمْ فَالْاَتَا يُدْرِسُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَتَوَحَّهٖ  
 الشَّيْخُ اِلَى نَفْسِهٖ اَلْاَطَقَةُ وَلِصَادِقِهَا بِالْحَقِّ اَلْمَاةُ اَلْعَوِيَّةُ ثُمَّ يَسْتَعْرِقُ  
 فِي نِسْبَتِهِمْ بِالْحَقِّ وَهَذَا الْعَبْدُ اِنْ يَكُوْنُ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِّلنِّسْبَةِ مَوْ  
 تَسِبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَّاسِخَةً فِيْهَا فَتَنْقَلُ نِسْبَتُهَا اِلَى الطَّالِبِ عَلَى  
 حَسَبِ اسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَوِي بِهَذَا التَّوَحُّهٖ الَّذِي كَرُوهُ الصَّرْفُ عَلَى  
 قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَالَبَ الطَّالِبُ فَاَنْهَمُ يَخْتَلِفُوْنَ صَوْرَتَهُ وَيَتَوَحَّجُوْنَ اِلَيْهَا  
 اور اس قسم کے تصرفات کا ملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے  
 لوگ ہیں تو ان کی اور ہی شان عظیم ہو اور اکابر کے سوا باقی سواطین کے نزدیک طالب  
 میں اشر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف توجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہست  
 سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اس کے بعد ہو گا کہ نفس  
 مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اس کو ملکہ رہے ہو کہ  
 ہر دم اس کے قابو میں ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اس کی لیاقت اور استعداد  
 کے موافق اور بعض نقشبندی اس توجہ کیساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملادیتے  
 ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اس کی طرف توجہ ہوتی ہے  
 یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اس کی صورت کو خیال کر کے وَاَمَّا الْحَقَّةُ فَمُبَارَكَةٌ عَنْ اَجْتِمَاعِ  
 الْحَاظِرِ وَتَاكَلُّ الْعَرَايِمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَيُّزِ وَالطَّلِبِ بِحَيْثُ لَا يَحْظُرُ فِي الْقَلْبِ حَاظِرٌ  
 سِوَى هَذَا اَلْمُرَادِ كَطَلِبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاحْبَرْنِي مَنْ اَتَى بِهٖ اَنْ مِنَ الشُّيُوْخِ  
 مَنْ يَسْتَعِيْلُ بِاَلْفِ وَكَلَا ثَبَاتٍ وَيَعْنِي بِهٖ لَا اَدَّاهُ هَذِهِ الْاَلْفَةُ اَوْ لَا رَأَتْ اَوْ مَا  
 يَبْنَسِبُ هَذَا اِلَّا اَللّٰهُ فَانَّهُ اَلْفَاعِلُ لِهَذَا الْفِعْلِ اور بہت تو عبارت ہو اجتماع خاطر

طریقہ توجہ طالب اپنی اور ان

حقیقت بہت

اور قصہ کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کو دل میں کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو بانی کی طلب ہوئی ہو اور مجھ کو خبر دی اُس نے جس پر مجھ کو اعتماد ہو کہ بعض شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور کہ لا الہ الا اللہ سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اُس کے مناسب جو مدعا ہو سواے اللہ کے **و** مولانا نے فرمایا تاجر موقوف سے مراد خون محمد دلیل ہیں اور بعض شائع سے مجددی شائع مراد ہیں **و** اَمَّا رَفْعُ الْمَرْضِ فَبِأَرَادَةِ مَنْ أَنْ يُخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيضَ وَأَنَّ بِهِ هَذَا الْمَرَضَ وَكُلَّجِ الْهَمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي قَلْبِهِ خَطَرٌ لَا دُونَ هَذَا فَإِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ إِلَيْهِ وَهَذَا مِنْ عَجَائِبِ مَنَاجِزِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہو کہ موصاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہو اور سپر بہت کو جمع کرے اس طرح کہ اُس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سواے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صفت ایزدی سے ہو اُس کے خلق میں **و** مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت و متوکرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے یا مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَا وَكَاشَفَ السُّوءَ اور اس نجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلا سے معصیت منائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہو جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا **وَأَمَّا فَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصَوْرَتُهَا أَنْ يُخَيَّلَ نَفْسَهُ ذَلِكَ الْعَاصِيَ لَعَدَا أَنْ أَتَرَفِيهِ كَوَع تَأْذِيرُكَ أَنَّ نَفْسَهُ أَفَاضَتْ إِلَى نَفْسِهِ وَوَقَعَ لَيْنَ النَّفْسَيْنِ اتِّصَالٌ مَا تَمَّ كَسَا نَفْسٌ فَيُذْكَرُ وَلَيْسَتْ تُعْفَرُ اللَّهُ فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَاصِيَ يَتَوَبُّ عَنْ قَرِيبٍ اور فاضہ توبہ کی صورت یہ ہو کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ پھر میں تائید کرے**

بیماری

طریقہ توبہ

اس طرح کہ گویا اسکی ذات سے اسکی ذات مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اس محصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حقیقی سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا وَاَتُصَرَّفُ فِي قُلُوبِ النَّاسِ مَنِّ يُجِبُّوا وَفِي مَكَارِهِمْ حَتَّى يَمِثَلَ سَهْلًا أَوْ فِتْنًا طَوْرًا ثُمَّ إِنَّ تَصَادُفَ نَفْسِ الطَّالِبِ لِنَفْسِ الْهَيَمَةِ وَتَحْبَلُهَا مُتَمَصِّدَةً بِنَفْسِهِ ثُمَّ يَخْلُصُ صَوْرَةَ الْحَبَّةِ أَوْ الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَجَّهُ إِلَيْهَا بِجَمْعِ قَلْبِهِ فَإِنَّ التَّوَجَّهَ إِلَيْهَا يَأْتِرُ وَيُظْهِرُ فِيهِ الْحُبَّ وَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ أَوْ تَصَرَّفُ كَمَا لَوْ كُنَ كَيْ دَلَّ مِنْ تَأْنٍ مِنْ حُبِّتْ أَجَابَ يَأْتِي مَعْلُومًا مِنْ تَصَرَّفُ كَمَا تَأْتِي مِنْ دَائِعَاتٍ تَشْتَلُ بِهَوَايَا مِنْ اس کا طریقہ یہ ہو کہ بقوت محبت طالب کے نفس سے بھر جاوے اور سکوا اپنے نفس سے متصل لے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور ان کی طرف متوجہ ہوا اپنے دل کی جمیت سے تو اس میں اثر ہو گا جس کی طرف متوجہ ہوا اور اس میں محبت ظاہر ہو جاوے گی اور واقعہ کے ذہن میں صورت پھر جاوے گا وَاَمَّا الْإِلَاطُوعُ عَلَى نِسْبَةِ أَهْلِ اللَّهِ فطَرِيقُهُ أَنْ يَحْبِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ كَانَ حَيًّا أَوْ عِنْدَ قَبْرِ إِنْ كَانَ مَيِّتًا وَيَقْرِعُ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَيَقْضِي بَرْوَجِهِ إِلَى رُفُوحِ هَذَا الشَّخْصِ زَمًا فَإِذَا حَتَّى يَمِثَلَ بِهَا وَيَخْلُصَ طَلَبُهُ بِرُجُوعِ رَأْيِهِ نَفْسِهِ مَعْلُومًا وَجَدَ فِيهَا مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هَذَا الشَّخْصِ لَا مُحَالَةَ أَوْ رَأْيِ اللَّهِ كِي نِسْبَتِ بے مطلع ہونے کا یہ طریقہ ہو کہ اس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اس کی روح تک پہنچاوے چند ساعت یہاں تک کہ اسکی روح سے متصل ہو اور لمجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پاوے تو البتہ وہی اس شخص کی نسبت ہو وَاَمَّا الْإِشْرَافُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فطَرِيقُهُ أَنْ يَقْرِعَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ حَدِيثٍ وَخَاطِرٍ وَيَقْضِي بِنَفْسِهِ إِلَى نَفْسِ هَذَا الشَّخْصِ فَإِنَّ اخْتِمَامَ فِي نَفْسِهِ حَدِيثٌ مِنْ قَبْلِ الْإِفْعَالِ فَهُوَ خَاطِرٌ أَوْ إِشْرَافٌ خَوَاطِرَ بَعْنِي دَلَّ كِي بَاتُونَ كے

طریقہ تصرف قلوب

طریقہ تصرف قلوب

طریقہ اطلاع نسبت الی اللہ

طریقہ اطلاع نسبت الی اللہ

طریقہ اطلاع نسبت الی اللہ

طریقہ اطلاع نسبت الی اللہ

دریافت کرنا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو  
 اس شخص کے نفس تک پہنچا دے پھر اگر اس کے دل میں کچھ ٹھٹھے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق  
 پر تو پڑنے کے تو یہی بات اس کے دل کی ہو وگرنہ اس کے دل سے اس کے دل سے اس کے دل سے اس کے دل سے  
 کشف نفسہ عن کل شیء الا انتظار معرفۃ هذه الواقعة فاذا انقطع عنه کل  
 حسیث وکان لا متطاکر لطلب الماء للعطشان جعل یدہ بنفسہ زمانا بعد زمان  
 الی الماء الا علی او اسفل یقدر استعدادہ ویتجدد الیہم فاذہ عن قریب  
 یتکشف علیہ الا مرہ حق ہا کیف او رویۃ واقعۃ فی القیظۃ او رویۃ فی النام  
 اور وقائع آئینہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے  
 کے دریافت کے انتظار کے پھر جب اس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اس مرتبہ  
 پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہو اپنی روح کو ساعت بساعت ملا راعلی یا اسفل کی  
 طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استقامت دے اور ان ہی کی طرف کیسو ہو جاوے تو  
 جلد اس پر حال کھل جاوے گا خواہ ہاتھ کی آواز سے یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھ کر یا خواب میں  
**ف** ملا راعلی ملائکہ وکرومین کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل ہر رقصا و قدر  
 ہیں اور ملا راسل وہ وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں اپنے نیچے ہیں واما دفع البلیۃ النازلۃ فکل نفیۃ  
 ان یتخیل ذلک البلیۃ تصور نہا النالیۃ ویتخیل مصاۃ منتصا وفعھا بقوة کما یجمع مہنتہ  
 علی ذلک ویدہ بنفسہ زمانا بعد زمان الی الخیر الماء الا علی او اسفل ویتجدد  
 الیہم فاذہ عن قریب یتدفع وانشہ اعلم اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ  
 اس بلا کو اس کی صورت مثال کے ساتھ خیال کرے اور اس کی مصلحت اور دفع کرنے کو  
 بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اس پر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملا راعلی  
 یا ملا راسفل کے مکان کی طرف بلند کرے اور ان ہی کی طرف کیسو ہو جاوے تو  
 عن قریب وہ دفع ہو جاوے گی وانشہ اعلم وشیطۃ هذه التصرفات وما یجری مجرہا اتصال

طریقہ کشف وقائع آئینہ

طریقہ دفع بلا



نَفْسُ الْمُؤْمِنِ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ فِيهِ وَلَا يَلْمُ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ أَيْهَا وَأَصْحَابُ التَّوْحِيدِ مِنْ غَيْرِهَا  
 الْمَكِينُ يَعْرِفُونَ هَذَا الْإِتِّصَالَ وَيَقْدِرُونَ عَلَى تَحْصِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ هَذَا الَّذِي  
 ذَكَرْنَاهُ مِنْ الْأَشْغَالِ هُوَ الَّذِي كَانَ يَحْتَاجُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدَّسَ سُبُوحِهِ أَوْرَاسِهِ تَقَرُّاتِ  
 كِي شَرْطِ اِدْرُجَانِ كِي قَائِمِ مَقَامِ مِيْنِ مَقْصِلِ كَرْنَاهِي اِثْرُ دُنِيَايِ كِي نَفْسِ كُو اِسْ كِي  
 نَفْسِ سِي جِي مِيْنِ تَاثِيْرُ كَرْنَاهِي مَنْظُورِ سِي اِدْرُجَانِ اِسْ كِي سَاعِدِ اِدْرُشِ تَكِ سِيوِ نَچَا دُنِيَا اِدْرُ  
 جُو لُو كِي كِي دِنِ كِي حَبَابُونِ سِي پَاكِ هُو كِي مِيْنِ وَهِي اِسْ اِتِّصَالَ كُو پِچَانْتِي مِيْنِ اِدْرُ كِي  
 وَهَلِ كَرْنِي پَر قَاوِ مِيْنِ وَاللَّهُ عِلْمِ اِدْرِي جُو اِشْغَالَ سِي مَنِي مَذْكُورِ كِي وَهِي مِيْنِ جَنكِو هَارِي سِي وَالدِ مَرُشِدِ  
 سِي مَذْكُورِ كِي وَرَلَّيْخِ اِحْمَدِ اِسْمِ سِي اِشْغَالَ اُخْرِي فَلَيْدَ كَرْنَاهِي اِلْمَاجِلِ اِعْلَمُ اَنَّهُ  
 اَللَّهُ تَعَالَى خَلَقَ فِي الْاِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُفَرَّدَةٌ بِجَاهِهَا كَمَا هُوَ طَاهِرٌ  
 كَلَامِ اِسْمِ اِسْمِ وَاتِّبَاعِهِ اَوْ جِهَاتٍ وَاعْتِبَارَاتٍ لِّلنَّفْسِ اِلْمَاطِقَةِ هِيَ سَمِي بِاعْتِبَارِ قَلْبِهَا  
 وَبِاعْتِبَارِ اِلْمَاطِقَةِ اِلْمَاطِقَةِ اِلْمَاطِقَةِ اِلْمَاطِقَةِ اِلْمَاطِقَةِ اِلْمَاطِقَةِ اِلْمَاطِقَةِ اِلْمَاطِقَةِ اِلْمَاطِقَةِ  
 قَدْ سَمِعَ دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ اَلْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً اُخْرِي فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ  
 اَلرُّوحُ اِلَى اَنَّهُ سَمِعَ اَلدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ وَقَالَ هِيَ اَنَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْضُهَا  
 فِي الْبَعْضِ وَاسْتَدِلُّ عَلَى ذَلِكَ بِالْحَدِيثِ اَلدَّائِرَةُ عَلَى اَلْسِنَةِ اَللَّهُ مُؤْتِيَةً اِنَّ فِي  
 حَبْسِ ابْنِ اَحْمَدَ قَلْبًا وَفِي اَلْقَلْبِ رُوحًا اِلَى اُخْرَةٍ وَلَمْ اَحْظَظْ لَفْظُهُ اِدْرِي شَيْخِ اَحْمَدِ مَجْدُودِ  
 اَلْفِ ثَامِي كِي طَرِيقِي مِيْنِ اِدْرِ اِشْغَالَ مِيْنِ تُو جَا سِي كِي سَمِ اُنْ كُو مَجْمُوعِ ذِكْرِ كَرِيْنِ مَعْلُومِ  
 كَرِ كَرِ مَقَامِ تَعَالَى نِي اِنْسَانِ مِيْنِ جِيهِ لَطِيفِي پِيْدَا كِي مِيْنِ جِيْنِ كِي حَقَائِقِ جُو اِحْدَا مِيْنِ بَرَاتِ خُودِ  
 چِيَا نَچِي هِي طَاهِرِ هُو تَاوِشِخِ مَوْصُوفِ كِي اِدْرُ كِي تَالَعِيْنِ اِدْرُ كِي كَلَامِ سِي يَا لَطَائِفِ سَتِ جِهَاتِ  
 اِدْرِ اِعْتِبَارَاتِ مِيْنِ نَفْسِ نَاطِقَةِ كِي تُو وَهِي نَفْسِ نَاطِقَةِ اِكِي اِعْتِبَارِ سِي سَمِي اَلْقَلْبِ سِي اِدْرُ مَوْصُوفِ  
 اِعْتِبَارِ سِي اِسْ كَارُوحِ نَامِ سِي وَهِي عَلِي هَذَا اَلْقِيَاسِ بَاقِي لَطَائِفِ اِدْرِي سِي قَوْلِ هَارِي سِي  
 وَالدِ مَرُشِدِ كَا مَخْتَارِ سِي اِدْرُ مَجْمُوعِ اُنْ لَطَائِفِ كِي صَوْرَتِ تَبَادُلِي تُو اَوَّلِ اِكِي دَائِرَةِ مَعْنِي كُنْطِلِ

نسخہ

اشغال طریقہ مجددیہ



تالین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور  
 زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور خفی کا نور  
 سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور خفی کے مابین ہے اور خفی سب لطائف میں اللطف اور حسن ہے  
 اور روح اللطف ہے قلب سے مشائخ مجیدی میں محمول ہے کہ بہت اور توجہ سے ہم ذات کے ذکر  
 کو ہر لطیفے میں لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے  
 اور اس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہر لطیفے  
 کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیر بان  
 سے کلمہ پہنچاؤں کہ دماغ تک پہنچاؤں اور کلمہ اللہ کو داہنے منہ پر پستان راست  
 پر پہنچاؤں اور کلمہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرنا ہوا دل پر ضرب کرے۔

## فصل ساتویں

مَوْجِعُ الطَّرِيقِ كُلِّهَا إِلَى تَحْصِيلِ هَيَاةٍ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمَّى عِنْدَهُمْ بِالنَّبِيَّةِ لَا تَهْمُ انْشَاءً  
 وَارْتِبَاءً بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالنَّاسِكِيَّةِ وَبِالنُّورِ مَرَجِ مَشَائِخِ كَيْ طَرِيقُونَ كَامِيَّاتٍ  
 نَفْسَانِيَّ كَيْ تَحْصِلَ بِحَسَبِ نَسَبِ كَيْتِ مِثْلِ اسْوَاطِ كَيْ نَسَبِ اشْدُ عَزَّ وَجَلَّ كَيْ  
 انْتِسابِ اور ارتباط سے عبارت ہے اور ان کے نزدیک یہی لبیکہ اور نور ہے وَحَقِيقَتُهَا  
 كَيْفِيَّةٌ حَالَةٌ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ النَّشِيءِ بِالْمَلَكِ وَكَلَّمَ او التَّطَلُّمِ لَيْ  
 الْجَبَرُوتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول کر گئی  
 ہے از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع یا ناطف عالم جبروت کے وَتَقْصِيْلُهُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا  
 دَاوَمَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْأَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ  
 النَّاطِقَةِ وَمَلَكَهٗ رَاحَةٌ لِهَذَا التَّوَحُّجِ فَهَذَا اِنْ جَلَّانَ لِلْبَيْتِ تَحْتَ كُلِّ مِثْمَا  
 الْوَاغِ كَيْتُورٌ اور تفضیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات

اور ان کو یہ برداشت کی تو اسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس ناطقہ میں ہوا اور اس توجہ کا ملکہ رائج پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں جنسین ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہیں فیہا نسبت الحبۃ والعشق مملوون الحبۃ صفة راسخة فی القلب سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہو تو اس میں محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر وہ نسبت کثیر النفس والمتبری عن حظوظہا و کان سیدی الوالد سیمیہا نسبت اہل البیت اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذت کی نسبت ہے اور والد مرشد اس کو نسبت اہل بیت کہتے تھے ومنہا نسبت الشاہدۃ وہی مملکۃ التوجہ تھوڑے الجرد البسیط ویا جملة فالعصور مع اللہ الوان بحسب اقتران معنی من الحبۃ او کثیر النفس او غیرہما یا لیا دشت کثیف تقوٰم بہا مملکۃ راسخۃ من ہذا اللون ونسبی تلك المملکۃ نسبت والنسب کثیرۃ جدا وصاحب السیر یدرک کل نسبت علیحدہ تھا والقرض من الاستغال تحصیل نسبت والمواطبۃ علیہا والاستیغراق فیہا حتی تلنسب النفس منہا مملکۃ راسخۃ اور منجملہ ان کے مشاہدے کے نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت شاہدہ ہے حاصل کلام بالا بحال یہ ہے کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہو جب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا لہجے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت سخی بہ نسبت ہے اور بتدریج نہایت بہ کثرت ہیں اور صاحب اسرار بہ نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور اشتغال قادریہ اور حشیہ اور نقشبندیہ وغیرہ اسے غرض اس نسبت کی تحقیق ہے اور اس پر دوام اور موافقت کرنا اور اس میں ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس موافقت اور شوق

وائی سے ملکہ راسخ پیدا کرے **ف** حاشیہ منہ میں ارشاد ہو کہ مصنف نے اول طرق کا آل کار بیان کیا کہ نسبت ہو پھر اسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجہود کے چند اصناف شمار کیے پھر ان صنف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو و لا تظن ان النشۃ لا تحصل الا بهذه الاشغال بل هذه طرق تفصیلہا من غیر حضور فیہا وغالب الدائم عندی ان الصحابة والتابعین كانوا يحصلون السکینۃ بطرق اخری فیہا الموطبة علی الصلوات والسیحجات فی الخلوة مع المحافظة علی شریطۃ الخشوع والحضور ومنہا الموطبة علی الطہارۃ وذکر ہا ذم اللذات وما اعدہ اللہ للمطیعین لہ من الثواب وللعاصین لہ من العذاب فیحصل الفکاک عن اللذات الحسۃ والافکار عنہا ومنہا الموطبة علی تلاوة الکتاب والتدبر فیہ واستماع کلام الواعظ وما فی الحدیث من التوفیق وبالجملة مکاتوا یواظبون علی هذه الاشیاء مدة کثیرة فیحصل مملکة راسخة وھیاء نفسانیة فیحافظون علیہا بقیۃ العمر وهذا المعنی هو المتوارث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من طرق مشایخنا لا شک فی ذلک وان اختلف الکوائف واختلف طرق تفصیلہا اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ نہیں حال ہوتی مگر ان ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہو کہ یہ اشغال بھی اسکی تفصیل کا ایک طریق ہو ان ہی میں کچھ بھاری نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین پر سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے تھے سو سمجھو ان کے طریق تفصیل کے منطبت ہر صلوات اور سیحجات ہر خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور سمجھو اس کے طہارت پر لزوم کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہو محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں کے واسطے ثواب دیا کیا ہو اور جو گنہگاروں کے واسطے عذاب میں فرمایا اسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس میں منطبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور سمجھو اس کے موطبت پر قرآن مجید کی

**ف** اثبات توارث نسبت طریقت از ہر زمان و حالت الی آلاء و دفع ظنون ناقصین ۱۰

تکادوت پر اور اُس کے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنیوالے کی بات سننے پر اور اُن احادیث کے تامل کرنے پر جیسے دل نرم ہو جاتا ہو خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ جمہور ہر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو انکو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور مہیاء نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں اور یہی مقصود متواتر ہو شائع سے یعنی رسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوراشت چلا آیا ہمارے مرشد و نئے طریق میں اس میں کچھ شک نہیں اگرچہ اولیٰان مختلف ہیں اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول تفصیل اس بات میں یہ ہو کہ نسبت صحابہؓ اور تابعینؒ کی نسبت احسانہ ہو اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہو برکات عدالت اور تقویٰ اور ساحت کے اختلاط کے ساتھ تو اُن کے کلام کا محل اصلی اور اُن کے خاص اور عام کا طرح اولیٰ یہی ہو تو مجھ کو ملتا ہے کہ اُن حضرات کے حوالہ اور اقوال کو اسی پر جوہر بننے بنایا محمول مجھو چاہئے اُن کے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہیں اور میں نے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ اللہ الہیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دہن میں جھل مارے ہو اور اکھا سلسلہ عالم ارواح میں خطیرۃ القدس کے ساتھ بیچ عجیب و رسوخ غریب تفصیل ہو اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ اکھا قول عالم ارواح کے باطن در باطن میں زیادہ تر یہی خارج کی نسبت واللہ علم سرور ہم کتا ہو حضرت مصنف تحقیق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عظیم الفطیر سے شبہات فاضلین کو جڑ سے اکھاڑ دیا بیٹھے نادان کہتے ہیں کہ قادر یہ اور چشمیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعینؒ کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیدہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہو کہ جس امر کی واسطے اولیاء و طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کیے ہیں وہ ہر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہو گو طریق اسکی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جسکو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو بیان

مذہب سید کا گمان سراسر غلط ہو مان یہ البتہ ہو کہ حضرت صحابہ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور  
خورشید رسالت کی تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ امن کو  
بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور  
حدیث کے فہم میں قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور اہل عرب  
اس کے محتاج ہیں و اللہ اعلم بہت سیدی اَوَّالِدُ قَدِيسٍ مَّيْمُونٍ يَذْكُرُ مَا قَعَدَ لَهُ طَوْنِيَّةٌ رَامِي  
فِيهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَوْنَهُ اللَّهُ وَجِبَتْ  
عَنْ نَسَبِي هَلْ هِيَ أَلِيٌّ كَانَتْ عِنْدَ كُمْ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَرَنِي بِأَلَا أَسْتَفِرَّاقَ مِنْهَا وَكَأَنَّمَا لِي جَدًّا أَلَمْ يَقَالَ هِيَ هِيَ بِلَا فَرْقٍ وَالِدِ مَرْتَدٍ قَدِيسٍ  
سَرَفٌ سَمِعْتُ فِي سَنَةِ ثَلَاثِينَ طَوْنِي خَوَابٌ كَوْنَهُ كَرْتِ تَحْتِ جَسْمِ حَسَنِ أَوْ سَيِّدِ الْأَوَّلِيَاءِ عَلِيٍّ مَرْتَدٍ  
عَلِيمِ السَّلَامِ كَوْنَهُ تَوَفَّرَ مَا كَمِنْ نَعْلِي مَرْتَدٍ كَرَمِ اللَّهِ وَجِبَتْ بِوَجْهِ ابْنِ نَسَبٍ سَ كَرَامِي وَهِيَ  
نَسَبٌ بِوَجْهِ كَوْنَهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ تَحْتِ وَجْهِ كَرَمِ اللَّهِ كَرَامِي نَسَبٌ مِّنْ سَمْعِ قَرْنِ  
كَأَوْ خَوَابِ تَالِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ وَهِيَ بِوَجْهِ تَالِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ وَهِيَ بِوَجْهِ تَالِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ  
أَحْوَالُ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ مَرْتَدٍ  
الطَّاعَاتِ وَتَأْتِيهِ هَا فِي حَبِيمِ النَّفْسِ وَمُسَوِّدِ آءِ الْقَلْبِ بِوَجْهِ سَمْعِ قَرْنِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ  
بِرْمَادِ مَرْتَدٍ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ وَهِيَ بِوَجْهِ تَالِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ وَهِيَ بِوَجْهِ تَالِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ  
كَبْهِي كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ وَهِيَ بِوَجْهِ تَالِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ وَهِيَ بِوَجْهِ تَالِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ  
قَبُولِ هَوْنِ أَوْ بِطَائِنِ نَفْسِ أَوْ دَلِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ وَهِيَ بِوَجْهِ تَالِ كَرَامِي بِوَجْهِ نَسَبٍ  
اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَلَى جَمِيعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَا لَكَ فِي الْمَوْطَأِ عَنْ

۱۰ مثال اسکی ایسی ہو کہ جب تک آفتاب نکلا ہو اور ہر چیز پڑھ لے سکتا ہو آدمی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت  
روشنی کی پڑھی پڑھنے کے لیے جس صحابہ رضی اللہ عنہ کے وقت میں آفتاب رسالت طلوع کیے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی  
حضور اللہ کے لیے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے حال یا کمال پر جو حال ہوتا تھا ارجحیوں میں کچھ نہیں حال ہوتا اور  
اب چونکہ وہ آفتاب عالمات غروب ہوا حاجت پڑی اُن اشغال کی اُس لمحہ حضور کے حال کرنے کے لیے ۱۲ ق۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطِهِ فَلَمَّا رَدَّ شَيْءٌ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ  
وَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى جَاءَهُ ذَلِكَ فَجَعَلَ يَتَبَعُهُ لِيَصْرُفَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاتِهِ  
فَإِذَا هُوَ لَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ قَدْ أَصَابَنِي فِي مَالِي هَذَا فَنَسِيَ فُجَاءَةً إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ مِنَ الْفَهْطَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ هُوَ صَدَقَ اللَّهُ فَضَعَهُ خَلَّتْ شَيْئَتْ وَرِصَّةٌ سَلِيمَانٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَشَا  
الْبَيْهَاتِي قَوْلُهُ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُورًا مَعْلُومًا بِمَجْلِهِ  
احوال رفیع کے مقدم رکھنا ہو طاعات الہی کا اسکے جمیع ماسوا پر اور اُس پر غیرت کرنا سوا اللہ امام  
مالک نے موطا میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ میں نماز  
پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اُڑی سو ادھر ادھر جھانکتی بھرتی تھی اور نکل جانے کی  
راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پھان اور زمین پر جھکے تھے کہ اُس کا ٹکنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ نے  
کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اُس کے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف  
مستوج ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ  
باغ خیرت ہے اللہ کی راہ میں اس کو رکھیے اور دیکھیے جہاں کہیں چاہیے اور سلیمان علیہ السلام  
کا قصہ جبکہ اس آیت میں اشارہ ہو فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہو مسحرم  
کہتا ہو قصہ مذکورہ مجاہد یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کیا رگھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے  
مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ رگھوڑوں کی پٹلیاں اور گردنیں کاٹی جائیں  
خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہو اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی  
نے طاعت حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہو چنانچہ  
ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرت کر دیا اور حضرت سلیمان نے گھوڑوں کو روڈ والا دینھا غلبہ الخوف میں  
اللَّهُ تَعَالَى مَحْمُودٌ عَلَى ظَاهِرِهِ الْمُبْدَى وَالْجَوَارِدُ لَهُ الشَّرُّ أَخْبَرَهُ الْحَفَاطِيُّ لَأَمْرٍ أَلِ الْمُنَبِّئِي



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ الْإِنِّ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَائِلًا فَفَاضَتْ  
عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ عَلَى قَبْرِ نَبِيِّ أَحَقَّ أَتَلَّتْ لِحْيَتُهُ وَكَانَ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيَ بِالنَّاسِ أَرْنَدَ كَارِيئًا الْمَرْحَلِ أَوْ رَجُلًا جَالِسًا رَفِيعَةً  
مُذْكَورَهُ كَيْفَ اللَّهُ تَعَالَى كَاخُوفٍ بِرِاسِطٍ بِرُكُوكِ اسْكَانِ رِيْدِنِ اَوْ جَوَارِحِ بِرِطَاهِرِ بِوَجَاهِ تَاهِرِ حَظَاظِ حَدِيثِ  
لِصُولِ مِيْنِ بِه حَدِيثِ رِوَايَتِ كِي كَهَنِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَفْرِيَا كِرْسَاتِ مَخْضُونِ كَوْحَقِّقَاتِي اِيْنِي سَايَه  
رَحْمَتِ مِيْنِ رُكْهِدِ كَا بِهَاتِكِ كِه پَانْچُو اِنْ مَخْضُ فَرْمَا يَه مَرْدِ بِرِ جِنِّسِ اَللّٰهُ كُو خَالِي مَكَانِ مِيْنِ يَا دِكِيَا بِهَرِ اسْكَ  
وَوَلُوْنِ اَنْكُهِيْنِ اَنْسُوْنِ سِهْنِ لَكِيْنِ اَوْ رَحْمَتِ مِيْنِ وَارِدِ بِرِ كِه عُمَانِ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهَا بِكِ قَبْرِ بِرُكْطِ سِهْنِ  
تَوَاتَرِ رُو سِه كُو اُطْرَهِي تَرِي هُو كِي اَوْ رِ رِ سُولِ اَللّٰهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا يَه حَالِ تَخَا كِه جِيْتِ كِي نَا زِيْرِ هَتِه تَه  
تُو سَنِيَه مِيَا رِكِ سِه جُو شِ كِي اَوَا زَاتِي هَتِي دِي كِ كِه جُو شِ كِي رِي كِي طَرَحِ لِيْنِي رُو نِي كِي اِيْسِي اَوَا زَاتِي هَتِي سَنِيَه  
مِيَا رِكِ سِه جِيْسِه بِاُنْ دِي سَنِ سَنِ بُولَتِي هَتِي **ف** مَوْلَا نَا نِي فَرْمَا يَه حَدِيثِ مِيْنِ وَارِدِ بِرِ كِه دُفْعِ مِيْنِ نِدَا خَلِ  
مُو كَا وَه مَرْدِ جَوْرِ يَا اَللّٰهُ كِي خَوْفِ سُو مِيَا نِي كِه دُو دُفْعِ مِيْنِ بِهَرِ جَاوِي اَوْ رَا بِوَكْرِ صَدِيقِ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ مَرْدِ  
كَثِيْرِ لِي كَا تَه اَنْكُهِيْنِ تَهْتِي تَهْتِي اَنْسُوْنِ سِه جِي كِه وَه قُرْآنِ پُڑْ هَتِه تَه اَوْ جِيْرِ مِيْنِ مَطْمَعِيْنِ كَا كِه جِيْرِ مِيْنِ  
بِه اِيْتِ اَنْخَضَرْتِ عَلِيَه الصَّلَاةِ وَاسْلَامِ سِهْنِي اَمْ خُلِقُوْا مِيْنِ عَلِيَه سَهْنِي اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ لَوْ كَا يَه مِيْرَقْلِبِ  
اَمْ كَا يَه خَوْفِ سِه وَ مِيْنِهَا اَلرُّوْحُ يَا اَلصَّالِحَةَ قَدْ اَخْرَجَ اَلْحَقُّ اَنْ اَلنَّبِيَّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اَلرُّوْحُ يَا اَلْحَسَنَةُ مِنْ اَلَّذِي اَلصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ مَّسْنَةِ وَارِلِيْنِ جُزْءٌ مِّنْ اَلْمُبْنُوَّةِ وَرِاْنَه قَالِ كُنْ لِيْ جِيْ  
لَعْدِيْ مِّنْ اَلْمُبْنُوَّةِ اَلَا اَلْمُبْنُوَّةَاتُ هَآؤُلَآءُ مَا اَلْمُبْنُوَّةَاتُ يَا رَسُوْلُ اَللّٰهُ قَالِ اَلرُّوْحُ يَا اَلصَّالِحَةَ يَرْحَمُ اَللّٰهُ

۱۵ اسکے آگے یہ ہر کو اسد ن کہ نہیں سایہ ہوگا مگر سایہ ایک تو امام عادل اور نور جان کہ نشہ فرمایا اُسے اسد کی عبادت میں  
اور وہ شخص کہ دل اسکا بھر دین کا رہتا ہو جب تک اسکو سچ سے یہاں تک کہ بچا دے مجھ میں اور وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں اس میں  
اور جمع بھی ہوتے ہیں محبت پر اور جدا بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکہ ان رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اسد  
کو تنہائی میں پس جاری ہوئیں اُنکھیں اسکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کہ بلایا اسکو ایک عورت حسبِ مجال والی نے پس کہا اُسے  
کہ میں ڈرتا ہوں اُس سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا پس کو یہاں تک کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اسکے نے پس جس کو کہ خیرِ ج  
کیا دینے ہاتھ اسکے نے یعنی اس طرح کچھ دیا کہ دانے نہ ہوا لے کو دیا تو بائیں ہاتھ لے کو خیرِ جی لے اسکی یہ حدیث جاری اُسے سلم نے  
روایت کی ہر ۱۲ شکوہ ۱۵ اسکو تالیق بالحوال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ کاغذ نہیں بھرجا نا محال ہو ایسے ہی اسکا دین میں جانا محال ہوگا

النصارى أو ثمرى له جزء من ستة وأربعين جزء من النبوة ورواه غيره قوله تعالى لهم النبوة في الحياة الدنيا أو بنحو حالات رقيقة بجا خواب ہر ماقظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیلے حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد نبوت سے مگر مشرت صحابہ نے کہا اور مشرت کیا میں یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکھے یا اسکے واسطے دوسرے مرد یا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیلے حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ ان کے واسطے بشارت ہر زندگانی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہے ہر دیاے صالح یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت و دنیاوی سے بجا خواب مراد ہر

**ف** مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکین کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا نیک بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرنا تو آنحضرت اسکی تعبیر فرماتے تھے **وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّاحِبَةُ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَا الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَا الشَّاهِدِ الْمُتَبَرِّكِ لِنَبِيِّ اللَّهِ أَحْرَامٍ وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمَقْدَسِ ثُمَّ رُؤْيَا الْوَقَائِعِ الْأَتَمَّةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأَى أَوِ الْمَخْصِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ أَوْ رُؤْيَا الْأَنْوَارِ وَالطِّيبَاتِ كَشْرِبِ اللَّبَنِ أَوِ الْفَصْلِ وَاسْمِهِنَّ كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ الرُّؤْيَا مِنْ الْأَمْثُولِ وَرُؤْيَا الْمَلَائِكَةِ فِي الْحَدِيثِ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظِلَّةٌ فِيمَا أَمْتَالُ الْمَصَابِيحِ إِلَى آخِرِ الْقِصَّةِ** اور دیاے صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہے خواب میں یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیاء علیہم السلام کا اسکے بعد مکانات مبارک کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ ہر واقعہ آئندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کے واقع ہوں یا واقع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پنا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایا میں مذکور ہے

اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا جاننے کی حالت میں حدیث میں وارد ہو کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا حسین چراغ سے تھے تا آخر قصہ **قصہ مذکورہ** مجاہد صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اسید بن حنفیہ بنجد کے وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان ہسان کی طرف سے حسین چراغوں کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اکا گڑا پھر گئے لگا اٹھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا اٹھوں نے کہا کہ نہیں فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سن کر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھتے جاتا تو صبح کے وقت انکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے مگر تم کہتا ہو رویت بنوی جمع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابوہریرہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے مجھ کو خواب میں دیکھا اُس نے مجھ کو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت نہیں بکڑ سکتا مولانا نے فرمایا دو دھار شہد کے مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہو احمد اور ترمذی نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجہ الکبریٰ نے کہا کہ اُسے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی لیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اُسکو خواب میں دیکھا اُس پر سفید پوشا تھی اور اگر وہ دورخی ہوتا اُس پر لباس سفید ہوتا و مِنْهَا الْفَرَسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْحَاطِرُ الْمَطَابِقُ الْوَارِثُ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اتَّقُوا فَرَسَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ يُظَلُّ صَبُورًا لِلَّهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فرات صادقہ ہو اور وہ خاطر جو مطابق ہو واقع کے سوا البتہ حدیث میں آیا ہو کہ مؤمن کی فرست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الہی کے نظر کرتا ہو مگر تم کہتا ہو فرست صادقہ سے ٹھیک اکل مراد ہو وَمِنْهَا حَابِيَةُ الدُّعَاءِ وَطَلْعُهَا يُطْلَبُ مِنَ اللَّهِ لِعَالِي مُجِدِّ هَمَّتِهِ وَإِلَيْهِ الْإِمَارَةُ فِي الْحَدِيثِ رَبِّ أَطْبَرُ شَعَثَ ذِي طَرَفٍ لَّا يُعْبَأُ بِهِ لَوْ أَسْمَعُ عَلَى اللَّهِ كَبْرًا وَبِالْجَلَّةِ قَهْرًا الْوَقَائِعُ وَأَمْثَلُهَا دَلَّةٌ عَلَى صِدْقِ الْيَمَانِ الرَّحْلِ وَقَبُولِ طَاعَاتِهِ وَسِرِّيَةِ الْفُورِ فِي صَدْقِ قَلْبِهِ فَلْيَعْنَتْنَهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا اور ظاہر ہونا اس کا جبکہ اللہ سے

طالب ہر انبی ہمت کی کوشش سے اور ہی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعض شخص غبار آلودہ شام  
 موزانے پچھے کپڑوں والا جسکو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے پھر سے پر تو حقیقتاً  
 اسکی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اسکی ایسی وجاہت ہو جیسا اسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ  
 کلام یہ ہے کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور مانند ان کے اور حالات بلند ذلالت کرتے ہیں مرد کی  
 صحت ایمان برادر اسکی طاعات کے قبول ہونے پر اور نور رسالت کر جانے پر اسکے قلب کے باطن  
 میں توسل الہی انکو غنیمت جانے ثمَّ لَجَّ مَحْضُورُ النَّبِيِّ عَزَّ وَجَلَّ اَخْرَجَهُ الْفَنَاءُ فِي اَنَّهُ  
 وَالْبَقَاءُ بِهِ مَا لَحِقَ عِنْدِي اَنَّهُ لَمَّا مَنَّ عَلَيَّ مَتَوَرِّئًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَأَسْطَرِ  
 الْمَنَافِعِ يَأْتِيَنَّ الْمَنْصِلُ بَلْ هُوَ مَوْهَبَةٌ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى يَهَيِّئُهُ مَنَ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ مَنَ  
 غَيْرِ تَوَارِثٍ وَمَا نَسْهَدُ لِحُذِّ الْمَعْنَى مَا رَوَى أَنَّ حَوَاجَةً نَّقْشِبَنْدِ مُسْلِمٍ عَنْ سِلْسِلَةِ  
 شَيْوُخِهِ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلَى أَهْلِ السِّلْسِلَةِ بَلْ وَصَلْتُ إِلَى حَبْزَةٍ فَأَوْصَلَنِي  
 إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لِمَا وَرَدَ حَبْزَةً مِّنْ حَبْزَاتِ اللَّهِ تَوَارِثِي عَمَلِ الثَّقَلَيْنِ هَذَا أَمْرٌ أَنَّ سِلْسِلَةَ  
 شَيْوُخِهِ مَعْلُومَةٌ وَمَعْرُوفَةٌ فَهَمَّنْ شَاءَ هَذَا الْعَرُوفُ فَلْيَرْجِعْ إِلَى سَائِرِ لَيْتِنَا وَاللَّهُ الْهَادِي  
 پھر بعد حال ہونے نسبت کے دوسرے عروج اور ترقی ہو اور وہ عبارت ہو قافی اللہ اور بقا باللہ سے  
 اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براستہ  
 شارح سند متصل سے متوارث نہیں بلکہ یہ تو خدا کی داد ہے جسکو اپنے بیرون میں سے چاہے ثبات کرے  
 بیرون توارث کے اور اس مدعا کا شاید وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اسنے  
 بیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے نہیں پہنچا بلکہ مجھ کو تو  
 کشش ربانی پہنچ گئی سو اسنے مجھکو اللہ تک پہنچا دیا یہ کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کے  
 کہ کشش ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مقابل ہو اسکو یا رکھنا یا نیمہ خواجہ  
 نقشبند کے مرشدوں کا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا  
 اور بقا کے وہی ہونے کی نہ کیسی ہو سکی تو ہماری اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ

میں نے یہ کتاب مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے کتاب  
حجۃ اللہ البالغہ میں تفصیلی بیان کیا ہے جس کو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے۔

فصل آٹھویں

فِي شَيْءٍ مِّنْ تَوَائِدِ سَيِّدِكَ الْوَالِدِ الْقُدُّوسِ سِرُّهُ اسْ فَضْلُ مِيقَاتِ الدَّمِ شَدِّدٌ قَدَسُ سِرِّهِ كَيْفَ  
بَعْضُ فَاوِدَ مَعْدُورٍ هِيَ لَيْتِي حَضْرَتِ مَهْنَتِ كَيْفَ خَانِدَانِي اَعْمَالِ مَجْرِبَاتِ كَاهِنِ ذِكْرِ بَرِ اَوْصَلُوهُ  
سَيِّدِي الْوَالِدِ الْقُدُّوسِ سِرُّهُ مَوْاطِنَةُ يَامَغْنِي كُلَّ يَوْمٍ مَّأْتَلَهُ وَالْفَرْقَةُ وَسُورَةُ  
الْمَزْمِيلِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً فَاَنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاَحَدِي عَشْرَ مَرَّةً وَقَالَ هَذَانِ الْمَجْرِبَانِ  
لِلْغَنِيِّ اِقْلِبِي وَانْطَاهِرِي كِلَاهِمَا وَالدَّمِ شَدِّدٌ قَدَسُ سِرِّهِ كَيْفَ كُوْصِيَّتِ كِي يَامَغْنِي كِي طَلَبِ  
كِي هَرْدَنِ كِيَارِهَ سَوَارِ اَوْرَ سُوْرَهَ مَزْلُ بَطْرَحْنِي كِي جَالِسِيْنَ بَارِسُوْا كَرْنَهَ هُوْ كِي لُوْ كِيَارِهَ بَارِ  
اَوْرَ فَرْمَا كِي دُوْنُوْنِ عَمَلِ غَنَاءِ دَلِي اَوْرَ ظَاهِرِي دُوْنُوْنِ كِي وَاسَطِي مَجْرِبَتِيْنِ فَاَوْصَلِيْ  
مَوْاطِنَةُ الصَّلَاةِ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ وَقَالَ بَهَا وَحْدَنَا  
مَا وَحْدَنَا اَوْرَ مَجْرِبَهُ كُوْصِيَّتِ كِي دُرُوْدِيْ مِهْنَتِيْ بِرِ هَرُ رُوْزِ اَوْرَ فَرْمَا كِي اِسِيْ كِي سَبَبِ  
مِنِيْ يَا اَجْرِيَا وَسَمْعُهُ يَقُوْلُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ نِّتَالِكُمْ ضَرِيْسُهُ اَوْ رَاْسُهُ اَوْ كُوْجَعُهُ  
اَلْبَرِيْاحُ فَحَدِّثْهُ طَاهِرًا وَضَعْ عَلَيْهِ رُمْلًا طَاهِرًا اَوْ اَلْتَبَّ بِسْمَارٍ مَجْدُورٍ حَتَّى  
وَلْتَدْرُبَ اَلْبَسْمَارُ عَلَيَّ اَلْاَلَمَ اَوْ اَقْرَأِ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضْعُ اَصْبَعَهُ عَلَيَّ  
مَوْضِعَ الْاَلَمِ ثَبُوْتُهُ ثُمَّ اَسْأَلْهُ هَلْ شَفِيْتُ فَاِنْ شَفِيْتُ فَمَا اِلَّا نَقَلْتُ اِسْمَكَ اِلَى الْبَاغِ

[illegible]

اعمال محمد بن خادمانی حضرت مصنف

برائے کتابتیں ظاہری و باطنی

وَقَرَأَتِ الْقَائِلَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلَتْهُ كَلَامًا وَلِي فَإِنْ شَفَعْنِي فِيهَا وَإِلَّا نَقَلْتُ الْمَسَاءَ إِلَى الْحَلِيمِ وَ  
 تَرَأَتِ الْقَائِلَةَ ثَلَاثًا وَهَكَذَا أَفْلَا نَصِلُ إِلَى أَخِي الْحُرُوفِ إِلَّا وَقَدْ شَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَوْ رُسُنَا  
 میں نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالاں  
 آوے یا اسکو ریاہ ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پٹری پاک لے اور اُس پر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل  
 یا کھونٹی سے اُس پر بجز ہوز حلی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے اور  
 درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے پھر اُس سے پوچھ کہ مجھ کو آرام  
 ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہو اور میں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے  
 اور دوبار سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہو گئی تو فوالمراد  
 اور میں تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور میں بار ایک بار پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے  
 درتبا جاوے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھا تا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہنچے گا مگر یہ کہ خدا  
 اُس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گیارہ سمیعۃ یقول اِذَا عَسْتَلَاكَ حَاجَةً اَدَعْتَلَاكَ غَائِبٌ  
 فَادْعَتْ اَنْ تَرِيحَهُ اَمَّا سَا لِمَا غَايَا اَوْ كَانَتْ لَكَ مَهِيْنٌ فَادْعَتْ اَنْ تَشْفِيَهُ اللهُ تَعَالَى  
 فَاقْرَأْ سُورَةَ الْقَائِلَةِ اِحْدَى وَاَرْبَعَيْنِ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْجِهِمَا اور میں نے والد  
 مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے  
 کہ حقتالی اسکو سالم اور غافم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت  
 بخشنے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں پڑھے **ف** مولانا رحمہ  
 نے حاشیہ میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ جو فاتحہ الکتاب کو چالیس بار  
 بانی کے پالے پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منہ پر چھپا دے تو حقتالی اسکو فائدہ بخشنے  
 وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ عَصَهُ الْكَلْبُ الْحَبْنُ وَخَفِيَ عَلَيْهِ الْحَبْنُ فَاتَّبَعَ لَهُ هَذِهِ الْآيَةُ

۱۱ اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پوچھا کہ جس رٹکے کو سان کی بیماری ہو تو اُس پر الحمد کتابیں بارساتھ دل میں بسم اللہ کے  
 ساتھ الحمد کے چھ رکوع چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مرض اسکا جاتا رہے گا اور اگر فرصت ہو تو تین بار کا پڑھنا  
 بھی کفایت کرتا ہے۔ ۱۲

میں نے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اسکو ریاہ ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پٹری پاک لے اور اُس پر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اُس پر بجز ہوز حلی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے پھر اُس سے پوچھ کہ مجھ کو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہو اور میں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دوبار سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہو گئی تو فوالمراد اور میں تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور میں بار ایک بار پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے درتبا جاوے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھا تا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہنچے گا مگر یہ کہ خدا اُس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گیارہ سمیعۃ یقول اِذَا عَسْتَلَاكَ حَاجَةً اَدَعْتَلَاكَ غَائِبٌ فَادْعَتْ اَنْ تَرِيحَهُ اَمَّا سَا لِمَا غَايَا اَوْ كَانَتْ لَكَ مَهِيْنٌ فَادْعَتْ اَنْ تَشْفِيَهُ اللهُ تَعَالَى فَاقْرَأْ سُورَةَ الْقَائِلَةِ اِحْدَى وَاَرْبَعَيْنِ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْجِهِمَا اور میں نے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حقتالی اسکو سالم اور غافم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت بخشنے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں پڑھے **ف** مولانا رحمہ نے حاشیہ میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ جو فاتحہ الکتاب کو چالیس بار بانی کے پالے پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منہ پر چھپا دے تو حقتالی اسکو فائدہ بخشنے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ عَصَهُ الْكَلْبُ الْحَبْنُ وَخَفِيَ عَلَيْهِ الْحَبْنُ فَاتَّبَعَ لَهُ هَذِهِ الْآيَةُ

ہاں اس فقیر کو ایک بزرگ سے پوچھا کہ جس رٹکے کو سان کی بیماری ہو تو اُس پر الحمد کتابیں بارساتھ دل میں بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے چھ رکوع چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مرض اسکا جاتا رہے گا اور اگر فرصت ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ ۱۲

عَلَىٰ أَرْبَعِينَ كِسْرَةً مِنَ الْخُبْزِ انْهَمُّ نَكِيدًا وَنَ كِيدًا ۚ وَكِيدًا ۚ فَهَمَّ الْكُفْرَيْنِ  
 اَمَّهَلَهُمْ مُّوَيْدًا ۚ وَمَرَّةً ۚ اَنْ يَّا كُلَّ كَلٍّ يَوْمَ كِسْرَةٍ اور میں نے سنا اُن ہی حضرت  
 سے فرماتے تھے کہ جس کو باؤ لاکتا کاٹے اور اُس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت  
 کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ انْهَمُّ نَكِيدًا وَنَ كِيدًا لفظ روید ایک اور اُس سے کہے  
 کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ  
 تَصِبْهُ فَاَقَّةٌ اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات  
 پڑھے اس کو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کتاب ہیرویل حدیث کے موافق ہر واہد اعلم وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ  
 مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اِلٰى آخِرِ سُورَةِ الْكَافُرَةِ وَسَّالَ اللّٰهُ  
 تَعَالٰى اَنْ يُّوَقِّطَ فِىْ اَيِّ سَاعَةٍ اَرَادَ اَلْيَقْظَةُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْهَا اور میں نے اُن حضرت سے سنا  
 فرماتے تھے کہ جو شخص بے سونے کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سورہ کاف کے آخر تک پڑھے  
 اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اس کو جگاوے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو جگاوے مترجم کتاب ہیرو  
 کہ سورہ کاف کی آیت مذکورہ پر میں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کَانَ لَهُمْ جَنَّتُ الْفِرْدَوْسِ نَزْلًا  
 خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَغْوُوْنَ عَنْهَا ۚ لَآ اَدْرٰى لَوْ كَانَ اِلَّا الْحَرَمُ اِذْ الْكَلْبَاتُ رَفَعَتْ لِحْيَتَهُنَّ قَبْلَ اَنْ  
 تَنْفَدَ كَلَامُ رَبِّىْ وَكُلُّنَّكَ يَمْتَلِئُ مِنْ دَاخِلِ اِنَّمَا اَنَا مُنْزَلٌ مِّنْكُمْ كُوْحٰى اِلٰى اِنَّمَا الْقَلَمُ اِلٰهٌ وَاحِدٌ  
 فَمَنْ كَانَ يَرْجُوَ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ ۚ اَحَدٌ يَّهْدِيْهِ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

برائے ازبیرن سکتا ہوتا ہے  
 برای دانش فاقہ

عمل خطاط اطفال سید الشہداء الزین

۱۰ لے سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا حق صاحب رحمہ اللہ سے کہ فرماتے تھے جس کو باؤ لاکتا کاٹے تو ایک ٹکڑا باغات کا قہوڑے  
 سے گرو میں لپیٹ کر کھلاوے تو انتشار اللہ تعالیٰ زیر اس کا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق  
 ۱۱ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے حزب البکر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہو کہ جو کوئی  
 لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم سوا بار ہر روز پڑھ لیا کرے تو اس کو فاقہ نہیں ہو پچہ گا ۱۲ ق

عمل حفظ اطفال

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَلِيْظِ الْعَظِيْمِ ط اور سائين نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھو اور لڑکے کی  
 کروں میں لکھا حق تعالیٰ اے کو محفوظ رکھیں گے بسم اللہ سے آخر تک تعویذ کو رجبہ رجبہ اسکا یہ ہو کہ بواسطہ  
 کلمات التبیہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور کاٹنے والے کٹرے  
 اور نظر لگانے والی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑ لی دس لاکھ لاکھ و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم کے قلم سے میں  
 وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَا وَ اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ اَنْفٍ يَقُوْلُ اَمْسَاحًا وَ مَسَاعًا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّىْ رَدِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَمَنْتُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا  
 قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَلِيْظِ الْعَظِيْمِ مَا سَاعَا اللّٰهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَسَا لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ  
 شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَخَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا وَ اَحْفَظُ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ  
 اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ اَبٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِيْ اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ  
 مُّسْتَقِيْمٍ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيَّ اللّٰهِ الَّذِىْ نَزَلَ الْكِتَابُ وَ هُوَ سَيُّدُ الْمَلَائِكَةِ  
 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ  
 اور سائین نے اُن سے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہر ہر آفت سے  
 بڑھ کر اسکو صبح اور شام ترجمہ اسکا یہ ہو کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے خداوند اقدس و میرا رب  
 ہو کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے تجھی پر میں نے بھروسہ کیا اور تو ہی مالک ہر عرش عظیم کا اور نہ  
 بچاؤ ہو گناہ سے اور نہ قوت ہو بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہو جو اللہ نے  
 چاہا ہوا اور جو نہ چاہا ہوا میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہو اور مقرر اللہ نے اپنے  
 حکم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہو اور ہر چیز کو شمار کر لیا ہو گن کر خداوند امن پناہ مانگتا ہوں اپنی ذات  
 کی بڑائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی بڑائی سے جسکی چوٹی کو تو تھا بنے ہو یعنی تیرے قبضہ قدرت میں

برائے امان از ہر آن

۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسینؑ کے لیے یوں تعویذ کرتے تھے اَعِيْذُكُمْ بِاللّٰهِ مِنَ الْغَلِيْظِ الْعَظِيْمِ  
 التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَمِيَّةَ اَوْ فَرَاتے تھے کہ تمہارا بچاؤ حضرت ابراہیمؑ تعویذ کرتے تھے ساتھ اس  
 دعا کے کہ سُبْحَانَكَ اَدْرَسْتَ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَمِيَّةَ ۱۲  
 دعا لکھنے کا تھا اَعُوْذُ بِكُلِّهَا اِنَّهٗ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَمِيَّةَ ۱۲



میں ہر مقرر شہر ارب صراط مستقیم پہنچا اور تو ہر چیز کا گنبدان ہر القبہ میرے کام کا بنایا اور اللہ تعالیٰ  
 جس نے قرآن اُنار اور وہ نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہو سوا اگر وہ نہ مائین اور گروں کسی  
 کریں تو کہہ مجھ کو اللہ کافی ہو کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُس کے اسی پر مین نے عہد ادا ہو کر  
 کیا اور وہی مالک ہو عرش عظیم کا وَسْمَعْتَهُ يَقُولُ مَنْ خَانَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ  
 كَلْبِعَصْ كَفَيْتُ حَمْدُكَ حَمْدُكَ حَمْدُكَ وَلَيْقَبُضُ كُلِّ اصْبَعٍ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنَى عِنْدَكَ  
 كُلِّ حَرْفٍ مِنَ الْقَفْظِ الْأَوَّلِ وَمِنْ الْيُسْرَى عِنْدَكَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ الثَّانِي ثُمَّ  
 لِيَقْتَضِيَهُمَا جَمِيعًا فِي وَجْهِهِ مِنْ يَتَكَلَّمُ مِنْهُ اُوْرِيْن نے حضرت خالد سے سنا فرماتے تھے کہ جو  
 شخص کسی صاحب حکومت سے دُرسے اُسکو چاہیے یوں کہ کھبعض کُفَيْتُ حَمْدُكَ حَمْدُكَ  
 اور چاہیے کہ اپنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں  
 ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند  
 کیے چلا جاوے پھر دونوں کو کھول دے اُسکے سامنے جس سے دُرتا ہو ستر حرم کتا ہو لفظ اول سے  
 کھبعض اور لفظ ثانی سے حَمْدُكَ حَمْدُكَ مراد ہو یعنی جب کاف کے تو دہن ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب  
 ہا کے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کرے اور یاے تختانیہ کے بعد تیسری اور لگی  
 اور عین کے بعد چوتھی اور صا و کے بعد پانچویں بند کرے اور علیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف  
 کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے وَسْمَعْتَهُ يَقُولُ مَسَّتْ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ  
 تَسْمَى بِآيَاتِ الشِّفَاءِ بَلِيَّتُهَا لِلرَّضِيِّ فِي إِنْاءٍ فَيُحْمَلُ هَا بِالْمَاءِ وَلَيُتَوَبَّ وَكَيْشِفُ صَدْرَهُ  
 قَوْمٌ مُؤْمِنِينَ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ يَخْرُجُ مِنْ لَطُونِهَا شَرَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ لَوْنُهُ  
 فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَخُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ  
 وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ مَشْفِيٌّ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْهَأَ الْهَدْيَ وَشِفَاءٌ اُوْرِيْن نے سنا  
 حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہو ہمارے  
 واسطے اُنکو ایک برتن میں لکھ کر اور پانی سے دھو کر بلاوے آیات مذکورہ و شفاء سے آخر تک ہیں

ہا کے حرف

آیات شفا کے برتن



بِالْقِيَمِ وَيَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ  
 إِلَيْكَ وَمَا نُزِّلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۚ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ ۚ  
 وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ط إِنَّ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ  
 لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ  
 أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ  
 وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي قَدْ أَرْسَلَهُ  
 مِنَ النَّبِيِّ مَنْ يَكْفُرُ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِإِسْمِهِ فَقَدْ اسْتَسْكَنَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْقِصَامَ  
 طَهَا ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط  
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَائُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُهُم مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ط أُولَٰئِكَ  
 أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَابْنُ مَرْبُودٍ  
 مَا فِي الْقَيْسِ كَمْ أَوْ خَفَوُا بِمَا سَيَكْمُرُ بِهِ اللَّهُ ۚ فَيُخَفِّرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ  
 عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ مَرَّتْ لِرَسُولٍ بِمَا نُزِّلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ عَلَىٰ أَمْنٍ بِاللَّهِ  
 وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا تَعْرِضُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا  
 غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا  
 اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ كُنَّا نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ عَلَيْنَا مَثَلَهُ ط عَلَى  
 الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَجْعَلْنَا مَثَلًا لِقَوْمٍ كَانُوا ظَالِمِينَ ۚ وَعَفَّ عَنَّا وَتَدَاوَعْنَا وَأَرْحَمَ  
 مَوْلَانَا وَتَفَّ عَلَيْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۚ هَٰذَا رَبُّكَ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ  
 فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۚ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَىٰ اللَّيْلُ أَلْهَامُهُ حَتَّىٰ تَنَامَ ۚ وَالشَّمْسُ  
 وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مَسْجُوتٌ بِأَمْرِهِ ۚ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۚ هَٰذَا دَعَا  
 رَبِّكَ تَقَرُّعًا وَخَفِيَّةً ط إِنَّ اللَّهَ لَا يُجِيبُ الْمُتَعِدِّينَ ۚ وَلَا يَسْتَجِيبُ الْإِنْسَانُ إِذَا دَعَا اللَّهَ  
 وَأَدْعَاؤُهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۚ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ وَأَدْعُوا إِلَيْهِ

آیاماً مدعواً فذلک الاسماء الحسنی ولا تجهر بصلواتک ولا تخافن بها وامنجن مبین  
 ذلک سبیلہ وقل الحمد لله الذی لم یخذلک وذلک اولم یکن لہ شریک فی الملک وعلین  
 لہ ولی من الذل وکبرۃ تلبیہہ والکافات صفا فالزاجات رجراۃ فالتالیات  
 فکراہ ان اھکم لواحدہ رب السموات والارض وما بینھما ورب المشارق  
 انارینا السماء الذی یزینہ بالکواکب وحفظا من کل شیطان ماردہ لا یمحون  
 الی الملاء الاعلی ولقد فتن من کل جانب دجورا ولھم عذاب واصب لا امن عنین  
 الخطفۃ فاتبعہ نہاب ثاقبہ فاستفتحہم اھم شد خلقا ام من خلقنا انا خلقناہم  
 من طین لاریبہ یا معترجین والاسی ان استطعتم ان تنفذو من اقطار السموات  
 والارض فانفذوا لاتنفذون الا سلطانہ مبای الایمکما تلک بانہ یدرس  
 علیکما شواظ من نار وخباس فلا تنفرون لوانزلنا هذا القرآن علی جبل  
 لرأیہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وذلک الامثال نزلھا للناس لعلھم  
 یفکرمن ہ ہو اللہ الذی لا الہ الا هو عا لہ الغیب والشہادۃ ہ ہو الرحمن الرحیم  
 ہو اللہ الذی لا الہ الا هو الملک القدوس السلام المؤمن المھمئذ المجتہد  
 المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ہو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنی  
 سبح لہ ما فی السموات والارض وهو الغریز الخلیلہ قل اویحی الی اللہ سمع لقو  
 من الجحیم فقالوا انا سمعنا قرأنا عجبا فیهدی الی الرشید فامسایہ ولکن شکر ربینا  
 احد او اللہ تعالی حدیث ربنا ما اتخذ صاحبہ ولا ولداۃ فافہ کان یقول سفیہا علی اللہ  
 شططاہ وسعنتہ یقول اذا ظہر من الحصبۃ فخذ حیطا اذرق واقرا سورۃ  
 الرحمن وکلما مررت علی قولہ تعالی مبای الایمکما تلک بانہ فاعقد عقدہ  
 وانفت فیہا وعلی الحیط فعتق الصبی یعاقبہ اللہ تعالی من ذالک المرض  
 اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چپ کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاکا لے

اور اسپر سورہ رحمن پڑھ اور جو بار کہ تو مباحی اَلَا وَرَبُّکُمْ اَتَذَّکَّرُ بَانَ ط پر پونچے تو ایک گروہ دی اور  
 اسپر بھونک ڈال اور تگے کو رگے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ اس کو سب بیماری سے آرام دیگا  
 وَ سَمِعَتْهُ یَقُولُ اَسْمَاءُ اَمَحَابِ الْکَهْفِ اَمَانٌ مِنَ الْفُوقِ وَالْحَرِيقِ وَالنَّهْبِ وَالسَّرِقِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِیْ جَعَلَ لَنَا مَسْلَمِیْنَ کَشْفُ طَطَاذِرُ قَطِیوُسُ کَشْفُ قَطِیوُسُ بَلِیوُسُ یُوَاسِی  
 بُوُسُ وَ کَلْبِیْہِ قَطِیْمِیْرٍ وَعَلِیَّ اللّٰہُ فَضْلُ الْمَسْبِلِ وَمِنْہَا جَابِرُو اور سائین نے حضرت والدہ سے  
 فرماتے تھے کہ صحاب کعب کے نام امان ہیں دوسرے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الہی  
 سے آخر تک دعا کرے وَ سَمِعَتْہُ یَقُولُ اِذَا اَعْتَرَضَتْ لَکَ حَاجَةٌ فَاَقْرَأْ بِاٰیٰتِ الْحَجَّابِ بِالْخَبْرِ  
 یَا بَدِیْعُ الْاَلْوَاِیْمِیْ مَرَّةً اَرْبَعًا عَشَرَ یَوْمًا فَاِنَّ اللّٰہَ لَفِیْقِیْ حَاجَتَکَ وَ هَذِهِ عَزَائِمُ اَحَازِنِیْ  
 سَیِّدِیْ اَلْوَالِدِیْہِمَا فِی جُلَّةٍ مَا اَحَازِنِیْ اور سائین نے حضرت والدہ سے فرماتے تھے کہ جب مجھ کو کوئی  
 حاجت درپیش آوے تو یاد کر لے اَلْحَجَّابِ بِالْخَبْرِ یا بَدِیْعُ کوبارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ  
 تیری حاجت بر لاوے گا اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہاں تک مجھ کو میرے والدہ شریف نے اجازت  
 دی ہو مجھ اور اعمال کے کہ جنہیں مجھ کو اجازت فرمائی ہو تقضاء الحاجات المہمۃ ۱۰ کعب ان ۱۰  
 رَا کَعَابِ یَقْرَءُ فِی الْاَوَّلِیْ لَبَدُ الْفَاحِیْہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ  
 فَاَسْتَجِبْنَا لَکَ وَ نَحْبِیْہُ مِنَ الْعَمْرِ وَ کَذَٰلِکَ یُنِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۵ مِائۃً مَّرَّةً وَ فِی الثَّانیۃِ  
 رَبِّ اِنِّیْ مَسْتَعِیْزُ اِلَیْکَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۵ مِائۃً مَّرَّةً وَ فِی الثَّانیۃِ وَاقِفُ  
 اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَبَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۵ مِائۃً مَّرَّةً وَ فِی الثَّانیۃِ قَالُوْا اَسْتَجِبْنَا اللّٰہَ  
 وَ نِعْمَ الْوکیلُ مِائۃً مَّرَّةً ثُمَّ یَقُولُ رَبِّ اِنِّیْ مُسْتَطِیْبٌ فَاسْتَجِبْنَا لَکَ مِائۃً مَّرَّةً ۵  
 حاجات شکر کے برائے ان کے واسطے چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کہ اَلَا  
 اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ۵ فَاَسْتَجِبْنَا لَکَ وَ نَحْبِیْہُ مِنَ الْعَمْرِ

ناراض سے تعارض حاجات انہما سے صحاب کعب کے امان ان فرقہ میں زور کی غارتگری و چوری و ہر حاجت درپیش

۱۰ سورۃ الحاکمۃ جو حدیث شریف میں آئی ہو وہ ظفر لعلیل وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہر پڑھنا اس کا  
 فضل سب سے ہو کہ تو خدا تعالیٰ اس پر رحم فرمائے آمین و سلم سے منقول ہے ۱۰



وَلَمَّا خَبَلَ الشَّيْطَانُ يَهُرَاقِي أَذْيَمَ السَّمِى سَمِعَ مَرَاتٍ وَلَقَدْ قَتَلْنَا سُلَيْمَانَ وَاقْتَتَلْنَا  
 عَلَى كُرْسِيِّهِ حَسَدًا أَلَمْ يَأْتِ هَ ا اور جس کو شیطان باولا کر ڈالے یعنی جس پر سب کا غل ہو تو  
 اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ قَتَلْنَا سُلَيْمَانَ وَاقْتَتَلْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ حَسَدًا أَلَمْ  
 يَأْتِ هَ ا وَاقْتَتَلْنَا لِيُؤْتِنَا فِي أَذْيَمَ سَمِعَ مَرَاتٍ وَلَقَدْ قَتَلْنَا سُلَيْمَانَ وَاقْتَتَلْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ حَسَدًا أَلَمْ  
 وَالطَّارِقِ وَآخِرُ سُورَةِ الْحَشْرِ وَهُوَ الصَّفْحَةُ كَمَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُحْرِقُ ا اور دفع آسب کا  
 یہ بھی عمل ہو کہ اس کے کان میں سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اغفر برب لفلق اور قل اغفر  
 برب الناس اور آیت الکرسی اور سورہ طہ پڑھ لینی دالسا والطارق اور سورہ حشر کی آیتیں یعنی  
 مُحَمَّدٌ الَّذِي سَ ا آخر تک اور سورہ صفات ساری پڑھے آسب جل جاوگا وَاَقْتَتَلْنَا لِيُؤْتِنَا فِي أَذْيَمَ سَمِعَ مَرَاتٍ  
 الْحَسْبُ لَكَ آخِرُ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ ا اور آسب زدہ کیوڑے یہ بھی عمل ہو کہ اس کے کان میں آخر  
 سورہ مؤمنین کی آیتیں پڑھے اَحْسِبْكُمْ اَمَّا خَلَقْنَاكُمْ عِبَادًا وَاَلَمْ نَكُنْ لَكُمْ اَلَا رُحُومًا فَتَعَالَى  
 اَللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اَلَا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ هَ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا  
 تَبْهَتَ لَهُ فَاَلَمَّا حَسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ اَلَا هُوَ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ هَ وَكُلُّ رَبِّ اَعْفُو وَاحْسِبْكُمْ  
 خَيْرُ الْمَرْجُوْنِ هَ وَاَيْضًا يَهْرُاقِي اَعْلَى مَا يَهْرُاقِي اَعْلَى الْفَاتِحَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَحَسْبُ اَيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُورَةِ  
 الْحَجِّ وَيُرْسِلُ بِهِ وَجْهَهُ فَاِنَّهُ يُهْبِقُ وَاِذَا احْسَبَ الْحَجِّي فِي مَكَانٍ فَرَسَهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَلْعُ فِي  
 نَوَاحِي الْمَكَانِ فَاِنَّهُ مَلَكُؤُكَ اَلَيْهِ ا اور دفع آسب کا یہ بھی عمل ہو کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی  
 اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اس کے منہ پر چھینٹا مارے کہ پیش من آجاوگا  
 اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو سو اسی پانی سے اُس مکان کی نواحی میں چھینٹے مارے  
 تو وہاں مجرب نہ آوگا مگر ترجمہ کتاب پر سورہ جن کی آیات مذکورہ ہیں میں اُوچھی لے لی اَنَّهُ سَمِعَ لَه  
 مِنَ الْحَجِّ فَقَالُوا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي اِلَى الرُّسُلِ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ اَلَمْ يَكُنْ  
 وَ اَنَّهُ لَعَالَى حَبْرًا مَا اَتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا هَ وَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَسْجُودًا اَعْلَى اَللّٰهِ  
 شَطَطًا هَ وَ اَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ نَقُولَ اَلَا اَلَسْ وَاِنْ عَلَيْنَا كَذَابًا هَ اَلَمْ يَكُنْ الشَّيْطَانُ رَاسِبًا وَ  
 سَلَامٌ نَاحِي يَمِينِ اَطْرَافِ ۱۲

اعمال برائے آسب زدہ

ایسا عمل آسب زدہ ویرانہ دفع میں اچھا





مَّا يَكُونُ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۚ اور قل یا ایہا الکافرون پر سے  
 اور بھوکے و الٰہی صوبہا الخاص یکتب فی دفعۃ و الکت ما فیہا و یکتب ۚ و اذینت لربہما  
 و حقت ۚ الٰہیہا اشراہیا و یکتب فی ثوب طاہر و یکتب فی ثوب طاہر و یکتب فی ثوب طاہر و یکتب فی ثوب طاہر  
 تِلْكَ سِرِّهَا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ الْمُنْتَوِعِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَةُ دُعَاءُ مُوسَى  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَالَا يَأْتِي قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَأْتِي لَعَلَّ كُلَّ شَيْءٍ أَوْ مَرَّ عَوِيَّتِ كَيْ دُرُوزِ هُوَ  
 یعنی لڑکا پیدا ہونیکا درو تکلیف دے تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے و الکت ما فیہا و یکتب ۚ  
 و اذینت لربہما و حقت ۚ الٰہیہا اشراہیا اور اس پرچے کو پاک کہڑے میں بیٹھے اور اس کی  
 بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جسے گی میں کتا ہون محبویا دیو جلال الدین سیوطی کی کتاب  
 درمنثور سے بروایت عیش کہ یہ کلمہ یعنی الٰہیہا اشراہیا جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہوتی  
 اسکے یہ کہ امی زندہ قبل ہر چیز کے اور امی زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کتا ہی الٰہیہا کلمہ  
 و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے یعنی وہ ازلی لکھی اسکو زوال نہیں اور شراہیا کتا  
 بدون ہمزہ کے خطا ہے نیز علمائے یہود کے کذا فی التاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورہ  
 سے حقت تک سیرنی پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جسے و الٰہی لا تلد الا انشی  
 یکتب مل ان مینی علی جبل ثلثہ اسمہ علی الرق الزال بالزعفوان و ماء الورد و ہذہ  
 الایۃ اللہ یعلم ما محمل کل انشی و ما یقین الارحام و ما تدر ادط و کل شیء عند  
 مقدارہ عالم الغیب و الشہادۃ البلیغ المتعال ۚ و ہذہ الایۃ یا زکریا انا نبشیرک الایۃ ۚ  
 ثم یکتب محتی موزیم و عیسیٰ ایما صالحا طویل العمر محتی محمد و آلہ اور جو عورت سواے  
 لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو محل پر تین مہینے گزرنے سے پہلے ہرن کی چھلی پر زعفران او گلاب  
 سے اس آیت کو لکھے اللہ یعلم ما محمل کل انشی و ما یقین الارحام و ما تدر ادط و کل شیء  
 عندہ مقدارہ عالم الغیب و الشہادۃ البلیغ المتعال ۚ اور اس آیت کو لکھے یا زکریا  
 انا نبشیرک لعلامہ اسمہ محتی کہ محمل لہ من قبل سمیاء پھر یہ لکھے محتی موزیم و عیسیٰ انبا

نورانی

یہ کلمہ ہر روز پڑھنا چاہیے



ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوئے رُقلِ جاوا الحق و  
 زهق الباطل و ان الباطل کان زهوقا و یحیی الله الحق بکلماتہ و اکرک المجنون و ید  
 الله ان یحیی الحق بکلماتہ و یقطع دابر الکافرین و یحیی الحق و یبطل الباطل و لو کرک المجنون  
 و یحیی الله الباطل و یحیی الحق بکلماتہ ط انه علیم بذات الصدور ہ پھر دعا پڑھے اعود  
 بکلمات الله التامات من شر کل شیطان و ہامیہ و عین لامة یا حویر یا قریب یا  
 وکیل یا کفیل فیسکفیکم الله و هو السميع العليم ہ پھر چھری کو کسٹل کے اندر  
 گاڑے اور کہے کہ میں نے چھری ٹھونکندی نظر لگانے والی کے دل میں پھر چھری ٹھونکنے والی  
 کے نیچے یا قریب کے یعنی طباق کے نیچے و ایصا من قال للعائن اوداسا یا فلان ودعا  
 باسمہ وقت اصابتہ اودقت حکا یتہ عن نفسہ بطل غلہ اور یہ بھی ہر کہ جو نظر لگانے والی  
 یا جاوگر کو کہے یا فلانے اور اس کا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اس وقت جب خود کا  
 ذکر کرے تو اس کا اثر باطل ہو جائیگا و ایضا اذ یحقق العین و العائن اوداسا یا فلان و دعاه  
 و ذراعہ و رجلہ داخلہ اذ ارہ فی اناء و صب ذلک الماء علی السون بر من ساع  
 قلت اخرج صالک فی الوطأ امرؤ علیہ الصلوۃ و استدر بعائن فریضہ ہا کیفیہ  
 اور یہ بھی ہر کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اسے چھری اور دونوں ہاتھ  
 اور دونوں پاؤں اور چھکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن میں اور اس میں کو چھری کے  
 جسکو نظر لگی تو اسے سیدم اچھا ہو جاوے میں کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت کی کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگانے والے کو اسی طرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ کے  
 دھونیکا **ف** مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی  
 تم میں سے دھلاوے تو دھود یعنی اگر دفع نظر کو واسطے کوئی شے درجست کرے کہ کھنڈ وغیرہ  
 دھود بھیجے تو دھود دینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا بڑا نفع ہے اور روایت ہے

اعمال مجربہ خاندانی حضرت معتمد

ایضاً ہر کہ

ایضاً ہر کہ

کہ عثمان رضی نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی میں کالاسیکا لگا دو کہ اسکو نظر لگے مگر  
 کتاہر کہ یہ جوڑکے کے کالاسیکا لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں واللہ اعلم و انصار اذرح  
 من خط طاهر ثلثة اذرح و انزلہ عند من یحفظہ ثم اقرأ هذه العزيمة على العيون  
 ثم اذرح ثاميا فان زاد او نقص فهو معیون فکفر العمل فلنا یدھب اثر العين بسبب الله  
 بلا قوة الا بالله ثلث موات و تقرأ الفاتحة ثلث موات ثم تقول غزمت عليك ايها  
 العين التي في فلان بن فلانة او فلانة بنت فلانة بعز عزي الله و بر عظمه و حبه الله  
 بما جرى به القلم من عنده الله الى خير خاني الله محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم  
 غزمت عليك ايها العين التي في فلان بن فلانة يعني اشراھيا براهيا اذ دينا احبنا  
 ال شذاي غزمت عليك ايها العين التي في فلان بن فلانة يعني شئت بهت بهت  
 يا قنطاع النجا بالذي لا يقوى عليه ارض ولا سماء ان اخرجني يا نفس السوء من  
 فلان بن فلانة كما اخرج يوسف من المصيق و جعل لموسى في البحر طريق الاكاث  
 بربية و ان الله تعالى و الله تعالى بيري منك اخرجني يا نفس السوء من فلان بن فلانة  
 بالالف الف قل هو الله احدى الله الصمد لم يلد و لم يولد و لم يكن له كفوا احد  
 اخرجني يا نفس السوء يا الف الف لا حول الا بالله العلي العظيم و نزل من القرآن  
 ما هو شفاء و رحمة للمؤمنين لا و انزل لنا هذا القرآن على جبل كراية خاشعا متصدعا  
 من خشية الله فانا الله خير حافظا و هو ارحم الراحمين حسبنا الله و نعم الوكيل  
 لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم و صلى الله على سيدنا محمد و آله و صحبه و سلم  
 اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہو کہ ایک یا کتاگاتین ہاتھ ناب اور اسکے پاس کھجور نظر زدہ ہو  
 پھر یہ عزیمت یعنی غزمت عليك سے آخر تک پڑھ جس نظر لگی ہو پھر اس تانکے کو دوسری بار ناب  
 سوا کرتین ہاتھ سے پڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اسکو نظر لگی ہو تو اس عمل کو تین بار دہر کر

یہ عمل  
 چشم زخم  
 کا ہے

برائے عورتوں اور بچوں کے

برائے کم شدہ

برائے ناساتھ وزد

نظر کا اثر دور ہو گا طہر عر بیت کا یہ سحر کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عر بیت مذکورہ شروع کرے اور کچھ عرصے کے بعد بن خلاتہ کے ہنگام اور جسکی مان کا نام لے وَلِلّٰهِ مَجْدٌ وَبِالْمَرْفُوعِ الَّذِیْ اَعْلٰی الْاَطْبَاءَ مَرْمُومَهُ یُکْتُبُ فِیْ اَنْبَاءِ صَنِیْعِیْ اَبْنِیْ یَا حَتّٰی حَتّٰی لَاحِی فِیْ دُمُومَةِ مُلْکِہٖ وَلِقَائِہٖ یَا حَتّٰی مَجْمُومًا بِالْمَاءِ وَیَعْرُبُ اِلٰی اَرْبَعِیْنِ یَوْمًا قُلْتُ وَرَأِیْتُ سَیِّدِیْ اَفَیْ الدَّیْرِ یُدِیْ عَلَیْہِ الْفَاتِحَۃُ اور جیسے چاہو اور کثرت اور اس بیمار کے واسطے جسکی بیماری نے طبیبین کو عاجز کر دیا مہر صنی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یَا حَتّٰی حَتّٰی لَاحِی فِیْ دُمُومَةِ مُلْکِہٖ وَلِقَائِہٖ یَا حَتّٰی مَجْمُومًا بِالْمَاءِ سے دھو کر چالیس دن پہلے تین کتا ہون میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تھے وَمِنْ ضَاعَکَ شَیْءٌ فَقَالَ یَا حَضِیْظُ مِائَتَ مَرَّةٍ وَتَسْمَعُ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِنْ غَیْرِ ذٰلِکَ وَلَقَضٰتِ لَمْ قَرَأَ یَا حَتّٰی اِنَّہَا اِنْ تَنْتَقِلُ حَبَّةً مِنْ خُرْدٍ اِلٰی یَاتِ بِہَا اللّٰهُ مِائَتَ مَرَّةٍ وَتَسْمَعُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سَدَّ اللّٰهُ عَلَیْہِ مِائَتَہٗ اور جسکی کوئی چیز پھولی جاوے بھر کے یَا حَضِیْظُ اکیسواں بار پڑھو زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت یَا حَتّٰی اِنْ تَنْتَقِلُ حَبَّةً مِنْ خُرْدٍ فَنَلَّکَ فِیْ حُجْرَہٖ اَوْ فِیْ اَسْمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاتِ بِہَا اللّٰهُ اکیسواں بار پڑھو تو حق تعالیٰ اسکی گم ہوئی چیز کو اس کے پاس پھیر لایگا وَلَعَرَفَہُ السَّارِقُ یَتَقَالُ اَنْتَانِ وَمِیْسَکَانَ الْاَبْرِیْیِیْنِ بِہِمَاوِیْجِہِ لَایْہِ بَیْنَ اَصْبَعِیْہِمَا اَنْتَا بَتَّیْنِ وَیُکْتُبُ اَسْمَ اَنْتَہُمَا فِی الْاَبْرِیْیِیْنِ وَتَقْرَأُ سُوْرَہٗ لَیْسَ اِلَیْہِ مِنَ الْمَلٰٓئِکَہِ فَاِنْ کَانَ هُوَ الَّذِیْ سَرَقَ دَارَ الْاَبْرِیْیِیْنِ فَاِنْ لَمْ یَدْرِ فَوَقْلَہٗ اَنْتَہُ وَلَیْکُتُبُ اَسْمَ غَیْرِہٖ وَهٰکَذٰ اَحْتَمٰیْدُ وَرَقْلْتُ وَیَحِبُّ عَلٰی مَنْ اَطْلَعَ عَلَی السَّارِقِ یَا مَثَالِ هٰذِہٖ اَنْ لَا یَجْزِمَ بِسَرَقَتِہٖ وَلَا یَشِیْعَ فَاَحْسَنَہٗ بَلْ یَشِیْعَ الْقَدَرُ فَاَنَا هٰی طَرِیْقُ اِتِّبَاعِ الْقَرَارِیْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوْ لَا تَقِفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اَلَمْ اَوْ جَر کے پچانے کے واسطے دو شخص آئے سانسے بٹھیں اور بھٹی کو اپنے درمیان میں لے یعنی ای زندہ سوخت کہ سنیں تھا کوئی زندہ قائم ہو تو پھر با و نہایت مجرب ہے کہ وہ لقا ہونے کا جزو ہے اور اس کا

تھانے زمین اور اسکو کھنے کی دو انگلیوں سے اٹھائے زمین اور جسے چوری کی ہمت ہو اسکا  
 نام بدھنی میں لکھے اور سورہ یس کو من المکر میں تک پڑھے سواگر وہی شخص جو بدھنی کا تو بدھنی  
 گھوم جاوے گی پھر اگر نہ کھوے تو اسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور زمین تک پڑھے  
 اور اسی طرح ہر شخص متم کا نام لکھتا جاوے یہاں تک کہ کھوے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل  
 یا ایسا کوئی اور عمل کرے جو پرہیز ہو تو اس پر واجب ہر کہ اس کے چرانے پر یقین نہ کرے اور اسکو  
 بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہر حق تعالیٰ نے  
 سورہ نبی اسرائیل میں فرمایا اور نہ چھپے پڑ اس چیز کے جسکا کچھ یقین نہیں مقرر کان اور  
 آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاوے گا وَاِذَا بَلَغَ لَكَ اَبْنُ قَالِبٍ فِي قُرْطَاسٍ وَاجْعَلْهُ  
 فِي عِطَافٍ وَاَنْتَ لَكَ فِي بَلَدٍ مُّظْلَمٍ وَضَعَهُ بَيْنَ حَجْرَيْنِ وَهِيَ الْفَافِجَةُ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ  
 اَنْتَبِ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ فَاَجْعَلِ اللَّهُمَّ  
 السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَنْ فِيهِنَّ عِبَادَتِكَ فَلَا اَبْنَ فَلَانَهُ اَضِقَ مِنْ خَلْقِكَ حَتَّى  
 يَدْجُرَ إِلَى مَوَلَا يَدْجُرُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ثُمَّ اَنْتَبِ اَوْ كَلَّمْتَ فِي جَهْرٍ اِلَى  
 قَالَهُمْ تَوْبَتِي وَمَنْ دَرَأَهُمْ بِرُحْمٍ اِلَى يَوْمٍ يَكُونُونَ وَضُوبٌ لَنَا ضَلَاوَسِي خَلَقَهُ طَوَّاسُ  
 مِنْ دَرَأَهُمْ حَيْطًا بَلْ هُوَ قَرْنٌ فَجِيْدٌ فِي كَوْجٍ مَحْفُوطٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ  
 بِحَقِّ هَذِهِ الْآيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ  
 اِلَى مَوَلَا يَدْجُرُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۵ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ  
 اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھری کوٹھری میں دو تیرے خون کے پچ میں رکھ دے یعنی  
 سسہ فاختہ اور آیت الکرسی کو لکھ پھر اللہ سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ كَلَّمْتَ  
 فِي جَهْرٍ تَقِيْنَاكَ مَوْجٍ مِنْ قُوَّةٍ مَوْجٍ مِنْ قُوَّةٍ حَتَّى تَخْلُتَ لَكَ بِهَا فَوْقَ لَبْعَةٍ اِذَا اَخْرَجَ  
 رَبُّكَ لَمْ يَلِدْ فَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَصْرًا لَمْ يَكُنْ اِلَّا يَرْوَدُ وَمَنْ دَرَأَهُمْ بِرُحْمٍ اِلَى يَوْمٍ يَكُونُونَ  
 وَضُوبٌ لَنَا ضَلَاوَسِي خَلَقَهُ طَوَّاسُ وَرَأَيْتُهُمْ حَيْطًا بَلْ هُوَ قَرْنٌ فَجِيْدٌ

یہ آیت بڑی کریمہ

فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ بِهٖ دَعَا بَرَّهٖ اَللّٰهُمَّ رَاقِ اَسْأَلُكَ سَهْلَ اَمْرِكَ وَاِذَا رَدَّتْ اَنْ يَسْجُدَ لَكَ  
 حَاجَتَكَ فَاَقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْحِلَ مِنْ السَّيِّئَةِ بِاَمْرِ اَللّٰهِ تَبَارَكَ مِنْ لَوْحٍ  
 الْاَحَدِ بَيْنَ سِتَّةِ الْفَجْرِ وَتَرْضَاهُ سَبْعِينَ مَرَّةً وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ سِتِّينَ وَهَذَا تَقْصِي كُلِّ  
 يَوْمٍ عَشْرًا هَتَّةً يَكُونُ يَوْمَ الْمَسْبُوتِ عَشْرَ مَرَّةٍ اَوْ رَجَبٍ تُوْحِلُ بِهٖ كَهْتَقَالِي تَبْرِي مَرَادٍ لَوْ  
 تُوْسُورُهُ فَاَوْحُوْهُ طَرَحُ كَهَسْمِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِي مِيْمِ كُوْلِحْدُ لَعْنَةُ كِهَامِ سَهْلًا وَاَوْحِيْهُ كِهَامِ  
 سَهْلًا فَجَرِي سَهْلًا اَوْ فَرَضِ كِهَامِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِي مِيْمِ كُوْلِحْدُ لَعْنَةُ كِهَامِ سَهْلًا وَاَوْحِيْهُ  
 اَوْ تَبْرِي سَهْلًا اَوْ فَرَضِ كِهَامِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِي مِيْمِ كُوْلِحْدُ لَعْنَةُ كِهَامِ سَهْلًا وَاَوْحِيْهُ  
 بِرَّهٖ وَاِذَا رَدَّتْ اَنْ تَرُوْنِيْ فِيْ مَنَامِكَ مَا فِيْهِ مَخْرَجٌ مِّمَّا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الْغَيْبِ قَوْصَادُ الْبَرِّ  
 شَيْبًا طَاهِرَةً وَلَمْ يَسْتَقْبَلِ الْقَبْلَةَ عَلٰى مَنِيَّكَ وَاَقْرَأْ اَوَّلَ السُّورَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ الْاٰخِرَةَ سَبْعَ مَرَّاتٍ  
 اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ لَكَ اَلْكَذٰبَ اَوْ اَجْعَلْ فِيْ مِنْ اَمْرِيْ حُجًّا وَ مَخْرَجًا وَاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اسْتَدَلَّ  
 بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوِيْ فَاِنْ رَاَيْتَ مَا لَيْسَ بِكَ وَاَلَا فَانْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ الْاَلْبَةِ الْاَمِيَّةِ بِاَنْ  
 رَاَيْتَ وَاَلَا فَاِنْ اَلْبَةِ اِلَى السَّالَةِ لَا يَفِدُوْهَا اَلَا مَرَّةً شَاءَ اَللّٰهُ تَعَالٰى جَوَّهًا لِّجَمَاعَةٍ  
 مِنْ اَصْحَابِنَا اَوْ رَجَبٍ تُوْحِلُ بِهٖ كَهْتَقَالِي تَبْرِي مَرَادٍ لَوْ  
 اُسْ تَنَكِّي سَهْلًا مِنْ تُوْحِلُ بِهٖ كَهْتَقَالِي تَبْرِي مَرَادٍ لَوْ  
 بِرِ لَيْثٍ اَوْ سُوْرَةُ اَوَّلِ السُّورَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ اَلْاٰخِرَةَ سَبْعَ مَرَّاتٍ  
 كُوْسَاتٍ بَارِبْرُهُ اَوْ دُوْسَرِيْ رُوَيْتٍ مِنْ قُلِ هُوَ اَللّٰهُ كِهَامِ سَهْلًا وَاَوْحِيْهُ  
 بَارِبْرُهُ اَوْ اَيُّهُ بَحْرِيْنِ كِهَامِ خَدَاوَنَدَا مَجْلُوْمِيْرٍ خَوَابِ مِنْ اَلْيَا اَوْ اَلْيَا دَهْلَاوِيْ اَوْ  
 مِيْرٍ اِسْ حَالٍ مِنْ كَشَادُ كِي اَوْ كَسَا كِي اَوْ مِيْرٍ خَوَابِ مِنْ دِهْ خِيْرُ دَهْلَاوِيْ سَهْلًا

تَبْرِي مَرَادٍ لَوْ

اَوْ اَلْيَا دَهْلَاوِيْ

لَعْنَةُ كِهَامِ سَهْلًا اَوْ فَرَضِ كِهَامِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِي مِيْمِ كُوْلِحْدُ لَعْنَةُ كِهَامِ سَهْلًا وَاَوْحِيْهُ  
 دَرَضَتْ اَلْكُفْرُ وَفِيْهِ بَرَّهٖ اَللّٰهُمَّ رَاقِ اَسْأَلُكَ سَهْلَ اَمْرِكَ وَاِذَا رَدَّتْ اَنْ يَسْجُدَ لَكَ

میں اپنی دعا کے قبول ہو جائیں اور یہانت کر جاؤں تو اگر تو اسی رات وہ میرا خواب میں دیکھے جس کو  
 تو چاہتا ہو تو خوب بھلا اور میں تو اس طرح دوسری رات کو تو اگر مطلب حاصل ہو تو اور میں تو تیری  
 رات بھی اس طرح کراؤں تو رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھیں کہ حال کھلی ایسا جس عمل  
 کا ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہو رَحْمَةُ اللهِ الْكَافِيَةِ عَلَيَّ وَعَلَيْكَ عَلَى عَمَلِهِ يَلْبَسُ لَعْنَةُ اللهِ  
 تَعَالَى بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَبْرُورَةً مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ هَلَالِ اُمِّ مِلْدَمِ يَاتَنِي تَأْكُلُ الْفَقْرَ وَ  
 تَشْرَبُ الْاَلَمَ وَتَهْتَمُّ الْعَظَمَ اَمَّا الْجَدْيَا اُمِّ مِلْدَمِ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنَةً فَجَنِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتَ يَهُودِيَّةً فَجَنِّي مُوسَى الْكَلْبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتَ نَصْرَانِيَّةً فَجَنِّي الْيَسَى  
 حَسْبِي بَنِي مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِنَّكَ اَكَلْتَ لِفُلَانِ بَنِي فُلَانَةَ لَحْمًا وَكَلَامًا شَرِيتَ لَكَ دَمًا  
 وَكَاهَشَمْتَ لَكَ عَظْمًا وَتَحَوَّلِي عَنْهُ اِلَى مَنْ اتَّخَذَ مَعَ اللهِ اَمَّا اَخْرَجَ اِلَهُ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ  
 الْحَكِيمُ وَلَا كَانَتْ بَرِيَّةٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَاللهُ تَعَالَى بَرِيٌّ مِنْكَ وَمُتَبَعًا لَكَ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ  
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ  
 آتِي بُوَيْرِكَ اَنْفُسُ يَهْرُكَ اَيُّكَ كَافَرٌ مِّنْ لِّكُم اَمْرُكَ بَارِئٌ مِّنْ بَانَدِ جَلْدِ جَاهِدِ جَاهِدِ جَاهِدِ  
 تَعَالَى كَيْ حَكْمٌ يَهْرُكَ يَهْرُكَ يَهْرُكَ اَمْرُكَ مَرْبُورَةً مِّنْ بَانَدِ جَلْدِ جَاهِدِ جَاهِدِ جَاهِدِ  
 بجائے فلان بن فلان کے مرض کا اور اسکی ان کا نام لکھے دَايْنًا لِقَوْلِكَ يَوْمَ بَعْدَ صَلَوةِ الْفَصْرِ  
 سُورَةُ الْحَجَّادِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل پر دفع تب کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ  
 مجادلہ تین بار پڑھے تب ولے پر و کین یہ اَلْخَنَازِرُ يَرْبَعُونَ عَلَى سَيْرٍ مِّنْ لَّا دِيْنِهِ عَلَى مَقْدَارِ  
 طَوْلِ الْمَرْبِطِ اَحَدِيْ وَارْتَعَيْنَ عَقْدَةً يَفْقُتُ فِي كُلِّ عَقْدَةٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
 اَعُوذُ بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَقُوَّةِ اللهِ وَعَظْمَةِ اَمْرِ رَبِّهَا اِنَّ اللهَ وَسُلْطَانُ اللهِ وَ  
 كَلَفِ اللهُ وَجُودَ اَمَلِهِ وَامَانَ اللهِ وَحُزْنَ اَمَلِهِ وَصَبْرَ اَمَلِهِ وَكِبْرِيَاءَ اَمَلِهِ وَنَظَرَ اَمَلِهِ وَجَبَّارَ اَمَلِهِ

تقریباً

سول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا اجمیر رحمہ اللہ کے دفع کے لیے یہ تھا کہ گئے میں بلند ہنے کے لیے  
 لکھنے کے لیے تھا یا نا کوئی بزرگ و سلا ماعلیٰ ابراہیم ط اور پینے کے لیے بیاری دفع ہونے کے لیے سکرم  
 قولا مری سرت رحمہ ط ۱۲



وَجَلَّ لِلَّهِ وَكَمَالَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ أَحَدٍ أَوْ حِكْمٍ أَوْ رُفْعٍ مِنْ كُنْهٍ أَوْ  
 ہو تو مجھے کے قسم پر جو میری مرض کے قدر کے برابر ہو اکتا لیس گزہ دے اور سر گزہ پر یہ دعا پھونکے یعنی  
 بِسْمِ اللَّهِ سَے آخر تک وَلَمَنْ ظَهَرَ عَلَى بَدَنِهِ الْحُمْرَةُ يُرْفِعُهُ بِهَذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيُشِيرُ  
 بِالسَّيْلَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللَّهِ  
 الْعَظِيمِ الْخَلِيفَةُ الْكَرِيمُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بَعَثَ اللَّهُ وَقَدْ رَقِيَ وَ  
 سُلْطَانِهِ أَيُّهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكَ جُودٌ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ أَيُّهَا الرَّحْمَنُ جَلِي  
 دَاعِيَ اللَّهِ وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ دَاعِيَ اللَّهِ فَمَا لَهُ مِنْ مَلْجَأٍ وَمَا لَهُ مِنْ ظَهِيرٍ ائْتِ بِسْمِ اللَّهِ  
 وَبِالْتَّمَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ يَكْفِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ  
 آفَةٍ تَعْتَرِيكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَلْقِ خَلْقِهِ  
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ كَثِيرًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
 اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسوس کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرنا جاو  
 پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہر وقت تَشْلُوكُ بَصْرَةَ يَهْدِيهِ هَذِهِ  
 الْآيَةُ فَشَفْنَا عَنْكَ غَطَاءَكَ تَبْصُرُكَ الْيَوْمَ حَيْثُ يَدُكَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ تَمْلُوكُ ذِكْرَهُ أَوْ جَوْ  
 ضعف بصارت سے نالان ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَشَفْنَا عَنْكَ غَطَاءَكَ  
 تَبْصُرُكَ الْيَوْمَ حَيْثُ يَدُكَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ تَمْلُوكُ ذِكْرَهُ أَوْ جَوْ  
 فِيهِ أَوَّلُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمٍ لَا أَحَدٍ فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَأْتِيهَا رَأْسُ الذِّمِّيِّ لَا يُطَاقُ  
 اِسْتِقَامَتُهُ يَأْتِيهَا رُفْيُ الطَّرَفِ الْآخِرِ يَا مُذِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ عِنْدَ الْبَقَرِ عَزَّ وَجَلَّ  
 يَا مُذِلُّ وَاللَّهُ الْمُؤْتِقُ وَالْمُعْتِقُ أَوْ جَوْ مَرِي عَيْنِ بِلَا يَدٍ تَوَسَّلُ بِكَ إِلَى تَحْتِ لِسَانِ كَيْسَنِي  
 پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدو اوسے یا قہار اَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ  
 اِسْتِقَامَتُهُ يَأْتِيهَا رُفْيُ الطَّرَفِ الْآخِرِ يَا مُذِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ عِنْدَ الْبَقَرِ عَزَّ وَجَلَّ  
 سُلْطَانُهُ يَا مُذِلُّ أَوْ اسے توفیق دینے والا اور دیکار یعنی اعمال کا ارتق و فوق اور غایت بانی پر پختہ

برائے خاندان

برائے مجربہ

برائے مصنف

برائے عمر

## فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہو سکے آداب اس فصل میں ارشاد کیے کہ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَكَ مَا لَفَزْتُمْ بِهِ فَرَغْتُمْ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ بَلِيْغِي رُؤُوسَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ کہ حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور تاہی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراویں جب انکی طرف پلٹ جاویں شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے **ف** مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض تقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اور کاٹھڑاویں اور ڈرانے کو اس واسطے خاص کردار فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہر رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ تفقہ اور تذکرہ فہم کھائیہ ہر یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گاؤں میں چند لوگوں پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریا کرنا اور باقی لوگوں کا سکھانا ضرور ہو اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہو کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لادے اور نہیں کہ اپنے علم کے غمزدہ سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلیق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو منہ ترجیح کتنا ہو حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا نظم

علم کز تو ترانہ بستاند | جہل از ان علم بہ بود صد بار | نہ بدان لعنت است بر ایس  
کہ نداند بہین بہین و بسیار | بل بدان لعنت است کا نذرین | علم دانہ لعنت نہ کند کار

اَلْعَالَمِ اَلرَّبَّانِي الَّذِي يَكُونُ قَارِيَةً اَلْاَنْبِيَاءُ وَ اَلْمُحْسِنِيْنَ كَهَوْنٍ يُحَافِظُ عَلَیْهِ اَلْاُمُورُ  
عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مسکین کا وارث ہو وہ ہر جو محافظت کرے چند امور پر انکا مصنف  
حقانی نے پانچ ارب بیان بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ يُّدْرَسَ الْعِلْمُ مِنَ التَّسْبِيْهِ وَ الْحَدِيْثِ وَ  
الْفِقْهِ وَ السُّلُوْكِ وَ الْعَقَائِدِ وَ النُّجُوْمِ الصَّوْفِيَّ لَيْسَ لَهُ اَنْ يُّشْغَلَ بِالْاَكْلَامِ وَ اَلْاَصْوَالِ وَ اَلْمَنْطِقِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي كَتَبَ فِي الْأَمْصِينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُكَلِّمُهُمْ  
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ مَجْمَعًا ان امور کے جنگی محافظت عالم ربانی پر ضرور رہی ہو  
کہ پڑھاوے علم کو از قلم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے  
اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالیٰ نے سورہ جمعہ  
میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جسے بن پڑھوں میں رسول بھیجا ان ہی میں سے یعنی وہ بھی اُمتی ہے  
خاندہ بتین تلاوت کرتا ہو اُن پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہو اُن کو اور سکھاتا ہو اُن کو کتاب  
یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث **ف** مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا  
کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور احادیث سے  
متسخن اور مستنبط میں کتاب اور سنت بجائے متن میں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح  
کے اور نحو اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوے کہ فہم کتاب اور سنت کا اُس پر موقوف  
ہو اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہو اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور  
اصول سے فقہ اصول حدیث مراد ہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو ان کے اصول  
بھی علوم دینیہ میں داخل ہیں مولانا نام نے حاشیہ میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد  
علم باللہ اور اس کے صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل  
عقلیہ میں مذکور بھی ہوں تو بطریق تریع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث منطوق اور  
امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل  
ہیں اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے و ما یجب فی الدَّرَسِ  
مُؤَامَلَاتُ شَيْءٍ شَرْحُ الْعَرَبِ لُغَةً اوستندیس میں جسکی مراعات واجب ہو چند چیزیں ہیں (۱)  
شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جسے معنی نہ مفہوم ہوئے  
ہوں تو اُس کو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْعَوْنِ الْمَغْلَبِ نَحْوُ (۲) اور جو  
مشکل معلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اُس کو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچیدہ کہ

شاگردوں کے ذہن پر صوب ہو تو اسکو ہوتی صرف اور نحو کے حل کر دے و توجیہ السائل بان  
 یصورہا بالامثالہ انجز عینہ و بین حاکمھا (۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پیکرنا کہ  
 اسکی صورت باندھ دے جزئی مثالوں سے اور انکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب میں قواعد  
 کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتے ہوں تو صاف صاف عبارت سے انکی بعضی جزئی  
 مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ انکا اس طرح بیان کرے کہ فاطمین کے ذہن میں آجاوے و تقریب  
 اللہ کل یحصل النبیجۃ بلزوم بعض المقدمات لبعض و اید راج بعضہا فی بعض (۴)  
 اور تقریب دلائل اس طرح پیکرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے سبب لازم ہونے بعض مقدمات کے بعض کو اور  
 ہونے بعض مقدمات کے بعض میں یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اسکے مقدمات پیچیدہ  
 کو اس طرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہو تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر  
 حلیات سے قیاس مرکب ہو تو سبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل  
 عبارت پر سوق دلیل سے اس طرح کہ مستلزم مطلوب ہو و فوائد فی التقریفات والقواعد  
 الکلیات (۵) اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ میں یعنی تعریف اور قواعد  
 میں ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلائی قید سوا  
 مذکور ہوئی کہ فلائی فلائی صورت نکلاوے جو موقوف کے افراد میں نہیں ہو مثلاً کلمے کی تعریف  
 میں لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ ذوال اربع سے جہرا نپو جاوے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں  
 نہیں اور اس طرح سے قواعد کلیہ میں جہاں علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ وہ جب العمل  
 نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیب کے مرسل امام شافعی  
 کے نزدیک جب العمل میں کذا فی الحاشیۃ الغزیریۃ و وجوہ التخصیص فی التفسیسات (۶) اور  
 تفسیسات میں وجوہ حصہ کے بیان کرنا یعنی بحسب تقریر یا دلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب قسم مذکورہ  
 میں منحصر ہو و دفع الشبہات الظاہیۃ المختلفین یرى انہما مستبہان کو مشہد ہیں کہ

یعنی خطوط اور اشارات اور اشارے میلون کے اور عقود یعنی محکیوں سے گستاخ

اَنْتُمْ مَخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوَصُّيْهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ (۴) اور دفع کرنا شبہات  
ظاہرہ کا یہی ہے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال ہیں آتا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ  
کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر وہ مذہب یا دو توحیدین یا دو عبارتین اور سطح دو سوال یا دو جواب  
جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہیں تو دونوں میں مقرر  
واضح فرق بیان کرے اسکو تفریق مبسٹین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اس کے  
حل اختلافات کو تطبیق مختلفین کہتے ہیں خواہ اختلاف دونوں کا بدلتا مطابقی ہو یا ایک  
مطابقی اور دوسرا مشبی یا التزامی و کلو و جمع ما یمنع فی التفریقات کا استدلال و ذکر لا خفاء  
والکبر اھتین کجزمیۃ الکبریٰ و سلب الصغریٰ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ  
لازم آنا اسکا جو تفریقات میں متنع ہو جیسے استدراک اور حقی ترکا ذکر کرنا و منعی خذ القیاس  
عدم جمع و منع یا لازم آنا اسکا جو برہین میں متنع ہو چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ اور سلب ہونا صغریٰ کا  
تسکیم کہتا ہو استدراک عبارت ہو اس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف میں خفا  
کا لانا چنانچہ نار کی تعریف میں کہنا اسطقتی فوق الاستطقتات او قادی فی اللزوم و لا ینحیج  
او عن ایفۃ لعیانۃ اُخریٰ او لکلاما ما یمتۃ الا یمتۃ یا دفع کرنا اسکا جو قیاس استثنائی  
میں لزوم کا اور قیاس اقترائی میں اندراج کا قانع ہو یا دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی  
دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہو یعنی  
اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے  
مخالف ہو تو اسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بلاوی الا سے  
میں نظر آتا ہو اور اسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نہکھاتا ہو تو اسکا دفع کرنا ضروری ہو  
لکن اصرت المصنف قدس سرہ فی رسالۃ الاخریٰ قال العالم لا یفید فلا مدتہ فائدۃ نامتہ  
حقۃ بین کھمۃ ہذیۃ الامور کھمۃ یکتہ علیہا کھمۃ تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ  
نارہ کا افادہ نہ کریگا جب تک کہ ان امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر ان ہی امور پر نشنا سے

درس میں آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جائے  
 گویا معقل محسوس ہو گیا و منها ان یلقن الاشغال وقد ذکرناھا بالتفصیل و لیکن کہ  
 وقت مجلس فیہ مع الناس متوجھا الیہم یلقی علیہم السلیتہ فان حجة الله تعالی  
 لا تتم الا بالاستطاعة الممکنۃ ثم الاستطاعة المیسرة ومن الثانیۃ الصخبۃ کثرت  
 علی الاشغال قولاً وفیلاً ونصراً بالقلب واللہ اعلم موالیہ الا شادۃ فی قوله تعالی  
 و یدرکھم اور مجملہ ان امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر لازم ہو یہ ہر کہ اشغال طریقت کی  
 ملقین کرے اور ہم نے ان کو تفصیل تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اس کے لیے ایک وقت  
 مقرر کرنا چاہیے حسین لوگوں کے ساتھ بیٹھے انکی طرف متوجہ ہو کر اسیر نسبت دل کو ہر سطح کہ  
 حجت الہی تمام نہیں ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اس کے استطاعت میرہ سے اور قسم ثانی  
 یعنی استطاعت میرہ سے صحبت ہو اور رغبت دلانا اشغال پر تول سے اور فعل سے اور دل  
 کے تصرف سے و اللہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل بمرکت صحبت کے اشارہ ہو  
 حق تعالی کے اس قول میں و یدرکھم یعنی رسول کریم انکو پاک کر تا ہے اپنے انوار کی صحبت سے  
 و منها ان یتجو کھم بالموعظۃ قال اللہ تعالی للرسول صلے اللہ علیہ وسلم قد ذکر  
 ان نفعت الذکر لہ ولیجبت القصص فقد روینا فی الاصول ان رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم وصحابہ من بعدہ کانوا یتجو لون بالموعظۃ و روینا فی سنن  
 ابن ماجہ وغیرہ ان القصص لکم تلک فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 سلم ولا فی زمان ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما و روینا ان الصحابہ کانوا یخرجون  
 القصص من الساجد معلماً ان القصص غیر موعظۃ و انہ مذموم و انھا محمودة  
 اور مجملہ امور مذکورہ کے یہ ہر کہ لوگوں کا خبر گیر ہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالی نے اپنے رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے  
 والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہو کر روایت یا بخوبی ہر کتب حدیث میں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ ان کے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمان کی وعظ اور نصیحت سے اور بہکوروایت پہونچی ہوسن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں اور بہکوروایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو ساجد سے نکالتے تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چہرہ وعظ اور نصیحت کے سوا اور معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع میں مذموم ہے اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ میں بھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکالتے تھے اور وہ وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے **فَالْقَصَصُ هُوَ أَنْ تَذْكُرَ الْحِكَايَاتِ الْعَجَبِيَّةَ الْبَازِغَةَ وَتَبْلُغَ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ أَوْ غَيْرِهَا بِأَلْسِنٍ حَقِّ وَلَا يَقْصِدُ فِي ذَلِكَ تَذَرِيحٌ تَلْقِيَهُمُ السَّنَةُ وَمَنْ يَتْلُوهُمُ يَمْلِكُ الشَّدَقَ وَالْأَنْجَابَ وَالْمُتَنَزِّعِينَ النَّاسَ بِالْفَصْلَةِ وَحُسْنِ إِقْدَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْأَمْثَالِ وَيُجَلِّدُهَا فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا أَمْرٌ مَعَهُمْ وَسَمْعُهُ لَهُ فَضْلًا سَوْ قَصَّةٌ كَوْنِي سَمَاعِي بِرُكَايَاتِ عَجَبِيَّةٍ نَادِرَةٍ كَوْنَهُ كَرَّرَ وَأَوْ فَضَائِلِ عَمَالٍ يَأْسُكَ فَيُرْوَى كَوْنَهُ تَمَامُ بَيَانِ كَرَّرَ جَوهر دہیت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اس کو یہ مقصود ہے کہ لوگوں کو اتباع سنت کی تلقین بتدبیر کرے اور استہستہ استہستہ ان کو اتباع سنت کا خوگر کرے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور عجوبہ گفتاری اور لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور محل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری امر ہے اور اس کے بعد ہم ایک فصل بیان کریں گے شرائط تذکر اور وعظ گوئی میں **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کر بلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل و غریب کر کے نقل کرنا جو ہر دہیت صحیح ثابت نہیں اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایت کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاوین ایسی ہی حکایات مصداق میں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پھلی است میں کچھ لوگ ہونگے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کریں گے کہ تم نے اور تمھارے باپوں نے نہیں سنی ہونگی تو ان کی صحبت سے آپ کو چاہیو اور دور رہو وصنیعہ الامم بالمعروف**

وَالْتَهَىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْمَوْضِعِ وَالصَّلَاةِ بِأَنْ يَدْرِيَ أَحَدًا كَمَا اسْتَوْعِبَ أَهْلُ قَبِيلِهِ قِيَادَ قِيَادِهِ  
 لَعَنَ أَهْلُ قَبِيلِهِ مِنَ النَّبِيِّ لَا يَبْقَىٰ الطَّبَاعِيَّةُ فَيَقُولُ كُلُّ قَائِدٍ لَمْ يَصِلْ فِي اللَّيَالِي وَالْكَلامِ  
 وَعَنْ ذِي الْإِثْمِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَلَتَكُنَّ مَعَكُمْ أُمَّةٌ يَكُونُ إِلَىٰ الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ  
 وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ هـ وَالْآدَابُ فِيهِمَا التَّرَفُّ وَاللَّيْنُ وَالنَّاعُفَةُ  
 وَالسَّيِّدَةُ شَتَانُ الْأُمَرَاءِ وَالْمُلُوكِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ أَوْ مِنْجِلُهُ  
 امور مذکورہ کے امرا بالمعروف اور نہی عن المنکر پر وضو میں اور نماز میں کہ اگر دیکھے سیکو کہ یا تو کو پور نہیں  
 دھرتا ہی تو پکار کے کہے کہ عذاب ہو ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعذیل ارکان بہ طمانیت نہیں کرتا تو  
 کہے کہ نماز پھر پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں پڑھی مکہذانی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور اسکے سوا  
 اور امور میں امرا بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعض لوگ  
 دعوت الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور بُرے کام خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ ستار  
 ظلالِ یاب ہیں اور امرا بالمعروف اور نہی عن المنکر میں تلطف اور نرم کلامی آداب ہر اور سختی اور  
 جھڑکنا امرا بالمعروف اور نہی عن المنکر میں امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے واللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 اِنِّیْ نَبِیُّ کَرِیْمٍ سَے کہ مجاہد کر اُسے اُس طریقہ پر جو نیک تر ہو یعنی تلطف اور نرمی سے وَمَنْهَا  
 مُؤَامَنَةٌ الْفُقَرَاءُ وَطَالِبِی الْحِلْمِ یَقْدِرُ لَا مَکَانَ فَإِنْ لَمْ یَقْدِرْ وَکَانَ لَهُ اِخْوَانٌ مَّا یَقْعُونَ  
 حَرَّ ضَمَمٍ وَمَنْهُمْ عَلَى الْمُؤَامَنَةِ فَإِذَا وَجِدَتْ هَذِهِ الصِّفَاتُ مُجْمَعَةً فِی شَخْصٍ وَاحِدٍ  
 فَلَا تَشْکُنْ اِنَّهُ وَارِثُ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاِنَّهُ الَّذِیْ یُدْعِیْ فِی الْمَلْکُوتِ عَظَمًا وَاِنَّهُ  
 الَّذِیْ یَدْعُوْهُ خَلْقُ اَمَّوَحِی الْحِیَاتِ فِی جُوفِ الْمَاءِ کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ فَلَا رَمَهُ  
 لَا یَقُوْتُ نَفْسُکَ کَانَ الْکَلْبِیَّةُ الْاَحْمَرُ وَاحْتِیاطاً اَعْلَمُ اَمِنْهُ اَمْرٌ مَذْکُورُہ کے خبر گیری اور  
 حسن سلوک برفقہ اور طالب علموں سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور ہوں اور اُس کے برادران  
 دینی موافق مزاج بقدر وولے ہوں تو انکو تجلیص اور ترغیب دلاؤ اُنکے ساتھ سلوک  
 کر سکی تو اگر یہ صفات جو مل مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز شک نہ کرنا



اُس کے وارث الٰہیاء و المرسلین ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور  
 ہو اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ عادی ہوتا ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر دعا کرتی ہیں حدیث میں  
 وارد ہو ہو تو ایسی مخاطب اسکا ساتھ نہ چھوڑیں کیونکہ اس شخص کی صحبت نہ قوت ہو جاوے اس واسطے  
 کہ بلا شک یہ تو کبریت احمد اور اکبر عظم ہو واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے  
 کہ فضیلت عالم کی عاید ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے ان ہی میں بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ  
 مُعَلِّمًا یعنی میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اس میں بھی یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ  
 کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا منظر ہو جاتا ہے اور یہی سرسبز خلافت کا  
 اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت علمیہ کی تکمیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف  
 اشارہ ہے اس آیت میں **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ وَلَهُ الْفَضْلُ** کے سرے پر  
 مصنف قدس سرہ اس آیت کو لائے **وَأَعْلَمَ أَنَّ كُلَّ مَنْ اتَّصَبَ مَنَصِبَ الْهِدَايَةِ وَالذُّعْوَةِ**  
**إِلَى اللَّهِ صَحِيًّا مَا أَخْلَفَ فِي شَيْءٍ مِّنْ هَذِهِ الْأُمُورِ فَإِنَّ فِيهِ ثَلَاثَةً حَتَّى يَسُدَّهَا** اور معلوم کر کہ جو شخص  
 ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہو جبکہ وہ خلل انداز ہو گا کسی امر میں اور مذکورہ سے تو  
 اس میں رختہ ہوتا ہے تا انیکہ اسکو بند کرے یعنی اس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق ہے  
 الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور باطن دونوں کا جامع ہو واللہ اعلم ان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت  
 باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کے حامل کرنا کیا حاجت مند ہے تا جامع النورین  
 اور جمع البحرین اور یادگار اولیاء سابقین اور وارث الٰہیاء و المرسلین ہو جاوے **وَأَنَا أَوْصِي**

**۱۰** فضل العالم علی العابد کفضل علی او نام الحدیث ۱۲ صحیح مسلم اللہ تعالیٰ ۱۷۱۷ الامام مالک رحمہ اللہ فرماتے

ہیں میں تصوف ولم یفقه فقد تدفق ومن تفقه ولم یصوف فقد تشقق ومن جمع بينهما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہلا اور  
 تفقہ حاصل کی پس بلا شہد زندقہ ہو یعنی ٹھیکٹ کا فراس لے کہ اس میں نہیں ہوتا دین کے برابر کرنے سے اور جو کوئی فقیہ ہوا  
 اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلا شہد زندقہ اور ٹھیکٹ کا لہذا جو جس نے جمع کیا تصوف اور فقہ میں پس بلا شہد تحقق ہوا ۱۲۱۱

طالب الحق بامور متہما ان لا یحب الاغنیاء الا لدفع مظلمة عن الناس اولت عاریہ  
 علی الخیر و هذا هو وجه التوفیق بین الاحادیث الذی اللہ علی ذیہ مصیبة الملوک و  
 بین ما صحبہم لیسوئین العلماء البزرجی اورین وصیت کرناہون طالب حق کو چند امور  
 کی ابراہیم یہ ہر کہ غنیا اور امر سے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا انکو  
 مستعد کرنے کے واسطے خیر سپاوریہ وہی وجہ ہے جس سے ان احادیث کے درمیان میں جو صحبت  
 ملوک کی نیت پر دلالت کرتی ہیں اور درمیان اس کے اکثر علماء صاحبین نے انکی صحبت اختیار کی  
 ہر اتفاق ہو کر تعارض دفع ہوتا ہو و منها ان لا یحب جہال الصوفیہ ولا جہال المتعبین  
 ولا المتشیفۃ من الفقہاء ولا الظاہریۃ من المحدثین ولا الخلوۃ من صحاب العقول  
 والکلام بل یكون علما صوفیا زاهدا او الدینا دائم التوجہ الی اللہ متصیفا  
 بالاحوال العلیۃ راغب فی السنۃ متلیعا لحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 و انار الصحابۃ طرما لشریفا و بناہما من کلام الفقہاء لحققین المائین الی الحدیث  
 عن النظر و صحاب العقائد الماخوذۃ من السنۃ الناطقین فی الدلیل العقلی تبعا  
 و أصحاب السلوک الجامعین بین العلم و التصوف غیر المتشددین علی  
 انفسہم و المدققین زیادۃ علی السنۃ و لا یحب الا من اتصف بجملة الصفات  
 اور انرا جملہ یہ وصیت ہر کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت  
 شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زہد خشک ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے  
 ہیں اور نہ صحاب عقول اور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں افراط کرتے  
 ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے وہیان میں حالات بلند  
 میں ڈوبا سنت مصطفویہ میں غلب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا محسوس حدیث اور آثار کی شرح اور  
 بیان کا طلب کرنیوالا ان فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہیں نہ صرف اور ان صحاب  
 عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہیں سنت سے جو ناظرین ہیں دلیل عقلی میں بطریق تبرع اور



سوا سطح منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذان میں مذاہب باقیہ کے تقصیر اور تہلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعض حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگے ہیں اور بعض شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بحیرے میں فصل الخلق علی الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے چھوڑنا کہ وہ اللہ اعلم صنف کے حاشیہ شیعہ میں فرمایا حضرت کنت سے وہ مراد یہی مذہب باہرین امت عرب کے اہرام میں متبادر ہوا اور معروف سے مراد وہی جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کے سوا اور ائمہ حدیث نے اس کی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہاء کو ایک مذہب گردانے کا یہ مطلب ہو کہ اس کا اعتقاد کرے کہ فیاسین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے بعض حنفیوں کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں تو یہ شخص صورت اختلاف مختار ہو یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صحیح سے اور ترجیح سے مراد وہ ہے جس پر نص دلالت کرے لیکن نص اس کی نظر میں وارد ہو ہو فقہانے اس پر قیاس کر لیا ہو کہ سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہو ہو جس سے جواب اس مسئلہ کا نکلتا ہو یا نص طرہ دیگر وارد ہو کہ نص دوسرے مقدم کیساتھ مل کر جواب مسئلہ کی تکفیر ہو نہیں اس پر وارد ہو کہ اس حکم کی طرف مشیر ہو مگر کمال کو موفقت حدیث صحیح معروف کو جو مرجحات علی سے قرار دیا سو اس عالم محقق باہر الحدیث کے حق میں ہو جو اس میں اور وثون حدیث پر محیط ہو اور معرفت صحیح اور غیر صحیح مانع اور منسوخ مؤدل اور غیر مؤدل پر قادر ہو حدیث صحیح غیر معارضین کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سایر علمائے محققین کی تصانیف سے یہ مفہوم ہوتا ہو اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو شکوہ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار دیتا ہو مگر تکیہ پر جاے بزرگان نتوان زد بکرافت مگر اسباب بزرگی ہمہ ادا کنی ہو و نہایت حکما یتبکرو فی تخریج طرق الصوفیۃ لبعضہا علی بعض ولا یتکرم علی المتعلو کین حتی تم ولا علی

اس پر یہ بات پس لیکہ میں لکھا ہو العالی اذ سمع حدیثا میں ان یاخذ بظاہر لہو ازان کیون بصرفا عن ظاہرہ او منہو خجالات العتوی انتہی اور تفسیر شرح تحریر میں مولانا عبد العلی لکھتے ہیں لیس للہای الاخذ بظاہر الحدیث لہو و کونہ ہذا عن ظاہرہ او منہو خجالات علی الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات ظاہر ہو کہ اس وقت کے علما و عامیون میں داخل ہیں چہاے جہلا

کما لا یخفی علی العقلاء و ۱۲۰

اُمُّوْلَیْمَیْنِ فِی السَّجَّاحِ وَغَیْرِهِ وَوَلَا یَسْبِیحُ هُوَ نَفْسَهُ اِلَّا مَا هُوَ نَابِتٌ فِی السَّجَّاحِ وَفَیْ عَلَیْهِ مَحَابُّ  
 الْعُلَمَاءِ مِنْ الْمُحَقِّقِیْنَ اَلَا اَسْمِعُكَ رَاغِبًا اَلَمْ تَقِمْ وَاَلَمْ یُفِمْ اَوَّلًا اَنْ تَجْزِیَ بِرَکْعَتِکَ اَنْ تَعْرِیْنَ  
 کَے طریقے میں بعض کو شش بہتر سمجھ دیکر اور جو ان میں غلو یا محال سے پہنچا کرے اور نہ اپنے جو سماع  
 وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیر وی نکرے مگر کسی جو سنت سے ثابت ہو اور جیسرہ اہل علم چلے  
 ہیں جو محقق و تحقیق پرست ہیں اور حق تعالیٰ توفیق دیتے وہاں ہر اور مددگار و اولیاء طریقت کے  
 طریقے میں حاصل نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہیں پھر ان کتنا کہ طریقہ نقشبندیہ فصل  
 اور راجح ہو قاریہ اور حشیہ سے یا عکس کے کہ نہ بیضا کرے جو جو مشکل ہو معلوم ہو اور نہ آوے  
 وہ اسکو خفیہ کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک غلو یا محال وغیرہ پر انکار کرے سو بیان ہو خواہ  
 نقشبندیہ کے قول کا کہ نہ انکار می کہ نہ وہاں کاری کہ نہ یعنی غلو یا محال وغیرہ پر انکار ہر واسطے  
 نہیں کہ وہ تاویل سے فیصل کرتے ہیں تحلیل حرام صریحا نہیں کرتے جو اسکا انکار واجب ہو اور پیر وی  
 اتالی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر سنو ان میں جیانی حضرت مصنف نے دوسرے رسالے میں  
 فرمایا اَلَا تَعْلَمُ مَا قَدْ دَخَلَ مَوَازِیْرَ نَسَبِ صُلُوْبِ غَنَمِیَّتِ کَبْرِیَّاتٍ وَرَبُّهُمْ اَلِیْنَانِ فِی نَحْلِ اِرْدُو

## فصل دسویں

اس فصل میں آداب تذکر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ  
 العزیز نے وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِیَسْئَلَنِي عَنْ حَقِّکَ عَلَیْکَ وَسَمِعَ فَذَکَرْتُ مَا  
 اَنْتَ مَذْکُوْرٌ وَقَالَ لَکَیْمِہٖ مُّوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَذَکَرْتُہُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ فَالْتَدَلِّیْ رَاکَ  
 عَظَمَہٗ وَالتَّكَلَّمُ فِی صِفَةِ الْمَذْکُوْرِ وَکِفَیَّةِ الْمَذْکُوْرِ وَالْعَايَةِ الَّتِیْ یَلْحَظُهَا الْمَذْکُوْرُ اِیَّ

۱۔ قاریہ اسفلوین سے تادمین تاویل الحال ازاد میں اور کو دین فی السراج سے جو حق فرادین کے سماع میں نظر اشراف الہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں  
 کہ بعض احادیث سے سننا غرض کا حدیث سے ثابت ہو جس کو مذکور ہے کہ وہ دروغ تکلف سے قاریہ اور کو دین کی خدمت کھائی  
 میں جو جو مترجم علیہ اوتارے لکھ لکھیں نقل کریں نہ رہے یعنی کو جو نقل ہونے صورت کے کچھ نہیں جانتی کہ دروغ یا مراد بنایا اندر ہو یا نہ ہے صورت غما کی  
 ثابت ہو اگرچہ بعض نے ہر اس عیاد میں بیان بھی لکھا ہو لیکن حسب قاعدہ اذا جتمع الحال مع الحرام کے سماع کو نہ دیرت نہیں کہ مذکور  
 ۲۔ اختلاف اس سماع میں جو جو بالمرز امیر ہو اور مجمع اہل اللہ میں ہو۔ اگر مجمع اہل اللہ کا بناو یا ہر امیر کے ساتھ ہو تو مطلقا حرام ہو اگر مجمع

عَلِمَنِ اسْمًا اَدَلًا وَمَا ذَا اَرْكَانَهُ وَمَا اَدَابُ الْمُسْتَوْبِيْنَ وَمَا الْاَفَانَةُ الَّتِي تَعْتَرِ  
فِي دَعَاظِرِ صَانِيَا وَمِنَ اللّٰهِ اَلَا سَتَعَانَهُ حَقُّ تَعَالٰی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ  
و سلم سے فرمایا کہ بھجایا بھجایا کر تو ہی مذکورہ و عظم ہو اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا  
کہ او کو یاد دلا کر و قال سالقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکرہ اور عظم گوئی دین  
میں رکن عظیم ہے اور یہ کو چاہیے کہ کلام کر میں مذکر کی صفت میں اور تذکرہ کی کیفیت میں اور  
اس غایت میں جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے و عظم گوئی کی استداد ہے اور تذکرہ کیا  
ارکان میں اور و عظم سننے والوں کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتیں ہمارے زمانے کے و غنطون  
کے و غط میں پیش آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مدد گاری کی ہے فَاَمَّا الَّذِيْ ذَكَرَ فَلَا يَدْبَارُ كَلِمَةً  
مُّكَافَاَةً لَّا كَمَا اسْتَدْرَجُوا فِيْ رَاوِي الْحَدِيثِ وَ الشَّاهِدِ سَوْدَا و و عظم کو ضرور یہ کہ مكلف  
یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہدین علما  
نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہے و مولانا رحمہ نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور  
فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکرہ نہیں مُحَمَّدٌ تَامُّ مَفْسَرٌ اَعَالِمًا  
مُجْتَمِعًا كَاثِمَةً مِّنْ اَحْبَابِ السُّكْفِ الصَّالِحِيْنَ وَ سَيَرُ بِهِمْ اور و عظم کو ضرور یہ کہ محدث  
اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہؓ اور تابعینؓ اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت  
سے فی الجملة بقدر کفایت کے واقف ہو و یعنی بِالْحَدِيثِ الْمُشْتَقِلِ بَكْتَبِ الْحَدِيثِ بَانَ  
تَكُوْنُ قَرَأَ لِقَطْمًا وَ فِيمَا مَعًا هَا وَ عَرَفَ مَحْتَمًا وَ سَفْمَهَا وَ لَوْ بِاَحْبَارِ حَافِظًا وَ  
اَسْبَابًا فِيْهِ وَ كَلَّا اِلَّا بِاَلْفَسْرِ الْمُشْتَقِلِ بِشَرْحِ غَيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَ تَوْجِيْهِ مُشْكَلِهِ  
بِمَا يُرْوٰی عَنْ السُّلَفِ فِي تَفْسِيْرِهِ اور محدث سے ہم یہ مراویتے ہیں کہ کتب حدیث یعنی  
صراح ستہ وغیرہ اسٹیل رکھنا ہو اسطر جبرکہ حدیث کے الفاظ کو اسٹاؤ سے بڑھکر سن کر بجا ہوا اور ان کے

۱۵ اور فرمایا وَ ذَكَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ كَرِيْمٌ يُّنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِنُصِيْحَتِهِ كَمَا كَرِهَتْ نَفْعَ دِيْهِ ہر مومن کو ۱۵

مذکر و عظم کہنے والا اور تذکرہ و عظم کہنا اور نصیحت کرنی ۱۵

معانی کو بوجھا ہوا اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کی  
حافظا حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ  
قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آریات مشککہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو  
اور جو سلف سے نفسہ قرآن روایت ہوئی ہو اسکو جانتا ہو و یستحب مع ذلک ان یتکلمون  
فینہما لا یتعلم مع الناس الا قد دفعہم ہم و ان یتکلمون یطیفوا ذوا جہ و مورو و اس کے  
ساتھ مستحب یہ ہے کہ نصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگوں کے ساتھ مگر بقدر اون کے  
فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت ہو مولانا نے فرمایا بالآخر از فہم کی گفتگو  
اس واسطے منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اس قدر جتنا  
انکی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا  
کلام سنیں گے جو انکی عقل میں نہیں آتا ہو تو اسکا انکار کریں گے مگر تم کہتا ہو پس معلوم ہوا کہ  
واعظ کو وقائع تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشککہ فقہ کے عوام کے رویہ و فکر کرنا بہتر  
ہے کہ اس میں ضلالت کا خوف ہو مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے  
مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں بے حقیقت ہو اسکا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو  
اور واعظ میں مروت یعنی جو انفرادی اور حسن سلوک کا عمل اس واسطے مطلوب ہو کہ جس میں  
یہ صفت حاصل نہیں وہ ان لوگوں کے مشابہ ہے جو کجا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص  
کے وعظ سے فائدہ تذکرہ کا حاصل نہیں و اما کیفیۃ التذکرۃ ان لا یذکر الا غنیاً  
ولا یتکلم و فیہم ملامی بلکی اذا عرفت فیہم الرغبۃ و یقطع عنہم و فیہم رغبۃ  
اور کیفیت وعظ کوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کرے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا  
کرے اور نہ کلام کرے اس حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اسوقت  
وعظ شروع کرے جب لوگوں میں رغبت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع کلام کرے و مروت  
ان میں رغبت باقی ہو مگر مروت کہتا ہو اس واسطے کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی

سوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا **مصرع** انان منی بس کون کہ گوئید بس و ان فی نفسی فی مکان  
 طاحین کا تسبیح و ان یسبحوا لک و ان یصلو علیک و یسئلوا علیک و یسئلوا علیک  
 و یسئلوا علیک و یسئلوا علیک و یسئلوا علیک و یسئلوا علیک و یسئلوا علیک و یسئلوا علیک  
 کو پاک مکان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حیر اور درود سے کلام کو شروع کرے  
 اور ان ہی پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کی واسطے شوق اور حاضر لوگوں کے واسطے نصیحت  
 و لا یخص فی اللہ غیب و اللہ غیب فقط بل ھو قیوم کلامہ میں ھذا و من ذلک  
 لکما ھو منہ اللہ و منہ (و کما ھو البشارۃ بالانذار) اور یہ کہ مخصوص نہ  
 کرے کلام کو فقط جو شعبہ ہی سامنے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ  
 کلام کو ملتا جلتا نہ بھی اس سے اور کبھی اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں  
 وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور ثنات کے ساتھ انداز اور تحریف کو مانتا اس واسطے  
 کہ فقط ترغیب سے آدمی بسیاک ہو جائے اور فقط ترہیب سے یاس اور نا اسی میں داخل نہ ہو  
 تو ہر اکب کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے **مصرع** جو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است  
 و ان یكون صلیب الامم و ان یكون صلیب الامم و ان یكون صلیب الامم و ان یكون صلیب الامم  
 کا نشانہ بندہ قویہ اور کمال رکھنے والی شخص کی تصویر میں ان کی قیادت میں ان کی قیادت میں  
 لکنا اولکذا اور وعظ کو لازم ہے کہ آسانی کر موالا جود نہ بھی کرے موالا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے  
 اور خاص نہ کرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی نسبت  
 یا کسی شخص معین پر انکار یا شافہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کہ چنانچہ یون کہ کہ کیا حال ہو لوگوں کا  
 کہ ایسا ایسا کرتے ہیں **و** موالا مانے فرمایا کہ بالشافہ نسبت اور انکار وعظ کی عداوت باطنی  
 پر محمول ہوگا اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعینین ہو کہ بعضے معین کا دل منقبض ہوا اور  
 دلوں سے اسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکرہ کا فائدہ نہ حال ہوگا و لا یتکلم  
 بسقط و ھزل اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیودہ نہ بولے **و** اس واسطے





موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شرت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اندر اسی طرح ذکر ترغیبات سے اشتیقات چاہئے اس کے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہیں اُنکا اِسْتَمَدَاؤُكَ فَتَكُنْ مِمَّنْ دُرِكَابِ اللّٰهِ عَلٰی تَاوِیْلِ الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ الْمُحَرَّفَةِ عِنْدَ الْمُحْدِثِیْنَ وَاقَاوِیْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِ هَؤُلَاءِ مَصَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَسِّرْ سَبِیْلَهُ اَنِیِّیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اور وعظ گوئی کی ابتدا کو کتاب اللہ سے چاہئے اُس کی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو حدیث کے نزدیک معروف ہو اور صحابہ اور تابعین اور اُن کے سوا اور مؤمنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبویؐ کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہو جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ میں ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہیں ہوا اس لئے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین میں سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معنی میں خوض مفرغ کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہاں تک اوس کی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اُس نے ظاہر کی تفسیر کی بحساب جل کہ چودہ عدد ہوئے تو خیر خطاب جو خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہو چودھویں رات کے چاند تو غور کر کہ اس غلطی کی جہالت اور بے امتیازی اس کو کہاں پہنچ لی گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ حضورؐ اور منکرت اور مان احادیث کا ذکر کرنا جہلی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہو جائز نہیں ولایذکر القصص المجازفة فَاِنَّ الصَّحَابَةَ اَنْتُمْ عَلٰی ذٰلِكَ اَشَدُّ اَلَا تَاْنُوْهُمْ اَوَّلَئِكَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَضَعُوْهُمُ وَاَلْتَرْمَا یَلُوْنُ هٰذَا فِی الْاَسْرَارِ اَعْلَیَاتِ اَلَّتِی لَا یَعْرِفُ صِحَّتْهَا وَفِی السَّیْرَةِ وَشَاتٍ نُّزُولِ الْقُرْآنِ اور وعظ کو چاہیے کہ بیوقوفہ قصوں کو جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر نہ کرے ہوا سطلے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت احکام کیا اور قصہ

خواندن کو مساجد سے نکال دیا ہو اور انکو مارا ہو اور یہ وہی قصہ اکثر اہل کتاب کی زندگی میں ہوتا ہے جن کی صحت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان نزول میں و اما ان کا نہ فالترغیب والترہیب و التمثیل بلکہ امثال الواضحۃ والقصر والمترقۃ والتمکات النافعة فہذا ملکی اللہ ذکیر والشیخ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہو اور مثال گذرانا کلی مشاؤون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کر نیوالے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہی تذکرہ اور شرح کا والسئلۃ للیٰ بد کرھا امامین الحلالیٰ او الحرامیٰ ومن باب ادا اب الصوفیۃ او من باب الدعوات او من عقاید الاسلام فالقول الجلی ان ہذا مسئلۃ یعلمہا و حکریفا فی تعلیمہا اور جس مسئلہ کو وعظ و ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جاننا ہو اور اس کے سکھانے کا طریق معلوم ہو و اما ادا اب المستمعین فان یستقبلوا المذکر ولا یلبسوا ولا یخطوا ولا یتکلموا فی ما بینہم ولا ینکثروا السؤال من المذکر فی کل مسئلۃ بل اذا عرض حاطر فان کان لا یتعلق بالمسئلۃ تعلقا قویا او کان دقیقا لا یحتملہ فہو العامۃ فلیسک عنہ منی المجلس الحاضر فان ساء سألہ فی الخلوۃ وان کان لہ تعلق قوی کتفصیل اجمال و شرح غریب فلیظن حتمۃ اذا لفظ کلامہ سألہ اور وعظ کی سماعت کر نیوالوں کے آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور لمو لعب نہ کریں اور شور نہ مچائیں اور آپس میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں وعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی خطہ عارض ہو تو اگر اسکو مسئلہ مذکور کے ساتھ تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم میں اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس میں پھر اگر چاہے تو اسکو خلوت میں پوچھ لے اور اگر اس کو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے تفصیل کرنا محمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا انیکم اس کا کلام آخر ہو تو دریافت کرے و لیعود



فلانے دن اور فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی قضاے ناز کا عذاب دور ہو جائے گا  
یا جو کوئی بھنگ پیئے اُس نے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق تعالیٰ بے تیزی  
اور بے احتیاطی اور افسردہ داری سے اپنی بنیاد میں رکھے آمین وَصَلَّاهُ رَقَصَ صَفْحَهُ  
قَصَّةً كَرِيْلًا وَ الْوَفَاةَ وَ غَيْرَ ذَلِكَ وَ حُطِّبَ لَهُمْ فِيْهَا وَ رَأَى اَزْجَلَةً قَصَّةً كَرِيْلًا وَ وَقَات  
کی قصہ خوانی اور اُس کے سوا سے اور مومنوں میں قصہ گوئی اور اُنہیں خطبہ خوانی کرنا  
اس واسطے کہ ایسے امور کا ردِ اِج قرون سابقہ میں نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے  
کمتر خالی ہر بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرتبہ تیار ہوتا ہوا ہوتا رہتا رہتا اور گریہ زیادہ ہو جانے لگا  
اُس کا زمانہ ہو گیا ہر کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور ساجد میں جمبہ اور  
جماعت کی واسطے نہ حاضر ہو کوئی اُس طرح اور شیعہ نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تفریدی میں نہ  
جاوے اور اُس کے بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُس کے ایمان میں حرف آتا ہے کہ فلا نا  
شخص معاذ اللہ خارجی اور عین اہلبیت ہے شعر بریدہ نزل کا روپو نہ تفرج بہ کم معتقد خدا و بسیار شرع ہے

## فصل گیارھویں

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے  
الطَّرِيقَةُ وَالْمَسْلُوكُ مُتَّصِلَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الْأَيْمَنِ  
الْمُسْتَقِيمِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ لَمْ يَلْبَثْ لَعَلَّكَ الْأَدَابُ وَلَا تِلْكَ الْأَشْغَالُ حَمَارِي  
صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو یکساں متصل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح  
سند اور متصل ہو یعنی مصنف سے تا سب رسالت پنج میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ بعض  
ان آداب کا اور تقریر ان اشغال کا ثابت نہیں یعنی باعتبار آداب بعینہ اور اشغال  
مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيَّ اللَّهِ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ  
وَأَحَقُّهُ نَيْسَكُهُ الصَّالِحِينَ صَحْبَ آبَاكَ السَّيِّئَةِ الْأَجَلِ عَلَيْهِ الرَّحِيمُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَأَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا وَلَعَلَّمَهُ مِنْهُ أَعْلَمَ أَنْطَاهِرَةً وَنَادَبَ عَلَيْهِ بِأَذَابِ الطَّرِيقَةِ  
وَمَرَّ بِهِ الْكَرَامَاتُ وَسَأَلَهُ عَنِ الشُّكُوكِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ قَوَائِلِ الطَّرِيقَةِ  
وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شَيْخِهِ مِنَ الْوَقْعَاتِ وَالْأَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاءُ  
اللَّهِ مُبْجَانَةً عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا تَوْفِيقًا ضَعِيفٌ عَلَى اللَّهِ كَمَا حَقَّقَ إِلَى  
اس سے خوف کرے اور اسکو اسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی  
اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خدارہنی ہوئے اور انکو رہنی کرے اور ان ہی سے  
علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور ان کے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور  
ان سے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو امیران کے مرشد و پیرواوقات اور  
حالات اور کرامات گزرے ان سے سموع ہوئے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی ان کے مستفیدین پر  
کی طرف سے انکو نیک بدوے وَصَحِبَ هُوَ شَيْخَهُمَا كَثِيرًا أَجَلَهُمْ ثَلَاثَةً أَوْ لَمْ يَخُوجَهُ  
هُوَ وَصَحِبَ الشَّيْخُ أَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيَّ وَالشَّيْخُ أَحْمَدُ أَخُو خُوجَاهُ حُسَامُ الدِّينِ مَحْبُوطٌ  
خُوجَاهُ مُحَمَّدٌ بَاقِيٌّ وَثَابِتُهُمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللَّهِ وَصَحِبَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ الْبَوَّارِيَّ وَصَحِبَ  
الشَّيْخُ أَحْمَدُ السَّهْرَنْدِيَّ وَصَحِبَ خُوجَاهُ مُحَمَّدٌ بَاقِيٌّ وَثَابِتُهُمُ الْخَلِيفَةُ أَبُو الْقَاسِمِ  
وَصَحِبَ مَلَاوَدِيَّ مُحَمَّدٍ وَصَحِبَ الْكَامِلُ أَبَا الْعَلَاءِ أَوْ شَيْخُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بَيْتِ مَرْتَدُونَ كِي صَحْبَتِ  
مِنْ رِبِّ بَزْرُكَتَرُغَيْنِ سَبْتِنِ مَرْتَدُونَ أَوَّلُ أَمِينِ خُوجَاهُ خَرْدَمِينَ جُوشِخُ أَحْمَدُ سَهْرَنْدِيَّ  
أَوْ شَيْخُ الْمَدَاوِ أَوْ خُوجَاهُ حَسَامُ الدِّينِ كِي صَحْبَتِ مِينَ رِبِّ أَوْ رَتِينُونَ خُوجَاهُ مُحَمَّدُ بَاقِيٌّ كِي صَحْبَتِ  
مِينَ رِبِّ أَمْرُ دُوسَرِ مَرْتَدُونَ شَيْخُ عَبْدِ الرَّحِيمِ كِي سَيِّدُ عَبْدِ الرَّحِيمِ جُوشِخُ آدَمُ بَوَّارِيَّ كِي  
صَحْبَتِ مِينَ رِبِّ أَوْ رَوَّهُ شَيْخُ أَحْمَدُ سَهْرَنْدِيَّ كِي صَحْبَتِ مِينَ رِبِّ أَوْ رَوَّهُ خُوجَاهُ مُحَمَّدُ بَاقِيٌّ كِي  
صَحْبَتِ مِينَ رِبِّ أَوْ رَتِينُ مَرْتَدُونَ شَيْخُ عَبْدِ الرَّحِيمِ كِي خَلِيفَةُ أَبُو الْقَاسِمِ مِينَ جُوشِخُ مَلَاوَدِيَّ مُحَمَّدُ  
كِي صَحْبَتِ مِينَ رِبِّ أَوْ رَوَّهُ امِيرُ أَبُو الْعَلَاءِ كِي صَحْبَتِ مِينَ رِبِّ سَهْرَنْدِيَّ لَاهُورِ كِي  
قَرِيبِ أَوْ رَوَّهُ بَرَوَلَانِ تَوْرَقُصْبِ سَهْرَنْدِيَّ كِي تَوَالِجِ سَهْرَنْدِيَّ خُوجَاهُ مُحَمَّدُ بَاقِيٌّ وَصَحِبَ خُوجَاهُ

مُحَمَّدٌ أَمَلَنِي صَاحِبُ آبَاءِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ دَرَوِشِ صَاحِبِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ زَاهِدِ صَاحِبِ خُواجه  
 عَبْدُ اللَّهِ الْأَخْرَازِ الْأَمِيرِ أَبُو الْعَلَاءِ صَاحِبِ الْأَمِيرِ عَبْدُ اللَّهِ صَاحِبِ الْأَمِيرِ مُحَمَّدِ  
 صَاحِبِ خُواجه عَبْدِ الْحَقِّ صَاحِبِ خُواجه عَبْدِ اللَّهِ الْأَخْرَازِ الْمَذْكُورِ بِخُواجه مُحَمَّدِ بْنِ خُواجه  
 مُحَمَّدِ الْمَكْنِيِّ كِي صَحْبَتِ مِینِ رَہے اور وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا  
 محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابو العلاء  
 امیر عبد اللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر محمدی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت  
 میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت میں رہے وَالْخُواجه أَخْرَازُ صَاحِبِ شَيْخُو خُواجه  
 الْكَثِيرِينَ مِنْهُمْ مَوْلَانَا الْيَقُوبُ الْجَوْنِي وَخُواجه عَلَاءُ الدِّينِ الْعِجْدَوَانِي صَاحِبِ خُواجه  
 نَقَشْبَنْدِ بِلَا وَاسِطَةٍ وَصَاحِبِ الْأَوَّلِ أَيْضًا خُواجه عَلَاءُ الدِّينِ عَطَّارُ الْثَانِي خُواجه  
 مُحَمَّدٌ بَارِسَاوَهُمَا مِنْ كِبَارِ الْحَقَّابِ خُواجه نَقَشْبَنْدُ اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی  
 صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب چرنی اور خواجہ علار الدین عجدوانی ہیں وہ دونوں خواجہ  
 نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرنی خواجہ علار الدین  
 عطار کی بھی صحبت میں رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علار الدین خواجہ محمد بارسا کی صحبت میں  
 رہے اور دونوں یعنی عطار اور بارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدوں سے ہیں و چرنی  
 قریب سے غزنی کے توابع سے اور عجدوان بکسرین عجربیک موضع ہر بخارا کے توابع سے اور نقشبند کجاب  
 بان کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والد ہی پیشہ کرتے تھے وَالْخُواجه نَقَشْبَنْدُ صَاحِبِ  
 شَيْخُو الْكَثِيرِينَ أَجَلَهُمْ خُواجه مُحَمَّدٌ بَابَا سَمَاسْتِي وَخَلِيقَتُهُ الْأَمِيرُ سِيدُ كَلَالِی وَخُواجه  
 مُحَمَّدٌ صَاحِبِ خُواجه عَلِيِّ الدَّامِیْتِي صَاحِبِ خُواجه مُحَمَّدُ بَابَا الْخَيْرِ الْفَقُوهِي صَاحِبِ  
 خُواجه عَارِفِ رِیُو كَرَمِي صَاحِبِ خُواجه عَبْدِ الْخَائِنِ الْعِجْدَوَانِي صَاحِبِ خُواجه  
 یُوسُفَ الْحَمْدِ اتی صَاحِبِ عَلِيِّ الْفَارَمِیدَتِی اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں  
 رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا ساسی اور ان کے خلیفہ میر سید کلال اور خواجہ محمد بابا ساسی خواجہ علی

علی رہتی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر نقوی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عارف  
 زیوگری کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالخالق عجمی دانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی  
 کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں رہے **و** اس سلسلے میں تشرید قریہ  
 ہر طوس کے تابع سے اور تین قصبہ ہر کنار کے تابع سے اور قصبہ شمع فادو سکون میں مجتہد قریہ ہر  
 کنار کے تابع سے اور زیوگری کبیر سے ہمدان قریہ ہر کنار کے مضائق سے اور فاروق ہر طوس کے  
 تابع سے صحیح شیوخ اکثرین اجلہم اثنان احدہما الامام ابو القاسم القشیری صحیح  
 اباعلی دقاق صحیح ابی القاسم نصر ابی ادنی و ابو الحسن اعظمی صحیح ابی القاسم  
 السید الطائفة الجنید البغدادی و النائی و واحد ابو القاسم الکوفی صحیح ابی عثمان  
 المغربی صحیح ابی الکاظم صحیح ابی علی بن الرومی صحیح جنید بن البغدادی علی  
 فارمدی بہت مشائخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں سے دو ہیں ایک امام ابو القاسم قشیری  
 وہ ابو علی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابو القاسم نصر ابادی اور ابو الحسن حضری کی صحبت  
 میں اور دونوں یعنی نصر ابادی اور حضری شہلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائفة جنید بخاری  
 کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابو القاسم کوفی میں جو ابو عثمان مغربی  
 کی صحبت میں رہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابو علی کرود باری کی صحبت میں  
 رہے وہ جنید بخاری کی صحبت میں رہے **و** ابو القاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف  
 ہیں جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان میں بہت عمدہ کتاب ہر قشیر قبیلہ ہر عرب کا اور  
 دقاق لفتح دال و تشدید قاف ہوا اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید راء ہمدان کاف عجمی ایک گاون  
 کا نام ہوا اور دوباری منسوب بنا حیدر کے ابی القاسم جنید البغدادی صحیح خالہ  
 السیرتی الشیخی صحیح معروون الکرجی صحیح شیوخ اکثرین اجلہم اثنان احدہما  
 الامام علی بن موسی الرضی صحیح ابی الامام موسی کاظم صحیح ابی الامام جعفر  
 بن الصادق صحیح ابی الامام محمد بن الباقر صحیح ابی الامام زین العابدین



صِبِّ ابَاءِ الْاِمَامِ مُحَمَّدَيْنِ صِبِّ اَبَاكَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ صِبِّ سَيِّدِ  
 الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَايِبِهِمَا دَاوُدَ الطَّائِي صِبِّ فَضِيلَةَ وَجِيَّانِ الْكُجِّي  
 وَذَا الثَّوْنِ صِبِّ اَشِيُوْخًا كَثِيْرًا مِنْ التَّالِعِيْنَ وَتَتَعِيْمُ اَجْلَهُمُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ  
 صِبِّ هَوْلَاءِ اَعْمَكَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَواتُ خَاتَمِ رُسُلِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظِ سُنَنِ مُحَمَّدٍ سَلَسِلَةِ الْقَضِيَّةِ لَا شَاكَ فِي مَقْتَضَاهَا وَاقْصَالِهَا  
 اور جنید بغدادی اپنے مامون سری سقطی کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی صحبت  
 میں رہے اور معروف کرخی بہت مرشدان کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں دو مشہورین ایک  
 تو امام علی بن موسی رضا میں وہ اپنے والد امام موسی کاظم کی صحبت میں رہے وہ اپنے  
 والد امام جعفر صادق کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت میں رہے وہ اپنے  
 والد امام زین العابدین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد  
 امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کی صحبت میں رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے  
 اور معروف کرخی کے دوسرے مرشدان و طالبی ہیں جو نبی عیاض اور حبیب ثنی اور ذوالنون مصری  
 کی صحبت میں رہے چار تینوں حضرات تابعین اور متبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے  
 بزرگتر ان میں سے حسن بصری ہیں اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے ان میں سے انس بن  
 مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے احاد میں سے حافظ ابو یوسف  
 ہے صحبت کا اسکی صحبت اور اتصال میں کچھ شک نہیں ہے مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت  
 ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو اسحاق قزاقی کے ساتھ نسبت رکھتے  
 ہیں اس رسالہ میں کیوں نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اولیست کی ہر یعنی روحی فیض ہو اور اس  
 رسالے میں عرض یہ ہو کہ نسبت صحبت کی من و عن عالم شہادت میں جو ثابت ہو مذکور ہو لیکن اولیست  
 کی نسبت قوی اور صحیح ہو شیخ ابو علی فارمدی کو ابو اسحاق قزاقی سے روحی فیض ہو ان کو

اس سری بیچ اول ذکر فرمائی دیا ہے تبتانی مشہور یعنی جو از دور و نزدیک ساقی یعنی پابچہ و نوش جسکو پابچہ کہتے ہیں

بایزید بسطامیؒ کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادقؑ کی روحانیت سے تربیت ہو چنانچہ  
رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد یار علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا وَلَا اَمَّا جَعْفَرُ بْنُ الصَّادِقِ اَيْضًا  
اِنْشَاءً اِلَى حَبِيبَةِ ابْنِ اَمٍّ اَنْقَاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ الصِّدِّيقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ  
عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادقؑ  
کو انتساب ہوا ہے ناما قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؑ کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہوا  
سلمان فارسیؑ سے انکو ابی بکر صدیقؑ سے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ومنہا  
سلاسلُ اُخریٰ اِلَّا تَصَالُ فِي طَرَفٍ مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ وَفِي طَرَفٍ بِالسُّبُحَةِ اَوْ الْخُرُوقَةِ  
وَاَخْلَهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيَّ اللَّهِ اخَذَ الطَّرِيقَةَ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
عَنِ الْمُسَيَّدِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّهْرَوْدِيِّ عَنِ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ  
الْوَاحِدِ عَنْ شَاهِ كَمَالٍ اور ہمارے اور بھی سلاسل ہیں جنکے بعض میں بنا برصبت کے اتصال ہوا بعض  
میں بنا برصبت یا فرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے  
انھوں نے سید عبداللہ سے انھوں نے شیخ آدم بنوری سے انھوں نے شیخ احمد سہروردی سے  
انھوں نے اپنے والد شیخ عبداللہ سے انھوں نے شاہ کمال سے وَالصَّيَّاحُ عَنْ شَيْخٍ مِسْكَانٍ  
عَنْ حَبِيبَةِ شَيْخٍ كَمَالٍ الْمَذْكُورِ عَنِ السَّيِّدِ نُصَيْبٍ عَنِ الْمُسَيَّدِ كَدَارِجٍ عَنِ السَّيِّدِ  
شَمْسِ الدِّينِ قَارِبٍ عَنِ السَّيِّدِ كَدَارِجٍ عَنِ ابْنِ أَحْسَنٍ عَنِ شَمْسِ الدِّينِ الصَّوَائِي  
عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلٍ عَنِ السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّينِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ  
شَرْفِ الدِّينِ ثَمَّالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ اَبِيهِ اِمَامِ الطَّرِيقِ ابْنِ مُحَمَّدٍ  
عَنِ الْقَادِرِ الْحَمِيلَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ الْحَمَرِيِّ عَنِ ابْنِ أَحْسَنِ الْقَرَشِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَوَّحِ  
الطَّرَطُوسِيِّ عَنِ ابْنِ الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِيمِيِّ عَنِ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَوَّيْمِ  
التَّمِيمِيِّ عَنِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ الشَّيْخِ الْمَسْكُونِ الْمَذْكُورِ اور شیخ احمد سہروردی کو شیخ مسکن  
سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے انکو سید کدارج سے انکو سید کدارج سے

او کو سید شمس الدین عارف سے انکو سید گداز بن ابوالحسن سے انکو شمس الدین صحرانی سے  
 انکو سید عقیل سے انکو سید بہار الدین سے انکو سید عبدالوہاب سے انکو سید شرف الدین قتال سے  
 انکو سید عبدالرزاق سے انکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالقادر جیلانی سے اون کو  
 ابو سعید مخزومی سے انکو ابوالحسن قرشی سے انکو ابوالفرح طرطوسی سے انکو ابوالفضل عبدالوہد  
 میتی سے انکو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز میتی سے انکو ابوبکر شبلی سے انکو اس سند سے جو قبل  
 اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنسبا خداوی سے تاشاہ ولایت علی مرتضیٰ اور شرف الدین  
 کالقب قتال ہو اسبب نفس کشی کی ریاضت کے محرم بضم میم و تشدید رے مہملہ مشدہ  
 مسقوہ بغداد کا ایک کوچہ ہے وَالْيُنَا تَا دَبَ شَيْخًا عَبْدَ الرَّحِيمِ عَلِيٍّ رُوحِ حَبَدَّةٍ  
 لَمْ يَمِهِ الشَّيْخُ رَفِيعُ الدِّينِ مُحَمَّدٌ وَاجَّازَ لَهُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ مَسْنِينَ بِطَرِيقِ خُرْقِ الْعُلَا  
 عَنْ أَبِيهِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ فَخْرِ الْحَقِّ جَائِلِدَهُ عَنْ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَوْ هُوَ  
 ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد کی روح سے  
 اور انھوں نے انکو اجازت طریقت دی انکے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرم  
 کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور انکو نجم الحق چائیلہ سے اور انکو  
 شیخ عبدالعزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہیں وکله طرقت آخری اجازت لے اَلْسَيِّدُ  
 عَظَمَةُ اللَّهِ الْكَبَرُ أَبَا دَعْيٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ فَاحِشِ بْنِ خَانَ يَوْسُفَ  
 الْمَاجِي عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ رَاجِي حَامِدِ شَاهِ بْنِ الشَّيْخِ صَامِ الدِّينِ الْمَالِكِيِّ قُورِي  
 عَنْ خُوجَاهُ قُورِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ أَبِيهِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ أَسْعَدَ اللَّاهُورِيِّ الْبُكَائِيِّ عَنْ  
 أَحْمَدِ بْنِ سَوَاجٍ عَنْ عُمَانَ الْأَوْجِيِّ عَنْ الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّينِ أَوْ لِيَا عَنْ الشَّيْخِ قُرَيْبِ الدِّينِ كَمُشْكِرُ  
 عَنْ خُوجَاهُ قُطْبِ الدِّينِ مُجَيَّاكَ كَا كِي عَنْ خُوجَاهُ مُعِينِ الدِّينِ الشَّجَرِيِّ عَنْ خُوجَاهُ  
 عُمَانَ هَارُونِيِّ عَنْ حَاجِي شَرِيفِ الزَّنْدَانِيِّ عَنْ خُوجَاهُ مُوَدُّ دُجَشْتِيِّ عَنْ أَبِيهِ خُوجَاهُ  
 يَوْسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَمْعَانَ جَشْتِي عَنْ خَالِهِ خُوجَاهُ مُحَمَّدِ جَشْتِي عَنْ أَبِيهِ خُوجَاهُ ابْنِ حَمْدِ

حُثِّیْتُ عَنْهُ أَنِّي رَأَيْتُ أَسْمَاءَ عَنْ كُثَّابٍ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي هَبَيْرَةَ الْبَصْرِيِّ  
 عَنْ حَذِيفَةَ الْمُرَّسِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي هَبَيْرَةَ عَنْ كُثَّابٍ عَنْ فَضْلِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ الْأَكْبَرِ  
 بْنِ يَدْعَانَ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ كَيْ أَوْ بَعْضِ طَرَفِ بَيْنِ أَنْ كُتِبَ بَارَزَتْ وَهِيَ  
 سَيِّدَةُ السَّادَةِ كَبَادِي نَعْمَ كُتِبَ حَالِ بِوَافَةِ بَابِ وَادُونَ سَعَى كُتِبَ شَيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
 سَعَى كُتِبَ قَامَنِي خَانَ يَوْسُفَ نَاهِي سَعَى كُتِبَ حَصْنِ بَنِ طَاهِرِ سَعَى كُتِبَ سَيِّدِ رَجَائِي حَامِدِ شَاهِ سَعَى  
 كُتِبَ شَيْخِ حَسَّامِ الدِّينِ مَانِكِ بَوْرِي سَعَى كُتِبَ خَوَاجَه نَوْرُ قُطْبِ عَالَمِ سَعَى كُتِبَ أَبْنِ وَالدِّعْلَارِ الْحَقِّ  
 ابْنِ اسْعَدِ سَعَى جَوَّالِ مِّنْ لَّامُورِي مِّنْ أَوْرَسِكُنْ مِّنْ بَنِي كَالِي كُتِبَ أَخِي سِرْجِ عَنَانَ أَوْدِ هِي  
 سَعَى كُتِبَ سُلْطَانِ الشَّارِخِ نَقَامِ الدِّينِ أَوَّلِيَا سَعَى كُتِبَ شَيْخِ فَرْجِ الدِّينِ كُنْجِ شَكْرِ سَعَى كُتِبَ خَوَاجَه  
 قُطْبِ الدِّينِ بَحْتِيَارِ كَالِي سَعَى كُتِبَ خَوَاجَه مَعِينِ الدِّينِ بَخْرِي عَنِي سَيِّدَانِي سَعَى أَنْ كُتِبَ خَوَاجَه  
 عَثْمَانِ هَارُونِي سَعَى كُتِبَ حَاجِي شَرْيَفِ زَنْدَانِي سَعَى كُتِبَ خَوَاجَه مَوْوَدِ وَشَيْبِي سَعَى كُتِبَ أَبْنِ وَالدِّ  
 خَوَاجَه مُحَمَّدِ بْنِ سَمَّانِ حَشِي سَعَى كُتِبَ أَبْنِ مَامُونِ خَوَاجَه مُحَمَّدِ حَشِي سَعَى كُتِبَ أَبْنِ وَالدِّ خَوَاجَه ابُو جَمْرٍ  
 حَشِي سَعَى كُتِبَ خَوَاجَه ابُو سَمْنِ شَامِي سَعَى كُتِبَ مَشَاوَعِلُ وَنَهْدِي سَعَى كُتِبَ ابُو بَصِيرِ بَصْرِي سَعَى  
 كُتِبَ حَذِيفَةَ حَشِي سَعَى كُتِبَ بَرَاءِ هَبِيرِ بْنِ أَدِيمِ سَعَى كُتِبَ فَضِيلِ بْنِ عِيَّاضٍ سَعَى كُتِبَ ابُو أَحْمَدِ بْنِ بَرِ  
 سَعَى كُتِبَ بَصْرِي سَعَى كُتِبَ ابُو مَرْثُومِ عَلِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَى كُتِبَ ابُو مَرْثُومِ عَلِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَى  
 وَابْنِ مَوْلَانَا نَعْمَ فَرَايَا مَانِكِ بَوْرِ بَيْنِ أَيْكَ قُصْبِ بَرَاءِ بَادِ كَيْ قَرِيبِ أَوْرَا وَوَهَا أَيْكَ شَرْكِي  
 بَوْرِ بَيْنِ مَكُورِ بَفِينِ أَوْرَا كَيْسَ بَيْنِ أَوْرِ بَخْرِي بَكِ سَرِينِ هَلْمِ سَكُونِ عِيمِ وَرَا سَعَى خَمْرِ مَسْنُوبِ بَوْرِ  
 عَمَّانِ كَيْ طَرَفِ جَوَّالِ بَرِ سَيِّدَانِ كَا أَوْرِ بَخْرِي وَنِيَا جَمْعِ بَوْرِ كَيْ لَكِنْ حَضَرَتْ نَقَامِ الدِّينِ  
 كَا أَوْرَا سَعَى قُطْبِ بَوْرَا كَا أَيْكَ لِي أَوَّلِيَا سَعَى كَيْسَ كَيْ مَانِدِ بَوْرِ جَا نَخْرَ قَرَّانِ عَجِيدِ مِّنْ ابْرَاهِيمِ عَلِيهِ  
 الْإِسْلَامِ كَوَامَتِ فَرَايَا أَوْرَا سَكِي شَالِينِ بَعْتِ مِّنْ جَلِيسَةِ عَجِيدِ اللَّهِ كَا لَقِبِ أَحْمَرِ بَوْرِ كَيْسَ كَا لَقِبِ  
 أَجَارَا وَزَنْدَانِ أَيْكَ بَرِ كَنْدِ بَوْرِ نَارَا كَيْ سَا بَرِ كَنْوَنِ مِّنْ سَعَى أَوْرَا وَنِ قَرِيبِ بَزْدَانِ سَعَى كُتِبَ كُتِبَ



انہوں نے محقق ماحول دوانی سے مضمون نے اپنے باب اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ نقیازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم علامہ نقیازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے اسکو ذکر فرمایا کہ اجازت فی مشکوٰۃ المصابیح و صحیح البخاری وغیرہ عن الصحاح الستۃ الثبت حاکمی محمد افضل عن الشیخ عبد کاکہ عن ابنہ الشیخ محمد سعید عن کجدہ شیخ الطریقۃ الشیخ احمد السہروردی بسند الطویل الذکور فی مقاماتہ و هذا اخر ما اردنا ابرارہ فی ہذہ الرسالۃ والحمد للہ اولا و آخر وظاہر ادا بطناً اور مجھ کو اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحیح ستی معتدات القول حاجی محمد فضل نے شیخ عبدالاحد سے انہوں نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے انہوں نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سہروردی سے انکی سند طویل مذکور ہے انکے مقامات اور تصانیف میں اور یہ نامی اس مضمون کی جسکے لانے کا ہنہ اس رسالے میں ارادہ کیا تھا اور شکریہ حق تعالیٰ کا ابراہین بھی اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی مترجم کتابہ الحمد للہ کہ اسکے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا جو بیسویں ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۶ بارہ سو ساٹھ ہجری میں پورا ہو گیا حق تعالیٰ میری بھول چوک اور کج فہمی کو برکت ارحم طیبہ و لیاے کریم رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت مکہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے بچاؤں رکھے آمین ثم آمین

خاتم الطبع  
الحمد لله على نواله والصلاة على محمد وآله اما بعد یہ کتاب فیض منساب قول الجمیل تصنیف لطیف عارف کامل عالم فاضل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مع ترجمہ موسومہ بہ شفا علیہ السلام مولوی خرم علی صاحب بلہوری مرحوم اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور جواہری مولانا نواب قطب الدین خان صاحب دہلوی حسب ایما و برادر مکرّم جناب حاجی محمد علی لقیوم صاحب تاجرت کلکتہ دیسلی اسکوائر نمبر ۱۶ بابتہام کترین نام محمد قمر الدین مالک مطبع قیومی کا پورٹر کا پورٹرین ماہ ربیع الثانی ۱۳۸۶ جلیم طبع سے نیرین مونی شائقین بلوچین مالک مطبع و کاتب کو بدعا سے غیر بادفرناوین۔